بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شيء عليما

١٣٩٢

مُسلسل اِشاعت کے 61 سال

مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماھنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: 10
جلد: ۲۸

اکتوبر 2024ء
ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ

Email:
khatmenubuwwat@ymail.com

آل پارٹیز کانفرنس
قانونِ تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ
اسلام آباد

ختمِ نبوت
گولڈن جوبلی کانفرنس
کا آنکھوں دیکھا حال

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۱۰ جلد: ۲۸

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد
مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی
مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی
مولانا محمد اویس

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

ختم نبوت گولڈن جوبلی کانفرنس کا آنکھوں دیکھا حال	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

تعارف مجموعہ کتب عقیدہ حیات النبی ﷺ	حافظ محمد انس	11
ملک بھر میں ختم نبوت گولڈن جوبلی کے پروگرامات کی مختصر رپورٹ	مولانا عتیق الرحمٰن	14
گولڈن جوبلی سے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کا خطاب	جناب محمد ریاض	18
گولڈن جوبلی کانفرنس میں مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کا خطاب	مولانا محمد وسیم اسلم	23
آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس اسلام آباد	// //	26
آل پارٹیز کانفرنس سے مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کا خطاب	// //	31
مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کی رائے کے تناظر میں عمار خان کے بیانیہ کا جائزہ	محمد اسحٰق الہندی لاہوری	38

ردقادیانیت

سپریم کورٹ آف پاکستان میں مبارک ثانی کیس کی رپورٹ	مولانا عتیق الرحمٰن	41
سپریم کورٹ کے غیر آئینی فیصلہ کے خلاف احتجاجی مظاہرہ اسلام آباد	مولانا محمد طیب	45

متفرقات

ایبٹ آباد میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد	جناب اعجاز احمد	49
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	50
قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کی مولانا اللہ وسایا کو مبارک باد	ادارہ	56

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

ختم نبوت گولڈن جوبلی کانفرنس کا آنکھوں دیکھا حال!

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لانبی بعدہ، امابعد!

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ رب العزت کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ کذاب ودجال ہے۔ اس پر پوری امت مسلمہ کا اتفاق واجماع ہے۔ ہمارے یہاں متحدہ ہندوستان میں انگریز کے عہد اقتدار میں انگریز کے خودکاشتہ پودا ملعون قادیان نے جھوٹے طور پر دعویٰ نبوت کیا۔ اس وقت کی دینی قیادت نے انفرادی اور اجتماعی طور پر ملعون قادیان کے کفر پر اتفاق رائے قائم کیا۔

پاکستان بننے کے بعد یہ فتنہ اپنا مرکز قادیان چھوڑ کر یہاں منتقل ہوا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت جو بلاشبہ برصغیر کی سب سے بڑی مذہبی تحریک تھی، اس فتنہ کے خلاف برپا ہوئی۔ اس وقت کی لیگی حکومت نے اس تحریک کو کچلنے کا راستہ اختیار کیا، لیکن اس تحریک کی بھرپور عوامی مقبولیت کے باعث قادیانی فتنہ کے پر پرزے کٹ گئے اور قادیانیت زیرزمین سازشوں میں مصروف عمل ہوگئی۔ چنانچہ ۲۲ر مئی ۱۹۷۴ء کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ پشاور اور سوات کا سفر کرنے والے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء اور یونین کے رہنمایان وعہدیداران میں چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے اپنا لٹریچر تقسیم کیا۔ ان طلباء نے لٹریچر کو پرزہ پرزہ کردیا اور ملعون قادیان کے خلاف نعرے بازی کی۔ یہ دراصل قادیانیوں کے مسلمان طلباء پر لٹریچر تقسیم کرنے کا ردعمل تھا۔ قادیانیوں کا ماتھا ٹھنکا۔ ان کی رعونت کا یہ عالم تھا کہ وہ تصور نہیں کرسکتے تھے کہ ہمارے شہر میں کوئی ان کے خلاف نعرہ بازی کرے۔ قادیانیوں کے لئے طلباء کا یہ ردعمل ناقابل برداشت تھا۔ انہوں نے ان کی طرف ترچھی نظروں سے دیکھا۔ لیکن اتنے میں ٹرین چل پڑی۔ طلباء دوڑ کر اس میں سوار ہوگئے اور حادثہ ہوتے ہوتے رہ گیا۔

طلباء کے اس گروپ کی اس ٹرین سے ۲۹ر مئی ۱۹۷۴ء کو پشاور سے واپسی تھی۔ چنانچہ سرگودھا، شاہین آباد، نشتر آباد، لالیاں کے گردونواح کے قادیانیوں کو اپنے چیف گرو مرزا ناصر کی طرف سے ہدایت تھی کہ وہ ۲۹ر مئی کی صبح اس ٹرین سے سفر کریں اور طلباء کی ریزرو بوگیوں کو نشانہ پر رکھیں۔ چنانچہ جب ٹرین چناب نگر پہنچی تو دوہزار سے بائیس صد کے لگ بھگ قادیانی نوجوان اوباش ہاکیوں، آہنی مکوں اور لوہے کے ہنٹر، ڈنڈے لئے اسٹیشن پر موجود تھے۔ ٹرین میں سوار قادیانی ان بوگیوں سے طلباء کو نیچے پھینکتے اور نیچے کے قادیانی ان مسلمان طلباء کو ریلوے

پلیٹ فارم پر بچھاتے اوران کی پٹائی شروع کر دیتے۔کوئی طالب علم ایسانہ تھا جس کو قادیانیوں نے زخمی نہ کیا ہو۔ان کے کپڑے پھٹے، خودلہولہان ہو گئے۔ مار مار کر قادیانیوں نے ان طلباء کو ادھ موا کر دیا۔مولانا تاج محمود کو ریلوے کنٹرول کے ذمہ داران کی طرف سے اس حادثہ کی اطلاع ہو گئی۔ چنانچہ فیصل آباد شہر میں مرکزی جامع مسجد کچہری بازار سے اعلان ہوا۔اسلامیان فیصل آباد ان مسلمان طلباء کی فرسٹ ایڈ اور اظہار ہمدردی کے لئے ریلوے اسٹیشن فیصل آباد پر جمع ہو گئے۔ڈی سی، ایس پی بھی گارڈ سمیت اسٹیشن پر موجود تھے۔پورا اسٹیشن مسلمانوں سے اٹا ہوا تھا۔ ٹرین کی آمد پر عوام نے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ مسلمان زخمی طلباء نے جب یہ نعرے سنے تو ان کی جان میں جان آئی۔ وہ باہر آئے۔ سپیکر پر اپنی مظلومیت، قادیانیوں کے ظلم وستم و بربریت کی تفصیل بتائی۔ان طلباء کی مرہم پٹی کی گئی۔ وہ ٹرین کی پٹڑی پر لیٹ گئے کہ اس واقعہ کی ہائیکورٹ کے جج سے انکوائری کرائی جائے۔ملزمان کو گرفتار کیا جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ ورنہ ہم ٹرین نہ چلنے دیں گے۔ چنانچہ ان طلباء کے مطالبات ڈی سی فیصل آباد کے ذریعہ چیف سیکرٹری پنجاب اور پنجاب کے چیف منسٹر حنیف رامے تک پہنچائے گئے۔ پل پل کی خبر اعلیٰ افسران کے ذریعہ پنجاب گورنمنٹ کو ملتی تھی۔ چنانچہ مطالبات مان لئے گئے۔فیصل آباد، جھنگ، سرگودھا کی پولیس نے چناب نگر پہنچ کر گرفتاریاں شروع کر دیں۔ادھر ٹرین چلی تو گوجرہ، ٹوبہ، شورکوٹ، عبدالحکیم، مخدوم پور، خانیوال، ملتان تک مسلمان زخمی طلباء کی ہمدردی کے لئے اسٹیشنوں پر عوام جمع ہوتے گئے۔ٹرین کیا چلی کہ تحریک بھی ساتھ ساتھ زور پکڑتی گئی۔

چنانچہ پہلے اسلام آباد پھر لاہور میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تشکیل کر دی گئی۔اس کے امیر مولانا سید محمد یوسف بنوری اور مولانا محمود احمد رضوی سیکرٹری جنرل بنا دیئے گئے۔۱۴رجون۱۹۷۴ءکو ملک بھر میں مثالی ہڑتال ہوئی۔ جناب بھٹو صاحب نے لاہور آ کر مختلف مذہبی شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔ کامیاب ہڑتال کے بعد بھٹو صاحب ژوب تقریر کے لئے گئے تو ان کے جلسہ میں قادیانیوں کے خلاف عوام نے شدید ردعمل کا مظاہرہ کیا۔ بھٹو صاحب نے اگلے روز اعلان کر دیا کہ قادیانی ایشو کو قومی اسمبلی میں زیر بحث لا کر جمہوری فیصلہ کیا جائے گا۔ قادیانی چیف گرو نے درخواست گزاری کی کہ ہمیں بھی قومی اسمبلی میں بلا کر ہمارا بھی مؤقف سنا جائے۔ اگر ایسے نہ کیا تو فیصلہ یکطرفہ تصور کیا جائے گا۔ چنانچہ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کی درخواست پر ان کو بلا کر ان کا مؤقف سنا گیا۔ گیارہ دن مرزا ناصر اور دو دن لاہوری گروپ نے اپنا مؤقف بیان کیا۔ان پر اٹارنی جنرل کے ذریعہ قومی اسمبلی کے ممبران نے جرح کی۔ چنانچہ ۷رستمبر۱۹۷۴ءکو متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت آئینی طور پر قرار دے دیا گیا۔پورے ہاؤس نے اس فیصلہ کے حق میں ووٹ دیا۔ایک ممبر نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی۔

چنانچہ اس سال ۷رستمبر۲۰۲۴ءکو اس متفقہ فیصلہ کو پچاس سال پورے ہو رہے تھے تو مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۲۰۲۴ءسال کے شروع ہوتے ہی اپنی مشاورت شروع کر دی۔ گولڈن جوبلی منانے کے لئے کمیٹی قائم ہوئی۔

مختلف تجاویز سامنے آئیں۔ بعض حضرات کی رائے تھی کہ ۷؍ستمبر کو ملک بھر میں صدر ڈویژن شہروں میں ختم نبوت گولڈن جوبلی کے نام پر اجتماع کئے جائیں۔ بعض حضرات کی رائے تھی کہ ۷؍ستمبر کو چاروں صوبوں کے صدر مقامات پر ختم نبوت گولڈن جوبلی کے اجلاس منعقد کئے جائیں۔ بعض حضرات کا خیال تھا کہ لاہور میں ملک بھر کا بڑا اجتماع منعقد کیا جائے۔ بعض حضرات کی رائے تھی کہ اسلام آباد پریڈ گراؤنڈ میں اجتماع منعقد کیا جائے۔ یہ تجاویز چل رہی تھیں کہ عیدالفطر کے بعد حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم سے ڈیرہ اسماعیل خان میں ملنے کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا ابھی ٹھہر جائیں۔ میں خود اسلام آباد یا لاہور آپ کو بلواتا ہوں۔

چنانچہ حضرت قائد جمعیت مدظلہم سے ۱۵؍اپریل ۲۰۲۴ء لاہور میں مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور فقیر راقم ملے۔ ایجنڈا پر مشاورت ہوئی۔ ہم نے عرض کیا کہ امسال قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلہ کو ۷؍ستمبر ۲۰۲۴ء کو پچاس سال پورے ہو رہے ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت گولڈن جوبلی منانا چاہتی ہے۔ آپ وقت عنایت کریں۔ یہ سنتے ہی مولانا مدظلہم نے دلی بشاشت اور قلبی دلچسپی سے فوراً فرمایا کہ ۷؍ستمبر کو ختم نبوت گولڈن جوبلی کے داعی ہم بنیں گے۔ میزبانی مجلس تحفظ ختم نبوت کرے اور مشترکہ طور پر کہیں اور جگہ کی بجائے لاہور مینار پاکستان میں مثالی اور شاندار ملک گیر اجتماع منعقد کیا جائے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیۃ علماء اسلام اس کے لئے مل کر مہم چلائیں اور اسے عدیم النظیر اجتماع کے طور پر منعقد کریں کہ پہلے کے تمام ریکارڈ ٹوٹ جائیں۔ باضابطہ اعلان آپ نے جمعیۃ اہل حدیث جناب پروفیسر ساجد میر کی ایوان اقبال لاہور میں منعقدہ کانفرنس کے موقع پر کیا۔ اس دن سے لاہور مجلس تحفظ ختم نبوت کی رابطہ کمیٹی نے مربوط نظم کے ساتھ لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد ڈویژنوں میں ہنگامی بنیادوں پر دن رات ایک کر دیئے۔ پبلک اجتماع، ورکر اجتماع، علماء کرام کے اجلاس، اشتہار، پینافلیکس ہر ضلع میں ضلعی ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد گویا ان ڈویژنوں کو ختم نبوت گولڈن جوبلی کا پنڈال بنا دیا گیا۔

سپریم کورٹ اور مسئلہ ختم نبوت

اس دوران میں ۶؍فروری ۲۰۲۴ء کو جناب چیف جسٹس آف پاکستان کا مبارک ثانی قادیانی کیس پر فیصلہ آیا، جس سے ملک میں ایک نیا قضیہ کھڑا ہو گیا۔ اس پر نظرثانی کی اپیل آئی، جن کی سماعت ۲۹؍مئی کو ہوئی۔ ادھر یکم؍جون کو جمعیۃ علماء کا ملین مارچ مظفر گڑھ میں ہوا، جس میں ۷؍ستمبر لاہور مینار پاکستان گولڈن جوبلی کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کو تیاری کرنے کا قائد جمعیت نے اعلان کیا۔ ادھر سپریم کورٹ میں مبارک ثانی قادیانی کا ۲۴؍جولائی کو فیصلہ آیا جس نے پھر پاکستانی قوم کو مزید کرب وابتلاء اور آزمائش میں مبتلا کر دیا۔ اس پر قومی اسمبلی میں جناب عبدالقادر پٹیل، مولانا عبدالغفور حیدری، صاحبزادہ احمد رضا اور دیگر حضرات کی ایمان پرور گفتگو سے پورا ملک سراپا جدوجہد ہو گیا۔ پورے ملک نے اس فیصلہ کو بھی مسترد کر دیا۔

۲۶؍جولائی کو جمعہ پر جمعیت علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت نے احتجاج کی کال دی۔ دیگر جماعتوں نے بھی اپنے اپنے طور پر یوم احتجاج منایا۔ جس کی پورے ملک میں ختم نبوت زندہ باد، قادیانی اوران کے سہولت کار مردہ باد کی فضاء بن گئی۔ ۱۳؍اگست کو مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسلام آباد کے رمادا ہوٹل میں اے پی سی کا انعقاد کیا۔ جس کے داعی حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی اور قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن تھے۔ ۱۹؍اگست کو مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے زیراہتمام ختم نبوت ریلی نکالی گئی جو سپریم کورٹ کے نظرثانی مبارک ثانی قادیانی کیس کے فیصلہ پر احتجاج نوٹ کرانے کے لئے تھی۔

۲۲؍اگست کو نظرثانی فیصلہ کے خلاف حکومتی اپیل پر سپریم کورٹ میں قادیانی کیس کی سماعت ہوئی۔ تمام دینی جماعتوں کی نمائندگی موجود تھی۔ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی نے وڈیولنک کے ذریعہ ترکی سے اور قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے سپریم کورٹ میں اپنا اپنا بیان دیا۔ اسی روز اجمالی فیصلہ کے ذریعہ اہل اسلام کو فتح اور قادیانی کفر کو شکست ہوئی۔ ابھی تفصیلی فیصلہ آنا ہے۔

چونکہ ۱۳؍اگست آل پارٹیز کانفرنس اسلام آباد، ۱۹؍اگست ختم نبوت ریلی اسلام آباد، ۲۲؍اگست مبارک ثانی قادیانی کیس کی سماعت اور اجمالی فیصلہ کی تفصیلات علیحدہ علیحدہ اسی شمارہ میں دی جارہی ہیں۔ یہاں محض اتنا عرض کرنا ہے کہ ان عوامل نے ۷؍ستمبر مینار پاکستان یوم الفتح ختم نبوت گولڈن جوبلی کے پروگرام میں دلچسپی کے کئی سامان پیدا کر دیئے اور یوں ۷؍ستمبر کی گولڈن جوبلی نے پورے ملک میں ایک تحریک کی شکل اختیار کر لی۔

ختم نبوت گولڈن جوبلی ایک تحریک

دوستوں کا کہنا ہے کہ پورے ملک میں مجلس اور جمعیت کی محنت اور جدوجہد سے ایک تحریک کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا، اس فیصلہ کے ٹھیک پچاس سال بعد گولڈن جوبلی نے تحریک جیسے حالات پیدا کر دیئے۔ کراچی سے خیبر اور گوادر سے چولستان تک پوری نوجوان نسل کو عقیدہ ختم نبوت سے آگاہی ہوئی۔ نوجوان نسل قادیانی عقائد وعزائم سے باخبر ہوئی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد تو تھی ہی، لیکن جمعیت علماء اسلام کی محنتوں نے بھی پورے ملک کو سراپا تحریک بنا دیا۔

ختم نبوت گولڈن جوبلی لاہور میں پیدل قافلہ کی شرکت

ہڑپہ ضلع ساہیوال سے آٹھ رکنی قافلہ نے لاہور ختم نبوت گولڈن جوبلی کانفرنس میں شرکت کے لئے پیدل سفر کیا۔ اس قافلہ کے سربراہ مجلس تحفظ ختم نبوت ہڑپہ کے امیر جناب محمد رمضان بکھیلا تھے۔ قافلہ میں شریک حضرات کے ناموں میں جناب محمد عثمان بکھیلا، جناب شکیل احمد، جناب مولانا محمد نعیم، جناب محمد عرفان، جناب محمد آصف، جناب محمد کاشف، جناب غلام شبیر۔ ان حضرات نے ۳؍ستمبر ۲۰۲۴ء کو صبح ہڑپہ سے سفر شروع کیا اور ۶؍ستمبر ۲۰۲۴ء کی

شام لاہور پہنچے۔ چار دن ہڑپہ سے لاہور پیدل سفر کر کے گولڈن جوبلی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کر کے ایک ریکارڈ قائم کیا۔ جناب محمد رمضان قائد قافلہ کی رپورٹ ملاحظہ ہو:

’’آٹھ افراد پر مشتمل قافلہ پیدل مارچ کرتے ہوئے ۳؍ستمبر ۲۰۲۴ء ہڑپہ سے لاہور یوم الفتح گولڈن جوبلی کانفرنس مینار پاکستان کے لئے صبح آٹھ بجے ہڑپہ سے روانہ ہوئے۔ تقریباً ساڑھے بارہ بجے جامعہ علوم الشریعہ ساہیوال پہنچے۔ وہاں پر کھانے کا اہتمام جامعہ علوم الشریعہ کی انتظامیہ نے کیا۔ امیر جمعیت مولانا حافظ طارق مسعود اور قاری ابوبکر نے ساتھیوں سمیت استقبال کیا اور رخصت کیا۔ بعد میں دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال میں پہنچے۔ وہاں پر مبلغ محمد سلمان نے ساتھیوں سمیت استقبال کیا۔ چائے پلوائی اور دعاؤں سے رخصت کیا۔ ساتھ مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شائع شدہ کانفرنس کا اشتہار بھی دیا جو ہم نے راستہ میں چلایا۔ رات کو ۸؍بجے کے بعد اوکاڑہ پہنچے تو بائی پاس پر جمعیت کے امیر سید احتشام حسین صاحب نے ساتھیوں کا ساتھ استقبال کیا۔ ساتھیوں کو پھولوں کے ہار بھی پہنائے اور گل پاشی بھی کی، خوب استقبال ہوا۔ رات جامعہ مدنیہ اوکاڑہ میں ٹھہرے۔ ۴؍ستمبر صبح سات بجے وہاں سے سفر شروع کیا۔ گیارہ بجے کے قریب رینالہ خورد پہنچے تو وہاں پر بھی مجلس اور جمعیۃ کے ساتھیوں نے زبردست استقبال کیا۔ پورے شہر میں ہمارے ساتھ چلتے رہے۔ راستے میں رینالہ خورد سے آگے مولانا شاہد عمران عارفی نے ہمیں چلتے ہوئے دیکھا تو گاڑی روک کر ہمیں ملے۔ نصرت کی اور ایک ویڈیو بنا کر چلائی جس سے ہمیں کافی پذیرائی ملی۔ پورے ملک سے ساتھیوں کے فون آئے اور دعائیں ملیں۔ رات آٹھ بجے پتوکی بائی پاس پر پہنچے تو وہاں پر مجلس اور جمعیت کے ساتھیوں نے بھرپور استقبال کیا۔ ساتھیوں کو پھولوں سے لاد دیا۔ رات وہاں ٹھہرے۔ ۵؍ستمبر صبح پتوکی کے ساتھیوں نے ہمارے ساتھ پورے شہر کا چکر لگایا اور خوب تشہیر کی۔ وہاں پر ختم نبوت چوک میں لاہور رنگ ٹی وی کی ٹیم نے ہمارا انٹرویو کیا جو لاہور رنگ ٹی وی پر چلتا رہا۔ اس کے بعد پتوکی کے ساتھیوں نے ہمیں بائی پاس سے رخصت کیا۔ دوپہر کو ہم پھول نگر بائی پاس پہنچے تو چیچہ وطنی سے ہمارے محترم مفتی محمد ظفر اقبال صاحب کھانا لے کر پہنچے۔ ساتھیوں کو کھانا کھلایا۔ دعائیں دیں اور پیار کیا، جس سے ہمارے حوصلے اور بلند ہوگئے۔

اس کے بعد پھول نگر کے ساتھیوں نے شہر میں استقبال کیا۔ پورے شہر میں ہم نے اشتہار چلایا۔ عصر اور مغرب کے درمیان ہم مانگا منڈی پہنچے۔ وہاں پر مانگا منڈی کے ساتھیوں نے دو تین سو طلباء کے ساتھ ہمارا استقبال کیا۔ پورے شہر کا چکر لگایا۔ رات ہم مانگا منڈی میں ٹھہرے۔ ۶؍ستمبر صبح مانگا منڈی کے ساتھیوں نے ہمیں بائی پاس سے رخصت کیا۔ سندر کے اور اسلام پورہ کے ساتھیوں نے بھی ہمارا اچھا استقبال کیا۔ اس کے بعد ہمارا قافلہ لاہور میں داخل ہوا۔ میں نے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کو فون کیا کہ ہم وحدت روڈ یا نہر کے کنارے اشتہار چلائیں تو انہوں نے نہر کا مشورہ دیا۔ ہم نے اشتہار کو نہر کے کنارے چلایا۔ راستے میں خوب پذیرائی ملی۔ ۶؍ستمبر عصر اور مغرب کے درمیان ہم دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم ٹاؤن لاہور میں پہنچے تو وہاں پر موجود ہمارے بزرگ رہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ساتھیوں کو دعائیں دیں اور پیار کیا۔‘‘ (محمد رمضان بگھیلا)

ملتان ریواڑی برادری

ملتان کی ریواڑی برادری نے گولڈن جوبلی کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے امراء (۱) سید عطاء اللہ شاہ بخاری، (۲) مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، (۳) مولانا محمد علی جالندھری، (۴) مولانا لال حسین اختر، (۵) مولانا سید محمد یوسف بنوری، (۶) مولانا خواجہ خان محمد، (۷) مولانا عبدالمجید لدھیانوی، (۸) مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کے ایصال ثواب اور (۹) حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی کی درازی عمر کے لئے گویا علیحدہ علیحدہ تمام امراء مجلس کے نام سے ۹ بسیں لاہور کی ختم نبوت جوبلی کے لئے لے کر گئے۔ ہر بس پر ایک امیر کا نام لکھا اور یوں ۹ بسوں کا قافلہ عقیدت ومحبت اور عقیدہ ختم نبوت سے وابستگی وشیفتگی کا گلدستہ بن گیا۔

قافلہ کوئٹہ دفتر ختم نبوت

ختم نبوت گولڈن جوبلی کے لئے ۱۲ بسوں پر مشتمل قافلہ دفتر ختم نبوت کوئٹہ سے چلا۔ جمعیت علماء اسلام سے وابستہ علماء ومشائخ، دینی مدارس، اساتذہ وتلامذہ کے ملک بھر سے جو قافلے آئے انہوں نے ایک عجیب در عجیب سماں قائم کر دیا۔

۱...... جناب عبداللہ گل صاحب نے بیان کے دوران فرمایا کہ بابو صابو لاہور انٹرچینج سے مینار پاکستان تک بیس منٹ کے سفر پر رش کے باعث تین گھنٹے لگ گئے۔

۲...... سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے بیان کے دوران فرمایا کہ ساہیوال جی ٹی روڈ سے لاہور تک قافلوں کی قطار در قطار کا منظر دیکھ کر حیرانگی ہوئی کہ کس طرح لوگوں کے دلوں کو ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ کی آماجگاہ بنادیا ہے۔

۳...... جمعیت علماء اسلام پنجاب کے سابقہ سالار نے فرمایا کہ بتی چوک سے مینار پاکستان لوگ قطار در قطار چل رہے تھے۔ چنانچہ ہمیں موبائل پر تمام کانفرنس سننا نصیب ہوا۔ کراچی سے رانا محمد انور صاحب عشاء کے بعد انٹرچینج سے اترے۔ لیکن رش کے باعث کانفرنس تک نہ پہنچ پائے۔

۴...... بعض دوستوں کا کہنا تھا کہ ہمیں پانچ کلومیٹر دور اپنی سواریوں کو پارک کر کے پیدل چلنا نصیب ہوا۔ لیکن پھر بھی باہر کھڑے ہو کر کانفرنس کے بیانات سنے۔

۵...... بعض دوستوں کا کہنا تھا کہ پورا لاہور اپنی وسعتوں کے باوجود کانفرنس کے شرکاء کی کثرت پر تنگی داماں کا شکوہ کناں تھا۔

۶...... خود قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم نے فرمایا کہ اس اجتماع نے آئندہ قادیانیت کی کمر کو توڑ دیا ہے۔ واقعہ میں اتنا بڑا اجتماع ختم نبوت گولڈن جوبلی کے موقعہ پر ہوا جو عدیم النظیر تھا۔

ختم نبوت گولڈن جوبلی کا اجلاس پنڈال بھر جانے کے باعث قبل از عصر یعنی چار ساڑھے چار بجے آغاز کرنا

پڑا اور رات ایک بجے کے لگ بھگ جا کر دعا ہوئی۔ گویا نو گھنٹے مسلسل اجلاس منعقد ہوا۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم نے ایک مجلس میں فرمایا کہ بعض خطیب صرف مجھے اپنا بیان سنانے کے لئے بہت دیر سے آتے ہیں۔

پبلک اتنے طویل اجلاس کے باعث تھک گئی۔ چنانچہ بہت سارے خطیب حضرات مشائخ عظام کے بیانات نہ ہوسکے جس کا بہت صدمہ ہے اوران سے معذرت بھی عرض ہے۔

اب ذیل میں مقررین حضرات کی فہرست ملاحظہ ہو:

مینار پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے مقررین کے اسماء گرامی

پہلی نشست ۷ ستمبر چار بجے سہ پہر

افتتاحی دعا: مولانا پیر میاں رضوان نفیس لاہور۔

تلاوت: مولانا قاری علیم الدین شاکر لاہور۔ نعت: جناب افتخار قصوری۔

بیانات: مولانا محمد اقبال ساقی مبلغ ڈیرہ غازی خان، مولانا مختار احمد مبلغ میرپور خاص، مولانا محمد طارق معاویہ مبلغ راولپنڈی، مولانا محمد اویس مبلغ کوئٹہ، مولانا محمد نعیم مبلغ بھکر۔

اذان عصر: قاری ذکی اللہ کیفی۔

دوسری نشست بعد نماز عصر

تلاوت: قاری احسان اللہ فاروقی۔ نعت: جناب احمد الحسینی لاہور۔

بیانات: مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ جھنگ، مولانا عتیق الرحمٰن مبلغ ملتان، مولانا محمد یوسف جمعیت علماء اسلام کوئٹہ، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر، حافظ حسین احمد شہرودی راہنما جمعیت علماء اسلام کوئٹہ، مولانا توصیف احمد مبلغ چناب نگر، مولانا نصیرالدین سواتی کراچی، مولانا تجمل حسین مبلغ نواب شاہ، مولانا محمد ساجد مبلغ خوشاب، مولانا مفتی شاہد مسعود سرپرست عالمی مجلس سرگودھا، مولانا ظفر اللہ مبلغ لاڑکانہ، مولانا خالد عابد مبلغ سرگودھا،

نعت: اسامہ اجمل قاسمی۔ اذان مغرب: مولانا محمد قاسم گجر۔

تیسری نشست بعد نماز مغرب

تلاوت: مولانا قاسم توحیدی۔ نظم: حافظ عبداللہ عزیز جھنگ۔

بیانات: مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج مدینہ طیبہ، مولانا محمد الیاس چنیوٹی ایم پی اے چنیوٹ، مولانا قاضی ظہور الحسینی امیر خدام اہل سنت پاکستان، مولانا محمد طیب مبلغ اسلام آباد، مولانا عبدالجلیل جان جمعیت علماء اسلام پشاور، مولانا عمران نقشبندی لاہور، مولانا مفتی محمد راشد مدنی مرکزی راہنما عالمی مجلس، حافظ حسین احمد، مولانا ناصر محمود سومرو جمعیت علماء اسلام لاڑکانہ۔

بیانات: مولانا قاضی احسان احمد مرکزی رہنما عالمی مجلس، قاری محمد عثمان جے یو آئی کراچی، مولانا محمد اسماعیل

شجاع آبادی مرکزی راہنما عالمی مجلس، قاری سیف اللہ سیفی جے یو آئی آزاد کشمیر، ڈاکٹر قاری عتیق الرحمٰن جے یو آئی راولپنڈی، مولانا سائیں عبدالقیوم ہالیجوی، مولانا اسجد محمود، جناب راشد محمود سومرو، قاضی نثار الحسینی گلگت۔

نظمیں: حافظ ابوہریرہ سرگودھا، قاری فضل امین شاہ چارسدہ۔(پشتو)

بیانات: مولانا محمد انس راہنما عالمی مجلس، مولانا ظہور احمد علوی اسلام آباد، مولانا انوار الحق حقانی کوئٹہ، ملک اویس کنوئیر جے ٹی آئی لاہور، مفتی طلحہ درویش پشاور، مفتی امداد اللہ پنجاب یونیورسٹی لاہور، مولانا قاری اکرام الحق مردان، مولانا فضل علی حقانی جے یو آئی کے پی کے، مولانا قاری علیم الدین شاکر لاہور، مولانا عبدالمجید ہزاروی اسلام آباد، مولانا صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی فیصل آباد، جناب احمد سعید خان فاٹا، مفتی امتیاز کشمیری آزاد کشمیر، مولانا فضل غفور کے پی کے، مولانا پیر عتیق الرحمٰن ہزاروی راولپنڈی۔

صدارت: حضرت ناصر الدین خان خاکوانی مدظلہ۔　نظم: مولانا شاہد عمران عارفی ساہیوال۔

بیانات: مولانا مظہر اسعدی بہاولپور، مولانا صفی اللہ جے یو آئی بھکر، مولانا فضل الرحیم اشرفی مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور(آپ کی موجودگی میں آپ کا پیغام مولانا محمد یوسف خان صاحب نے پڑھ کر سنایا)، صاحبزادہ مولانا اسعد محمود ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری امیر متحدہ جمعیت اہل حدیث پاکستان، جناب لیاقت بلوچ راہنما جماعت اسلامی پاکستان، علامہ ابتسام الٰہی ظہیر لاہور، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور، مولانا عبدالغفور حیدری مرکزی راہنما جے یو آئی، جناب عبداللہ گل اسلام آباد، صاحبزادہ مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر حیدرآباد، مولانا احمد یوسف بنوری کراچی، مولانا عبدالخبیر آزاد بادشاہی مسجد لاہور، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، مولانا امجد خان لاہور، پروفیسر علامہ ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث، سید کفیل شاہ بخاری مجلس احرار اسلام، مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل کراچی، مولانا محمد سعید یوسف پلندری راہنما جے یو آئی آزاد کشمیر۔

نظم: سید سلمان گیلانی لاہور۔　اختتامی بیان: قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم

دعا: حضرت اقدس مولانا حافظ پیر محمد ناصر الدین خان خاکوانی مدظلہم امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت

اسٹیج کی ذمہ داری مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مرکزی راہنما عالمی مجلس اور مولانا قاضی احسان احمد مرکزی راہنما عالمی مجلس نے بھرپور انداز میں ادا کی۔

مہمانان گرامی کی شرکت

صاحبزادہ مولانا خواجہ خلیل احمد، صاحبزادہ مولانا خواجہ عزیز احمد، مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی، مولانا پیر محب اللہ لورالائی، مولانا مفتی محمد حسن، سینٹر مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کراچی، مولانا مفتی خالد محمود کراچی، مولانا سید محمود میاں، مولانا عبدالواسع کوئٹہ، خواجہ مدثر محمود تونسہ شریف، مولانا زبیر احمد صدیقی، مولانا عبدالواحد قریشی، مولانا جمیل الرحمٰن درخواستی، مولانا غلام رسول دین پوری، کیپٹن صفدر مسلم لیگ(ن)، فقیر: اللہ وسایا ملتان۔

تعارف مجموعہ کتب عقیدہ حیات النبی ﷺ

حافظ محمد انس

(۸۱) مناظر اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہم

آپ نے ۲۰۱۴ء میں ایک کتاب شائع کی، جس کا نام ’’فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ‘‘ ہے۔ اس میں آپ نے دس ابواب قائم کئے:

باب اوّل: بانی فرقہ مماتیت ایک تعارف — باب دوم: تاریخ فرقہ مماتیت

باب سوم: مسئلہ عذاب قبر — باب چہارم: عقیدہ حیات النبی ﷺ

باب پنجم: مسئلہ سماع موتی — باب ششم: مسئلہ توسل

باب ہفتم: مسئلہ استشفاع عندالقبر — باب ہشتم: مسئلہ عرض اعمال

باب نہم: منکرین حیات النبی ﷺ کا حکم — باب دہم: فرقہ مماتیت کے متعلق لکھی گئی کتب

ہمارے مخدوم گرامی حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہم نے اس مجموعہ میں مسئلہ توسل کے موضوع سے متعلق کتب کو شامل نہیں کیا۔ لہٰذا باب ششم کو اس مجموعہ میں شامل نہیں کیا گیا۔ باب دہم فرقہ مماتیت سے متعلق لکھی گئی کتب پر مشتمل تھا۔ اس مجموعہ میں وہ تمام کتب بمع اپنے تعارف کے شامل ہیں۔ لہٰذا باب دہم کو بھی اس کتاب سے اس مجموعہ سے حذف کر دیا گیا۔

غرض باب ششم مسئلہ توسل باب دہم، فہرست کتب اس کتاب سے حذف کر کے باقی آٹھ ابواب اس مجموعہ میں شامل اشاعت کر دیئے گئے ہیں۔ اس مجموعہ میں اس کتاب کی شمولیت خوشی کا باعث ہے۔

(۸۲)

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہم نے مختصر چند صفحاتی رسالہ ’’عقیدہ حیات النبی ﷺ کے دلائل‘‘ نامی میں قرآن وسنت اور اکابر کے فتاویٰ جات کو مختصراً جمع کر دیا، جو ہم اس مجموعہ میں شامل کر رہے ہیں۔

(۸۳)

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہم نے اس کتابچہ ’’عقیدہ حیات انبیاء‘‘ میں بھی قرآن وحدیث اور اقوال اکابر علماء دیوبند کی روشنی میں درجنوں حوالہ جات جمع کر دیئے ہیں، جو اس مجموعہ میں شامل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

(۸۴) مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی صاحب

رحیم یارخان کے مولانا عبدالغنی طارق نے ایک کتابچہ ’’الدلائل القویہ فی اثبات حیات النبویہ‘‘ ۱۹۸۳ء میں مرتب کیا۔قرآنی آیات،احادیث نبویہ اور علماء اسلام کے اقوال باحوالہ اس میں درج کئے۔اس مجموعہ میں یہ بھی شامل اشاعت ہے۔

(۸۵) مولانا مفتی محمد ثمین اشرف قاسمی صاحب

انڈیا کے مولانا مفتی محمد ثمین اشرف قاسمی جو عرب امارات میں تبلیغ و اشاعت دین کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔آپ نے ’’رحمت عالم ﷺ کی برزخی حیات‘‘ کے نام سے ۲۰۲۱ء میں کتاب لکھی،جو مکتبہ تحفظ ختم نبوت مادھور پور سلطان پور ستیاڑھی بہار انڈیا سے شائع کی۔اس مجموعہ میں شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔

(۸۶) مولانا رسال محمد صاحب

اکتوبر ۲۰۱۹ء میں مکتبہ رحمۃ للعالمین پشاور سے مولانا رسال محمد صاحب نے ایک کتاب شائع کی،جس کا نام ’’اشاعۃ التوحید والسنہ کے مشہور عالم علامہ خان بادشاہ کا مولانا سرفراز خان صفدر کی کتب پر اعتراضات اور شبہات کا ازالہ دارالعلوم دیوبند کے علماء سے تصدیق شدہ امام اہل السنہ کا عادلانہ دفاع‘‘ رکھا۔اس مجموعہ میں شامل اشاعت ہے۔

(۸۷) مولانا مفتی عبدالواحد قریشی صاحب مدظلہم

ہمارے ملک عزیز کے نامور نظریاتی عالم دین اور خطیب اسلام مولانا مفتی عبدالواحد قریشی صاحب مدظلہم نے ’’اجماع العلماء علی حیات الانبیاء‘‘ نام کی کتاب ۲۰۱۲ء میں مرتب کی۔اپنے اکابر کی کتب کے بڑی تفصیل کے ساتھ عقیدہ حیات النبی ﷺ کی بابت حوالہ جات نقل کر کے اسے حوالہ جاتی انسائیکلو پیڈیا بنادیا۔اس مجموعہ میں شامل اشاعت ہے۔

(۸۸) مولانا مفتی عبدالواحد قریشی صاحب مدظلہم

حضرت مولانا مفتی عبدالواحد قریشی صاحب مدظلہم نے ’’حیات النبی ﷺ کورس‘‘ کے نام پر ایک کتابچہ لکھا۔جس کے جون ۲۰۱۲ء سے جون ۲۰۱۴ء دوسال میں سات ایڈیشن شائع ہوئے جو اس کتاب کی عوام وخواص میں مقبولیت کی دلیل ہے۔اس مجموعہ میں اسے بھی ہم شامل اشاعت کر رہے ہیں۔

(۸۹) مولانا مفتی عبدالواحد قریشی صاحب مدظلہم

مفتی عبدالواحد قریشی صاحب نے عقیدہ حیات النبی ﷺ پر ہونے والے اعتراضات کو جمع کر کے ان

کے علمی جوابات دیتے ہوئے ایک کتاب شائع کی، جس کا نام ’’عقیدہ حیات النبی ﷺ پر ۱۰۰ اعتراضات کے جوابات‘‘ ہے۔ اس کتاب کو مصنف نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے: (۱) پہلا حصہ عقیدہ حیات النبی ﷺ پر پیش کی جانے والی آیات قرآنیہ پر اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ (۲) دوسرے حصہ میں عقیدہ حیات النبی ﷺ پر بطور دلیل پیش کی جانے والی احادیث پر اعتراضات کے جوابات ذکر کئے گئے ہیں۔ (۳) تیسرے حصہ میں عقیدہ حیات النبی ﷺ پر مختلف عقلی سوالات (جو اکثر و بیشتر کئے جاتے ہیں) کو نقل کر کے ان کے تسلی بخش جوابات دیئے ہیں۔ اس مجموعہ میں شامل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

(۹۰) مولانا غلام رسول دین پوری صاحب مدظلہم

حضرت مولانا غلام رسول صاحب دین پوری دامت برکاتہم العالیہ جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے صدر المدرسین و شیخ الحدیث ہیں۔ آپ پہلے خان پور ضلع رحیم یار خان میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے، وہاں پر سبق کے دوران طلباء کرام کے مطالبہ پر عقیدہ سماع موتی پر جو کچھ بیان کیا، اس کو ایک کتابچہ کی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ جس کا نام ’’مسئلہ حیات النبی ﷺ و سماع موتی‘‘ ہے۔ اس کتابچہ کو بھی اس مجموعہ میں شامل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

ٹنڈو آدم آل پارٹیز اجلاس و احتجاجی مظاہرہ

ٹنڈو آدم میں توہین قرآن کریم، فراز پرویز عیسائی گستاخ رسول پر ایف آئی آر درج: جولائی کے آخری عشرے میں ٹنڈو آدم شہر میں ریلوے پھاٹک ریلوے گراؤنڈ کی طرف کسی بدبخت نے قرآن کریم کو شہید کیا اور فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا، جس پر پورا شہر سراپا احتجاج ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے امیر علامہ محمد راشد مدنی حمادی کو فون پر اطلاع ہوئی تو وہ تھانے میں پہنچے علامہ راشد مدنی نے ایف آئی آر کٹنے کے بعد شہریوں سے محمدی چوک پر خطاب کیا کہ انتظامیہ نے بھرپور ساتھ دیا ایف آئی آر کٹی لیکن مجرم فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ شہریوں کو پرامن طریقے سے منتشر ہونے کا کہا۔

پھر ۳۱ جولائی کو دوبارہ ٹنڈو آدم کے چاکرانی محلّہ کے قریب مقدس اوراق کے دو کٹے ایک گندے نالے سے پائے گئے۔ اس کی اطلاع پر حضرات اس جائے وقوعہ پر پہنچے اتنے میں ڈی ایس پی ٹنڈو آدم جناب محمد موسیٰ ابڑو صاحب بھی پہنچ گئے۔ شہریوں کا جم غفیر جمع ہوگیا۔ تھانے میں گئے ایف آئی آر درج ہوئی فریادی علامہ راشد مدنی ہی بنے۔ اگلے روز یکم اگست بروز جمعرات کو تقریباً پونے دو بجے پھر کال موصول ہوئی اہل محلّہ کی کہ اسی جگہ سے ایک اور کٹو پایا گیا ہے۔ پھر وہاں پر پہنچے انتظامیہ بھی پہنچی۔ اس کو بھی ایک دن پہلے والی ایف آئی آر میں ہی شامل کروایا۔ (خصوصی رپورٹ: مولانا نذیر حسین طلحہ حمادی)

ملک بھر میں ختم نبوت گولڈن جوبلی کے پروگرامات کی مختصر رپورٹ

مولانا عتیق الرحمٰن

اسلام آباد میں آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس: جمعیت علماء پاکستان کے زیر اہتمام آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں واضح کیا گیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے تمام امت مسلمہ باہم متحد ہے۔ یہی نقطہ اتحاد ہے۔ اس کے دفاع کے لیے جرأت بھی ہے اور تیار بھی ہیں۔ قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ سپریم کورٹ تفصیلی فیصلہ جلد جاری کرے تاخیر سے اضطراب بڑھ رہا ہے۔ جمعیت علماء پاکستان و ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے سربراہ ڈاکٹر عبدالخیر زبیر تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں سمیت جید علماء ومشائخ وکلاء طلباء نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے رہنما مولانا محمد طیب نے اس آل پارٹیز کانفرنس میں شرکت کر کے مہمانوں کو مینار پاکستان پر منعقد ہونے والی عظیم الشان گولڈن جوبلی میں شرکت کی دعوت دی۔

مولانا ڈاکٹر سعید عنایت اللہ: انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے سربراہ ڈاکٹر سعید عنایت اللہ نے مکہ مکرمہ سے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ۷/ستمبر کو ختم نبوت کی کانفرنسوں کو کامیاب بنائیں۔

مولانا عبدالغفور حیدری: نے ۶/ستمبر کی شام ختم نبوت کانفرنس گولڈن جوبلی کے پنڈال مینار پاکستان کا معائنہ کیا۔ میڈیا نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ۷/ستمبر۱۹۷۴ء کو پاکستان کی آئین ساز اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اس عظیم معرکہ کو جیتتے ہوئے آج ۷/ستمبر۲۰۲۴ء کو ۵۰ سال مکمل ہورہے ہیں، اس خوشی کے موقع پر ۷/ستمبر کو مینار پاکستان کے گراؤنڈ میں ۵۰/سالہ گولڈن جوبلی منائی جارہی ہے۔ جس میں ملک بھر کے لاکھوں عاشقان مصطفیٰ ﷺ شریک ہوں گے۔ اس موقع پر ان کے ہمراہ مولانا امجد خان، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، حافظ عبدالوہاب، مفتی شمس الحق وغیرہ موجود تھے۔ مولانا حیدری نے کہا فتنہ قادیانیت عالمی استعمار انگریز نے پیدا کیا۔ قادیانی کافر ہیں کسی بھی کلیدی عہدے پر نہیں آسکتے، ۵۰ سال ہوگئے قادیانی خود کو غیر مسلم تسلیم نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا نہ خود کو اقلیت مانتے ہو نہ پاکستان و آئین کو مانتے ہو تو جنگ رہے گی۔

اسلامی جمہوری اتحاد کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس: لاہور اسلامی جمہوری اتحاد کے سربراہ علامہ زبیر احمد ظہیر نے ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے اصل ہیرو شہید ختم نبوت جناب ذوالفقار علی بھٹو ہیں، جنہوں نے ابروئے محمد ﷺ اور ناموس رسالت کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کردیا، مگر اپنے ایمان کا سودا نہیں کیا، صحیح معنوں میں شفاعت رسول ﷺ کے مستحق بن گئے۔ انہوں نے مزید کہا ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا تمام مکاتب فکر کے اکابرین کی مشترکہ اور متحدہ تحریک کا ثمرہ تھا اب

امت رسول عقیدہ ختم نبوت پر بھی آنچ نہیں آنے دے گی۔

علامہ محمد اشرف جلالی: مولانا اشرف جلالی رہنما تحریک لبیک نے کہا قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا پارلیمنٹ کا سنہری کارنامہ ہے۔انہوں نے گولڈن جوبلی کے موقع پر تاجدار ختم نبوت کانفرنس پتوکی سے خطاب کرتے ہوئے کہا عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل ڈاکٹر راغب نعیمی: جناب ڈاکٹر راغب نعیمی نے کہا کہ قادیانیوں کا ہر فورم پر تعاقب کریں گے۔ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ ناموس رسالت کا تحفظ کرے۔عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس سے انکار کرنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا۔انہوں نے کہا قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں کے سدباب کے لیے عوام وخواص کو مل کر کام کرنا ہوگا۔

جمعیت علماء اسلام لاہور: جمعیت علماء اسلام لاہور کی ذمہ داران نے کہا کہ گولڈن جوبلی ختم نبوت کانفرنس عظیم الشان اور فقید المثال ہوگی اہل لاہور بھر پور شرکت کریں گے۔

ختم نبوت ریلی ڈیرہ غازی خان: جمعیت علماء اسلام و دیگر کے زیر اہتمام ختم نبوت ریلی کا اہتمام کیا گیا۔جس میں مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا لازمی جزو ہے، اس کے تحفظ کے لیے ہم اپنی جان قربان کردیں گے۔گولڈن جوبلی میں شرکت کرکے اس پروگرام کو عظیم الشان بنانے میں حصہ ڈالیں گے۔

مولانا عبدالشکور چوک اعظم: مجلس تحفظ ختم نبوت چوک اعظم کے زیر اہتمام ختم نبوت ریلی نکالی گئی ریلی سے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے خطاب کیے۔مولانا عبدالشکور و دیگر نے کہا کہ فتنہ قادیانیت کا تعاقب جاری رہے گا ہمیشہ کی طرح لیہ و چوک اعظم سے قافلے گولڈن جوبلی میں شرکت کریں گے۔

قاری ناصر میاں: ملتان کے معروف عالم دین قاری ناصر میاں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے انہوں نے مزید کہا کہ علامہ شاہ نورانی اور دیگر مکاتب فکر کے علماء کی کاوشوں سے ہی ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔اب اس قانون کی حفاظت بھی مل کر کریں گے۔

ریواڑی برادری ملتان: رشید آباد ملتان کی ریواڑی برادری کے حضرات نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ریواڑی برادری نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حلقہ رشید آباد سے نو بسوں پر مشتمل قافلہ گولڈن جوبلی مینار پاکستان کے لیے روانہ ہوگا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر اس مثالی کانفرنس میں شرکت کرکے شفاعت محمدی کے طلب گار ہوں گے۔

مولانا زاہد محمود قاسمی: مولانا زاہد محمود قاسمی نے کہا اس گولڈن جوبلی کے موقع پر سپریم کورٹ کو چاہیے اپنا تفصیلی فیصلہ جاری کرے تاکہ مسلمان مینار پاکستان پر گولڈن جوبلی مناتے ہوئے اپنی خوشیوں کو دوبالا کرسکیں۔

جمعیت علماء اسلام (س): جمعیت علماء اسلام (س) کے مرکزی رہنماؤں ڈاکٹر مولانا عبدالحمید بزدار،

قاری امیر عمر تونسوی، قاری عبدالستار و دیگر نے کہا ۶/۷ستمبر دونوں تاریخ ساز دن ہیں۔ ۷/ستمبر۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔اب قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔

مفتی وسیم عثمان راجن پور: نے کہا کہ ۷/ستمبر کا اجتماع منکرین ختم نبوت کی نیندیں حرام کر دے گا۔گولڈن جوبلی یوم الفتح کی تیاریاں عروج پر ہیں، عقیدہ ختم نبوت کے پروانے قریہ،قریہ گلی ومحلّہ وشہر میں آواز لگا رہے ہیں۔قافلے بھرپور انداز میں اس عظیم الشان اجتماع میں شرکت کر کے مثال قائم کریں گے۔

مولانا شجاع الدین شیخ: تنظیم اسلامی کے مرکزی رہنما مولانا شجاع الدین شیخ نے کہا کہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔انہوں نے کہا کہ گولڈن جوبلی کا تقاضہ ہے کہ حکومت عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرے۔مرتد لوگوں کے خلاف کارروائی کرے اور گستاخان رسول ﷺ کے خلاف اقدام کرے۔

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری: وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری قاری محمد حنیف جالندھری نے اپنے خطاب میں کہا کہ عقیدہ ختم نبوت، ملکی نظریاتی سرحدوں کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے۔۵۰ سال سے زیادہ عرصہ تک اس کا مسلمانوں نے تحفظ کیا ہے آئندہ بھی تحفظ کیا جاتا رہے گا۔ مینار پاکستان پر ہونے والا اجتماع مثالی ہوگا۔

میاں جمیل احمد: اہل حدیث مکتبہ فکر کے رہنما میاں جمیل نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ عقیدہ ختم نبوت کے سب سے پہلے پہریدار تھے ان کی سنت پر عمل کرتے ہوئے خون کے آخری خطرے تک اسی سنت پر عمل کیا جاتا رہے گا۔فتنہ قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں تمام مکاتب فکر کی متفقہ کاوش تھی۔

مولانا عبدالخبیر آزاد: چیئرمین ہلال کمیٹی مولانا عبدالخبیر آزاد نے مجلس علماء پاکستان کے تحت ’’تحفظ ختم نبوت و دفاع پاکستان‘‘ کے عنوان سے منعقدہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا تحفظ ختم نبوت ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ ایمان کا حصہ ہے،اس کے تحفظ پر امت مسلمہ متحد و متفق ہے۔بھٹو کا تحفظ ختم نبوت بل منظور کرنا تاریخی فیصلہ تھا اس پروگرام کی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اسماعیل شجاع آبادی نے سرپرستی کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت: یکم تا ۷/ستمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ملک بھر کے شہروں میں ختم نبوت ریلیاں نکالی گئیں، جن میں شرکاء کو مینار پاکستان پر منعقد ہونے والی گولڈن جوبلی میں شرکت کی دعوت دی گئی جس کو شرکا نے قبول کیا اور شرکت کا وعدہ کرتے ہوئے بھرپور حاضری کی یقین دہانی کرائی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان: ملک بھر کی طرح ملتان میں بھی ریلی ۷/ستمبر کو نکالی گئی۔ ریلی میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ ریلی سے مولانا مفتی محمد احمد انور رمان کوٹ، حافظ محمد انس، مولانا محمد جنید اور مولانا محمد وسیم اسلم نے بیانات کیے۔ ریلی کا اختتام رشید آباد پل پر ہوا۔ ریلی کے فوراً بعد دو درجن سے زائد گاڑیاں گولڈن جوبلی ختم نبوت کانفرنس کے لئے قافلے کی صورت میں روانہ ہوگئیں۔

مفتی محمد مبین کوٹ ادو: قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کو ۵۰ سال مکمل ہونے پر بزم سرور کونین ﷺ کوٹ ادو کے زیر اہتمام گولڈن جوبلی کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ ختم نبوت قانون پر شب خون نہیں مارنے دیں گے۔ جو آپ ﷺ کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

پارلیمنٹ ہاؤس پر چراغاں: ۷ر ستمبر، قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی گولڈن جوبلی پر پارلیمنٹ ہاؤس پر سبز لائٹوں سے چراغاں کیا گیا۔ ایوان میں حکومتی چیف وہیپ ڈاکٹر طارق فضل نے اپنے ایک پیغام میں کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا بل آج سے ٹھیک ۵۰ سال پہلے پارلیمنٹ سے پاس کیا گیا ان تمام ارکان پارلیمنٹ اور لیڈروں کو جنھوں نے اس میں کردار ادا کیا آج خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ہاؤس کو روشن کیا گیا ہے۔

علامہ محمد سعد رضوی: تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ علامہ سعد رضوی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ریڈ زون ہے ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ لیاقت باغ میں گولڈن جوبلی کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۵۰ سال کا یہ سفر نہایت اہمیت کا حامل ہے ان اکابرین کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں جنھوں نے اس قانون کو بنوانے میں حصہ ڈالا۔

مسلم لیگ (ن): کے رہنما جناب سیف الملوک کھوکھر نے کہا عقیدہ ختم نبوت تمام مسلمان کے ایمان کی اساس ہے. ہر قیمت پر اس کا تحفظ یقینی بنایا جائے گا۔

وزیر اعظم شہباز شریف: پاکستان کے وزیر اعظم جناب شہباز شریف نے اپنے پیغام میں کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارا ایمان اور جان ہے۔ آج ختم نبوت کی قرارداد کو ۵۰ سال مکمل ہوئے۔ علماء کو اور پوری قوم کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

ادارہ نظریہ پاکستان لاہور: ادارہ نظریہ پاکستان کے زیر اہتمام ۷ر ستمبر ۲۰۲۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کو ۵۰ سال مکمل ہونے پر یوم ختم نبوت کے عنوان سے نشست رکھی گئی جس میں مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد، دفاع کے لیے ہر قربانی دیں گے۔ قادیانیت ابلیس کی شاخ ہمیشہ ناکام و نامراد رہیں گے۔ حکومت امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل عمل کرے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس دیپال پور

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حجرہ شاہ مقیم دیپال پور میں ۱۱ر اگست ۲۰۲۴ء بعد نماز مغرب جامع مسجد حجرہ شاہ مقیم تحصیل دیپال پور ضلع اوکاڑہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نعت مولانا عبدالقیوم نے پیش کی۔ نقابت کے فرائض مولانا ساجد الرحمٰن نے ادا کئے۔ مولانا مستقیم نے سرپرستی فرمائی۔ ضلعی مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد اور مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خصوصی بیانات ہوئے۔ جماعتی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

گولڈن جوبلی سے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کا خطاب

(۷ستمبر۲۰۲۴ء ...... گولڈن جوبلی تحفظ ختم نبوت کانفرنس لاہور)

جناب محمد ریاض

نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، صَلَّى اللّٰهُ تعالىٰ عَلىٰ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْراً...... اما بعد!

فاعوذ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم...... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِىَ اِلَىَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَىْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَوْ تَرٰىٓ اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِىْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ...... صدق اللّٰه العظيم!

جناب صدر محترم! امیر مجلس مولانا حافظ محمد ناصرالدین خان خاکوانی صاحب، حضرات علماء کرام، مشائخ عظام، زعمائے قوم، بزرگان ملت، برادران امت، ختم نبوت کی شمع کے پروانو، میرے نوجوانو، آپ نے ہم جیسے کمزور لوگوں کی دعوت پر، اپنے خادموں کی دعوت پر جس طرح لبیک کہا ہے میں اپنا زندگی بھر آپ کے شکریہ کے لئے وقف کردوں تب بھی میں فرزندان ختم نبوت اور اہل پاکستان کا شکریہ ادا نہیں کرسکوں گا۔

میرے محترم دوستو! آج آپ کے اس اجتماع کو کئی نسبتیں حاصل ہیں، اس وقت ربیع الاول کا مہینہ ہے وہ مبارک مہینہ جب جناب رسول اللہ ﷺ کا نور عالم پورے کائنات پر چمکا اور جس نے کائنات کے ذرے ذرے کو روشنی بخشی، آج اسی مہینے میں ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ ادا کرنے کے لئے اس میدان میں جمع ہیں، جس میدان کا دامن تنگ ہو چکا ہے اور لاہور کی وسعتیں آج آپ کو سلام پیش کر رہی ہیں، یہ وہی مینار پاکستان ہے، یہ وہی میدان ہے، جب ۱۹۴۰ء میں یہاں پاکستان بنانے کی قرارداد پاس ہوئی تھی اور آج اسی میدان میں پاکستان کو بچانے کی قرارداد پاس ہو رہی ہے۔

میرے محترم دوستو! ۷ستمبر کا دن، ہفتے کا دن، ۱۹۷۴ء کا دن اور آج ۵۰ سال کے بعد ۲۰۲۴ء کا دن دنیا کو یہ پیغام دے رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت پر شب خون مارنے والوں کو اپنی عاقبت کا اندازہ کر لینا

چاہیے کہ پاکستان کے عوام اپنے رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا دفاع کس انداز کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کے آج کے اس اجتماع نے قادیانیت ہو یا لاہوریت اس کی کمر توڑ کے رکھ دی ہے، اب ان کو دوبارہ سیدھا کھڑا ہونے کے لئے کوئی وقت نہیں رہا، نہ امریکہ ان کو سیدھا قد وقامت دے سکتا ہے، نہ یورپ اس کی کمر سیدھی کر سکتا ہے، نہ اسرائیل ان کو پناہ دے سکتا ہے۔ ہم نے تعاقب کیا ہے تعاقب کرنا جانتے ہیں، سن ۱۹۷۴ء کے بعد آج ۵۰ سال گزرنے کے باوجود بھی قوم کے جذبے میں کوئی کمی نہیں آئی ہے اور ان شاء اللہ اگلی صدی تک میں اس کی ضمانت دیتا ہوں اللہ کے فضل وکرم پر اور اس پر اعتماد کرتے ہوئے کہ آئندہ صدی بھی آپ کی ہے قادیانیت کی کمر اسی طرح ٹوٹی رہے گی اور دنیا کی کوئی طاقت رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت پر شب خون مارنے کی جرات نہیں کر سکے گا۔

میرے محترم دوستو! بہت سے لوگوں نے کہا اسرائیل کو تسلیم کر لیا جانا چاہئے، یہاں پر پاکستان میں بھی بڑے ریٹائرڈ قسم کے بیورو کریٹس اور اسٹیبلشمنٹ کے چیلوں نے ٹیلی ویژن سکرین پر آ کر یہ دعوت چلائی، قوم کا ذہن اس طرف موڑنے کی کوشش کی، سب سے پہلے جمعیت علماء اسلام نے کراچی میں ملین مارچ کر کے ان کی زبان ایسی خاموش کر دی ہے کہ پاکستان میں آج تک پھر ان کی زبان نہیں چل سکی ہے۔ اور اس کے بعد فلسطین میں حماس کے مجاہدوں نے جس طرح قربانیاں دے کر اسرائیلی ریاست کو للکارا ہے، فلسطین کے آزادی کے لئے آگے بڑھے ہیں، ۵۰ ہزار شہداء چھ سات مہینوں میں دے چکے ہیں، لیکن جہاں پوری اسلامی دنیا اور یورپ میں اسرائیل کو تسلیم کرنے کے گانے بجتے رہے، جو رباب بجتے رہے انہوں نے وہ رباب توڑ دیئے ہیں۔ وہ تمام وسائل آج دھرے کے دھرے رہ گئے ہیں کہ کوئی اسلامی ملک آج کے بعد اسرائیل کو تسلیم کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ میں صرف پاکستان کے حکمرانوں کو نہیں، میں صرف پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ کو نہیں کہنا چاہتا، میں دنیائے اسلام کے حکمرانوں کو کہنا چاہتا ہوں دنیائے اسلام کے حکمرانوں کو آپ کی طرف سے پیغام دینا چاہتا ہوں آپ کی اجازت ہے؟

اہل پاکستان کی طرف سے یہ پیغام دینا چاہتا ہوں، عالمی قوتوں کو عالمی برادری کو آپ کی طرف سے پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اسرائیل کے وجود کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا اور اتنے زیادہ انسانوں کا خون بہانے کے بعد بھی کیا امریکہ جس کے ہاتھوں سے فلسطینیوں کا خون ٹپک رہا ہے، جس کے ہاتھوں سے عراقیوں کا خون ٹپک رہا ہے، جس کے ہاتھوں سے افغانوں کا خون ٹپک رہا ہے، جس کے ہاتھوں سے لیبیا کے عوام کا خون ٹپک رہا ہے، کیا اس کے بعد بھی امریکہ کو انسانی حقوق کی بات کرنے کا حق حاصل ہے؟ دنیا آج اعلان کر رہی ہے، اہل پاکستان اس بات کا اعلان کر رہے ہیں کہ امریکہ انسانی حقوق کا قاتل تو ہو سکتا ہے، انسانی حقوق کا علمبردار نہیں ہو سکتا۔ میں اپنے حکمرانوں کو بھی بتا دینا چاہتا ہوں، اپنی اسٹیبلشمنٹ کو بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر تم نے پاکستان کا سوچنا ہے تمہیں پاکستان کی سوچ کا اندازہ ہے تو یہ اجتماع پورے ملک کے نمائندگی کر رہا ہے تمام عوام کی نمائندگی کر رہا ہے اور آپ کو ان مینار پاکستان پر انسانوں کے سمندر کی رائے اور ان کی قرارداد کے سامنے جھکنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔

میرے محترم دوستو! ختم نبوت کا مسئلہ ہے، سپریم کورٹ کا مسئلہ ہمارے مقررین نے مختلف انداز سے اس کا تذکرہ کیا یقیناً وہ ہماری ایک کامیابی ہے، اور میں چیف جسٹس کے حوالے سے یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ اگر انہوں نے اپنی غلطی کا ادراک کیا اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور انہوں نے اپنا فیصلہ تبدیل کرنے پر آمادگی ظاہر کی تو پھر قوم منتظر ہے کہ تفصیلی فیصلہ جلدی آئے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ ان شاءاللہ تفصیلی فیصلہ بھی علماء کرام کے اعتماد کو لے کر ہی دیا جائے گا اور مختصر فیصلے کے عین مطابق ہوگا۔ علماء کرام کی رائے کو نظرانداز کر کے جس طرح پہلے آپ نے غلطی کی میں آپ کو پیغام دینا چاہتا ہوں خیر خواہی کی بنیاد پر کہ تفصیلی فیصلہ دیتے ہوئے علماء کرام کی رائے کو نظرانداز کرنے کی غلطی نہ دہرائیں۔

میرے محترم دوستو! یہ ملک ہمارا ہے آپ کا یہ اجتماع آج ملک کی وحدت کی علامت ہے پاکستان کی وحدت کی علامت ہے، ہم کسی بھی تحریک کو اس بات کا حق ضرور دیتے ہیں کہ وہ اپنے حقوق کی بات کریں وہ اپنے مطالبات کی بات کریں لیکن اگر وہ پاکستان سے علیحدگی کی بات کرتے ہیں تو یہ اجتماع پیغام دے رہا ہے یہ بہت بڑی عوامی اسمبلی قرارداد پاس کرتی ہے کہ ہم حقوق کے لئے آپ کے ساتھ ہیں لیکن ملک کی سلامتی پر کوئی سودا کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ یہ ملک ہمارا ہے، اس ملک میں اسلام کی قدروں کو بلند ہونا ہوگا۔ سن ۱۹۷۳ء میں آئین بنا اور سن ۱۹۷۳ء میں اسلامی نظریاتی کونسل بنا، اسلامی نظریاتی کونسل میں تمام مکاتب فکر کی نمائندگی موجود ہے، اسلامی نظریاتی کونسل میں ماہرین آئین وقانون موجود ہیں، ریٹائرڈ جج موجود ہیں، آج تک ان کی سفارشات جو مکمل بھی ہو چکی ہیں اور جن پر کونسل کے اندر بھی اتفاق رائے ہے کونسل کے باہر بھی تمام مکاتب فکر کا اتفاق رائے ہے لیکن آج تک اس پر قانون سازی نہیں ہو رہی! کیا اس لئے پاکستان بنا تھا؟ اور یاد رکھیں میں آپ کو ایک بات کہہ دینا چاہتا ہوں۔

میرے بھائیو ۲۰۱۸ء کا الیکشن ہوا اور اب ۲۰۲۴ء کا الیکشن ہوا، دونوں کے نتائج دھاندلی کے پیداوار تھے ہم نے نہ ۲۰۱۸ء کا الیکشن تسلیم کیا، نہ ۲۰۲۴ء کے نتائج کو تسلیم کرتے ہیں اور پیغام دینا چاہتے ہیں اسٹیبلشمنٹ کو بھی اور حکمرانوں کو بھی کہ تمہاری ان اسمبلیوں کی اب کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اب اگر اہمیت ہے تو اس عوامی اسمبلی کی اہمیت ہے۔ اب فیصلے یہاں پر ہوں گے، قوانین یہاں سے پاس ہوں گے، قراردادیں یہاں سے پاس ہوں گے، ملک کے مستقبل کا فیصلہ عوام نے کرنا ہے اگر تم نے امریکہ کی غلامی میں پاکستان کے مفاد کو نظرانداز کیا، اگر تم نے امریکہ اور مغرب کے تمام میں ملک کی نظریاتی حیثیت کو پامال کرنے کی کوشش کی تو یہ بحر بیکراں اور یہ سیلاب اور یہ طوفان تمہیں تنکے کی طرح بہا کر لے جائے گا۔ یہ عظیم الشان اجتماع یہ صرف عوام کا اجتماع مت سمجھئے اسے لوگوں کا اجتماع مت سمجھئے یہ انقلاب کا آغاز ہے، یہ انقلاب کا نعرہ ہے اور ہم یہاں سے اٹھیں گے تو انقلاب کے جذبے سے اٹھیں گے اور پھر بتائیں گے کہ اب تمہاری حکمرانی ہے یا ہماری حکمرانی ہے!

میرے محترم دوستو! آج دنیا میں ہمارے فلسطینی بھائیوں کا خون بہہ رہا ہے کسی اسلامی ملک کے حکمران میں کیوں یہ جرأت نہیں ہے کہ وہ اس امت کی نمائندگی کرتے ہوئے، اس امت کی ترجمانی کرتے ہوئے،

فلسطینیوں کے حق میں آواز بلند کرسکے، کیوں ان کی زبانیں گنگ ہو چکی ہے، ہم ان کو بتانا چاہتے ہیں کہ تم گنگ سہی، قوم زندہ ہے، ان کی آواز زندہ ہے، امت زندہ ہے اور یہ اجتماع پوری امت کی آواز ہے، ہم فلسطینیوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور میں قوم کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج جس میدان میں آپ بیٹھے ہیں اور جس میدان میں ۱۹۴۰ء کی قرارداد پاس ہوئی تھی، ۱۹۴۰ء میں جب یہودی فلسطینی سرزمین پر بستیاں قائم کررہے تھے تو بانی پاکستان محمد علی جناح کی قیادت میں اس قرارداد میں واضح طور پر کہا گیا تھا کہ ہم ان بستیوں کے قیام کے خلاف ہیں اور ہم یہودیوں کے مقابلے میں فلسطینیوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے، جب پاکستان کے قیام کی بنیاد ڈالی جارہی تھی تو مسئلہ فلسطین پر اپنے موقف کی بنیاد بھی ڈالی گئی اور جب پاکستان بنا تو دو واقعے سامنے آئے اس سے اندازہ لگائیں کہ پاکستان کہاں کھڑا ہے اور اسرائیل کہاں کھڑا ہے۔ سن ۱۹۴۸ء میں جب اسرائیل معرض وجود میں آیا تو قائداعظم نے کہا کہ یہ برطانیہ کا ناجائز بچہ ہے، اسرائیل برطانیہ کا ناجائز بچہ ہے اور برطانیہ کا لفظ اس لئے کہ ۱۹۱۷ء کے معاہدے بالفور کی طرف اشارہ تھا جو برطانوی وزیر خارجہ نے اسرائیل کی بنیاد ڈالی تھی، لیکن جب اسرائیل بنا تو اس کے پہلے صدر نے اپنی خارجہ پالیسی کے جب بنیادی اصول دنیا کو متعارف کرائے تو خارجہ پالیسی کے اساسی اصولوں میں انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ دنیا کی نقشے پر ایک نوزائیدہ مسلم ملک کا خاتمہ یہ اسرائیل کی پالیسی کا حصہ ہوگا، پاکستان کے بارے میں اسرائیل نے کیا سوچا تھا اور اسرائیل کے بارے میں پاکستان نے کیا سوچا تھا؟ ذرا اس تناظر میں اپنی تاریخ کو دیکھئے۔ یہ غلامانہ ذہن رکھنے والے یہ اپنی تاریخ بھی بھول جاتے ہیں، یہ اپنے مفادات کے لئے نظریات بھی بھول جاتے ہیں، یہ اپنے مفادات کے لئے اپنا کلمہ بھی بھول جاتے ہیں یہ اپنے مفادات کے لئے اپنا دین بھی بھول جاتے ہیں اور اپنے مفادات کے لئے عقیدے ختم نبوت پر شب خون مارنے والوں کو بھی اپنا بھائی کہہ دیتے ہیں، یہ نہیں چلے گا اب، اس کے بعد واضح طور پر ہم نے دنیا میں ایک لکیر کھینچ دی ہے وہ نظریاتی لکیر ہوگی وہ عقیدے کی لکیر ہوگی۔

آج میرے دینی مدارس پر کیوں دباؤ ڈالا جارہا ہے، عالمی آقاؤں کے دباؤ پر تم ہمارے دینی مدارس پر دباؤ ڈال رہے ہو، قرآن وحدیث اور فقہ کے علوم کے لئے جو نصاب ہم نے متعین کررکھا ہے وہ تمہارے آج نشانے پر ہے۔ لیکن یاد رکھو! ابھی ہم نے تمہیں نشانے پہ نہیں رکھا۔ ہمارے تحمل کا اندازہ لگائیے۔ ہمارے تحمل کا اندازہ لگائیے کہ تم نے مدارس کو نشانے پہ رکھا ہوا ہے ابھی ہم نے فیصلہ نہیں کیا اور جس دن ہم نے فیصلہ کیا خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اللہ کو گواہ بنا کر آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ ملک چھوڑنے پر تمہیں مجبور نہ کیا تو میں فضل الرحمٰن نہیں! تم میرے مدرسے کی ایک اینٹ گراؤ گے، سنو! تم میرے مدرسے کی ایک اینٹ گراؤ گے تو میں تمہارے اقتدار کی پوری عمارت کو زمین بوس کردوں گا۔ تم سے ملک نہیں سنبھالا جارہا، بلوچستان تمہارے ہاتھ سے نکل رہا ہے، خیبر پختونخواہ تمہارے ہاتھ سے نکل رہا ہے وہاں حکومت کی رٹ ختم ہو چکی ہے، مسلح قوتیں وہ اپنے گرفت مضبوط کررہی ہے، اپنا رٹ مضبوط کررہی ہے اور تم لگے ہو اس پر کہ مدرسے پر پابندی کیسی لگائی جائے۔ تم لگے ہو اس بات پر کہ قادیانیوں کو

مسلمان کیسے ڈیکلیئر کیا جائے گا، تم لگے ہو اس بات پر کہ اسرائیل کو تسلیم کیسے کرایا جائے گا۔ تمہارا باپ بھی یہ مقصد پورا نہیں کر سکے گا اور تمہارا یہ خواب کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔

میرے محترم دوستو! میں نے تو اسمبلی میں بھی کہا تھا کہ یہ جو تم لوگوں سے ٹیکس وصول کرتے ہو، یہ قوم عادی ہو چکی ہے اس نے انگریز کو بھی ٹیکس نہیں دیا تھا۔ انگریزی نظام کے تسلسل کو بھی یہ لوگ ٹیکس نہیں دے رہے ہیں اور ٹیکس تب دیں گے ہم، جب تم ہمیں امن مہیا کرو گے، ہمیں معیشت مہیا کرو گے، ملک کی معیشت تباہ کر دی تم لوگوں نے، ملک کا امن وامان تم نے تباہ کر دیا ہے، جب تم مجھے امن نہیں دے سکتے، جب تم مجھے معاش نہیں دے سکتے کس بنیاد پر تم مجھ سے ٹیکس لینے کے حقدار بن سکتے ہو! بات اصول کی ہے بغیر اصول کے ہم بات نہیں کر رہے۔

تم میرے عقائد کو مت چھیڑو، تم میرے اسلام کو مت چھیڑو، عقیدہ ختم نبوت پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے اور سود کے خاتمے پر پوری قوم متفق ہے، وفاقی شرعی عدالت نے سود کے خاتمے کا فیصلہ کیا، سٹیٹ بینک آف پاکستان اور نیشنل بینک آف پاکستان نے اس کے خلاف اپیلیں واپس لیں، لیکن کچھ بینکوں نے اپیل دائر کی اور اس پر سٹے لیا اور نظر ثانی کے لئے درخواست دی۔ میں نے چند روز پہلے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو خط لکھا ہے اور میں نے ان کو بتایا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے مختصر فیصلے کے بعد جلد از جلد اپنا تفصیلی فیصلہ دیجئے اور دوسرا یہ کہ سود کی حرمت کے حوالے سے عدالت نے فیصلے دیے ہیں اور اس کے خلاف اپیلیں دائر ہوئی ہیں ان اپیلوں کو فوراً نمٹایا جائے، عدالت نے تمام اداروں کو یہ ہدایات کی ہیں کہ پانچ سال کے اندر اندر اپنے مالیاتی نظام کو سود کی آلائش سے پاک کر دے۔ پھر کسی بینک کے سٹے کے اوپر کیسے آپ نے اتنا بڑا فیصلہ روکا ہوا ہے! ان شاء اللہ اس کے لئے بھی تحریک چلائیں گے، اس کے لئے بھی ہم میدان میں رہیں گے، سود کا نظام اللہ سے اور اس کے رسول سے براہ راست جنگ کا نام ہے، کیا کوئی مسلمان یہ سوچ سکتا ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کروں! کیا کوئی سوچ سکتا ہے اس کا اور اس ملک میں ۷۷ سال سے ہم اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ لڑ رہے ہیں۔ کہاں سے رحمت آئے گی! دشمن پر بھی کوئی رحم کر سکتا ہے؟ ان حکمرانوں کی وجہ سے آج ہم من حیث القوم اللہ اور اس کے رسول کے مقابلے میں جنگ پہ اترے ہوئے ہیں، ہم اللہ سے معافی مانگتے ہیں اور اس گناہ کی تلافی کے لئے میں پوری قوم کو متحد ہونے کی دعوت دیتا ہوں اور ان شاء اللہ ہماری اگلی تحریک اس لعنت کو ختم کرنے کے لئے ہوگی، آپ کا اتفاق رائے ہے؟ تو ان شاء اللہ العزیز عقیدہ ختم نبوت پر مجلس تحفظ ختم نبوت جس طرح پہرہ دے رہی ہے ہم اس کے شکر گزار بھی ہیں شاید ہم غافل ہوں لیکن یہ فقیر اس قلعے کے دیواروں پر کھڑے ہو کر چوکیداری کر رہے ہیں، ان شاء اللہ ہم اس تحریک کو آگے بڑھائیں گے اور یہ سلسلہ جلسوں کا چلتا رہے گا، ۱۴ اکتوبر کو مفتی محمود کانفرنس ان شاء اللہ سندھ کے شہر میر پور خاص میں ہوگی اور ان شاء اللہ اسلامیان پاکستان اس میں بھی شرکت کریں گے، اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے قصوروں کو معاف فرما دے۔ اللہ اپنے عفو و کرم کا معاملہ فرمائے۔ وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین!

گولڈن جوبلی کانفرنس میں مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کا خطاب

مولانا محمد وسیم اسلم

الحمدللہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ ولا رسول بعدہ ولا معصومہ بعدہ ولا امۃ بعد امتی ولا کتاب بعد کتابی، اما بعد!

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم...... بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر، صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علیٰ ذلک لمن الشاہدین والشاکرین والحمدللہ رب العالمین.

وقت کے اختصار کی وجہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور جمعیت علماء اسلام پاکستان کو اس عظیم الشان، تاریخ ساز، فقید المثال گولڈن جوبلی ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے وابستہ ہزاروں دینی مدارس وجامعات، لاکھوں اساتذہ وطلباء اور دیگر جن جماعتوں نے علماء نے اور افراد نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں کردار ادا کیا ان سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد اختصار کے ساتھ چند باتیں عرض کرنا چاہوں گا۔

آپ عوام سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ جاگتے رہیے، آپ بیدار رہیے، ۵۰ سال پہلے پاکستان کی اسمبلی نے جو تاریخ ساز اور عہد ساز فیصلہ کیا تھا جہاں آج ہم اس کی گولڈن جوبلی منا رہے ہیں اس پر کئی مرتبہ شب خون مارا گیا، مختلف حکومتوں میں اس قانون اور دستوری ترمیم کو کمزور کرنے کی، اسے غیر مؤثر کرنے کی کوشش کی گئی، مگر ان قائدین کی بیداری کی وجہ سے اور آپ کے ولولے کی وجہ سے ۵۰ سال کے طویل زمانے میں یہ سازشیں کامیاب نہ ہو سکیں۔ آپ سے میری پہلی اپیل یہ ہے کہ آج کے اس تاریخ ساز اجتماع سے یہ پیغام لے کر جائیے کہ آپ نے قادیانیوں ومرزائیوں کو مسلمان کرنے کی کوشش کا آغاز کرنا ہے۔ پہلے بھی یہ کوششیں ہو رہی ہیں آج سے نئے ولولے اور جذبے کے ساتھ ہم قادیانیوں کو حضور کی غلامی میں آنے اور ختم نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ آپ جاگتے اس لئے رہیے کہ آج پاکستان کا جغرافیہ بھی خطرے میں ہے، نظریہ بھی خطرے میں ہے۔ بلوچستان جل رہا ہے۔ شناختی کارڈ دیکھ کر پنجابیوں کو مارا جا رہا ہے، دشمنوں کی سازش کو ہم نے ناکام بنانا ہے۔ کیونکہ بلوچی بھی ہمارا بھائی ہے، پٹھان بھی ہمارا بھائی ہے، پنجابی بھی ہمارا بھائی ہے، سندھی بھی ہمارا بھائی ہے، سرائیکی بھی ہمارا بھائی ہے، مہاجر بھی ہمارا بھائی ہے اور آج کا یہ مجمع گلگت بلتستان سے کوئٹہ تک، کراچی سے کشمیر تک کا جم غفیر اس بات کی گواہی ہے کہ یہ علماء اتحاد ملت کے داعی ہیں۔ یہ امت کے اتحاد کے دعویدار ہیں۔ یہ جو

لڑائی کی سازش ہے یہ بھی قادیانیوں اور مرزائیوں کی سازش ہے۔آپ نے اس کو بھی ان شاء اللہ ناکام بنانا ہے۔

تیسری بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاکستانی افواج کے سپہ سالار محترم جناب حافظ جنرل عاصم منیر صاحب نے کہا چند دن پہلے ایک اجتماع میں کہ:''جو شریعت کو نہیں مانتا، جو پاکستان کے آئین کو نہیں مانتا، ہم اس کو پاکستانی نہیں مانتے۔''

میں آج اس مجمع کو گواہ بنا کر پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بات سپہ سالار نے، افواج پاکستان کے سربراہ نے درست کہی کہ ''جو اسلام کو نہیں مانتا، دستور پاکستان کو نہیں مانتا، وہ پاکستانی نہیں ہے۔''؟

میں آپ سے پوچھتا ہوں: ہاتھ اٹھا کر جواب دیجیے گا کہ کیا قادیانی اسلام کو مانتا ہے؟

آپ کی آواز آنی چاہئے۔ بلند آواز سے اور ہاتھوں کو لہرا کر بتایئے کیا قادیانی مرزائی اسلام کو مانتا ہے؟ شریعت کو مانتا ہے؟ کیا وہ پاکستان کے آئین کو مانتا ہے؟ کیا وہ پاکستان کے دستور کو مانتا ہے؟ نہیں!

جب یہ مرزائی اسلام کو بھی نہیں مانتے، یہ آئین کو بھی نہیں مانتے، یہ دستور کو بھی نہیں مانتے تو پھر بتایئے کہ سپاہ سالار کے قول کے مطابق یہ پاکستانی ہیں، یا پاکستانی نہیں ہیں؟ (مجمع کی آواز کہ) ''نہیں ہیں!''

تو جب یہ پاکستانی نہیں ہیں تو حقوق کی کیا بات کی جاتی ہے؟ پھر رائٹس کی کیا بات کی جاتی ہے؟

اس لئے پہلے دستور کو مانو، آئین کو مانو، جس حقوق کی بات کرتے ہو وہ آئین دیتا ہے وہ دستور دیتا ہے۔

جب تم دستور نہیں مانتے، آئین نہیں مانتے، قانون نہیں مانتے، تو پھر تمہارا کوئی حقوق کا مطالبہ باقی نہیں رہ جاتا۔

ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں کہ چیف جسٹس آف پاکستان نے ۲۲/اگست کی سماعت کے دوران قادیانیوں کو کہا:''تمہارے پاس دو ہی راستے ہیں یا مسلمان ہو جاؤ یا پاکستان کے آئین اور دستور کو مانتے ہوئے اپنے آپ کو غیر مسلم مان لو۔تمہارے پاس کوئی تیسرا راستہ نہیں ہے''

اس لئے قادیانی یا تو مسلمان ہو جائیں، یا دستور کو مان لیں۔اگر وہ دستور کو نہیں مانتے اور وہ مسلمان بھی نہیں ہوتے تو آج میں اس مجمع میں مطالبہ کرتا ہوں کہ پھر''پاکستان کی حکومت جس طرح دہشت گردوں کو غدار قرار دیتی ہے، باغی قرار دیتی ہے، تو ریاست پاکستان مرزائیوں اور قادیانیوں کے بھی غدار ہونے کا اعلان کرے اور ان پر غداری کا مقدمہ چلائے۔

آخری بات کہتا ہوں میرے دوستو اور بھائیو! آج سے آپ یہ پیغام لے کر جائیں گے کہ آپ نے جگہ جگہ ان کو اسلام کی دعوت دینی ہے۔وہ اگر پاکستان کے آئین کو نہیں مانتے تو ان کو پھر پاکستان میں رہنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔وہ اپنی دستوری اور آئینی حیثیت کو پہلے تسلیم کریں۔

آپ نے جاگتے رہنا ہے۔سپریم کورٹ کا فیصلہ مختصر آیا۔اگرچہ اس مختصر میں بھی بہت سارے سوالات پیدا ہوتے ہیں، لیکن ہم نے قبول کیا۔اس لئے کہ انہوں نے قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت

برکاتہم اور تمام مکاتب کے اکابرین کی موجودگی میں کہا، شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم سے کہا: میں کھلے دل سے اپنی غلطی کا اقرار بھی کرتا ہوں، میں اس کو ٹھیک بھی کروں گا۔‘‘

لیکن میرا سوال ہے کہ ۲۲؍اگست سے آج ۱۷ دن ہو گئے ہیں۔ ابھی تک تفصیلی فیصلہ کیوں جاری نہیں کیا گیا؟ یہ تاخیر شکوک وشبہات پیدا کر رہی ہے اور میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ آپ کے دائیں بائیں وہ لوگ ہیں جو قادیانیوں کے سہولت کار ہیں۔ آپ ان کو پہچانیں، ان مارِ آستین کو الگ کریں۔ انہوں نے ۶؍فروری اور ۲۴؍جولائی کا فیصلہ آپ سے غلط کروایا۔ یہ مس گائیڈ آپ کو کر رہے ہیں۔ سپریم کورٹ کے وقار کو مجروح کر رہے ہیں۔ وہی اس فیصلے میں تاخیر کر رہے ہیں اور وہ اپنے نظریے کا پورے ملک پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔

ہم آج اعلان کرتے ہیں کہ ہم چوکیدار تھے، چوکیدار ہیں اور چوکیدار رہیں گے۔ ہم ختم نبوت کے چوکیدار ہیں۔ ہم تحفظ ناموس رسالت کے چوکیدار ہیں۔ ہم اسلامی آئین اور دستور کے چوکیدار ہیں۔ ہم تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے چوکیدار ہیں۔ ہم دینی مدارس وجامعات کے چوکیدار ہیں۔ اگر آپ نے اس فیصلے کو اس لئے مؤخر کیا ہے کہ جذبات ٹھنڈے ہو جائیں، تو یاد رکھئے کہ ہر آنے والے دن میں جذبات اور آگے بڑھیں گے۔ ہم امید رکھتے تھے کہ آپ سات ستمبر سے پہلے تفصیلی فیصلہ جاری کر دیں گے، مگر آپ نے تفصیلی فیصلہ جاری نہ کر کے بہت سے سوالات کو خود جنم دے دیا ہے۔ آپ ملک کا اضطراب بے چینی اور ملک کے اندر اشتعال کو اگر ختم کرنا چاہتے ہیں تو ۱۲؍ربیع الاوّل سے پہلے پہلے اپنا تفصیلی فیصلہ جاری کریں اور عہد کے مطابق کریں، سماج کے مطابق کریں۔ اگر اس میں کوئی جھول ہوا تو پھر یاد رکھیں، ان شاء اللہ! سب سے زیادہ طاقتور عشق مصطفیٰ ہے اور سب سے بہادر عاشقان مصطفیٰ ہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین!

تحفظ ختم نبوت علماء کرام وائمہ حضرات کنونشن بھکر

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۴؍اگست ۲۰۲۴ء کو بمقام: طٰہٰ میرج ہال دریا خان روڈ نزد ابراہیم ٹاؤن بھکر میں مینار پاکستان گولڈن جوبلی کی تیاری کے سلسلہ میں کنونشن منعقد ہوا۔ جس کی سرپرستی جناب محترم ڈاکٹر دین محمد فریدی بزرگ رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر نے کی، صدارت مولانا قاری عبدالرزاق الحسینی ناظم تبلیغ نے جبکہ نگرانی جناب محترم قاری حمید احمد امیر محترم نے کی۔ نقیب محفل جناب مولانا محمود حسن فریدی تھے۔ کنونشن کا آغاز قاری حسین احمد حسینی کی تلاوت کلام مجید سے ہوا۔ نعتیہ کلام محترم جہانگیر خان بلوچ نے پیش کیا۔ بیانات مولانا قاری عبدالرزاق الحسینی، مبلغ مولانا محمد نعیم، مولانا عبدالقادر جنید کے ہوئے۔ امیر مجلس محترم قاری حمید احمد نے تمام کنونشن میں شریک علمائے کرام اور ائمہ حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا فرمایا۔ آخر میں محترم رانا ابراہیم نے ترانہ ختم نبوت پیش کیا۔ قاری جمیل احمد نے اختتامی دعا کروائی اور یہ بابرکت کنونشن اختتام کو پہنچا۔ (عبدالوہاب بھکر)

آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس اسلام آباد

(بمقام: رمادہ ہوٹل اکلب روڈ اسلام آباد، منعقدہ: ۱۳؍اگست ۲۰۲۴ء)

مولانا محمد وسیم اسلم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام رمادہ ہوٹل اسلام آباد میں دینی جماعتوں کے راہنماؤں کا سربراہی اجلاس ۱۳؍اگست ۲۰۲۴ء صبح ساڑھے گیارہ بجے سے نماز عصر تک منعقد ہوا۔جس کی سرپرستی امیر مرکزیہ حضرت حافظ محمد ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم نے اور صدارت قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے کی۔مرکزی نائب امیر حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے اجلاس کی غرض وغایت بیان کی۔

پہلی نشست

کانفرنس کا آغاز وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری زیدمجدہ کی تلاوت سے ہوا۔نعتیہ کلام سید سلمان گیلانی نے پیش کیا۔

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن دامت فیوضہم نے صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا۔انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کا یہ نمائندہ دینی قومی اجتماع وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کو درپیش سیاسی، انتظامی، معاشی دینی، تہذیبی، مسائل ومشکلات پر شدید اضطراب اور بے چینی کا اظہار کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ قومی معاملات میں مسلسل بیرونی دخل اندازی اور دستورِ شریعت کے ناگزیر تقاضوں سے صرفِ نظر کا یہ منطقی نتیجہ ہے جو موجودہ قومی خلفشار اور مختلف النوع بحرانوں کی صورت میں پاکستانی قوم کے لئے وبال جان بنتا جارہا ہے جبکہ آج بھی اس دلدل سے نکلنے کا واحد راستہ بیرونی مداخلت سے آزادی اور خودمختاری کی بحالی اور دستورِ شریعت کی بالادستی میں ہے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نظریاتی اور ثقافتی تہذیبی شناخت کا تحفظ اور دستور کے مطابق ملی مسائل مثلاً دستور کی اسلامی دفعات کے عملداری عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے پاسداری اور شرعی قوانین وروایات کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے تمام دینی وسیاسی حلقوں، قومی طبقات اور ریاستی اداروں کا کردار ضروری ہے اس معاملے میں اداروں اور طاقتوں کی طرف سے پاکستان کے دستور وقانون کے بارے میں یک طرفہ موقف کا بار بار اظہار اور اس کے لئے سیاسی، معاشی اور بیرونی دباؤ پاکستانی قوم کے عقیدے وایمان اور حمیت واہمیت کو چیلنج کرنے کی حیثیت رکھتا ہے۔قومی اداروں کا اس دباؤ سے مرعوب ہو کر عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ اور شرعی قوانین اور تہذیبی روایات کے بارے میں اپنے فیصلوں میں ابہام پیدا کرنا قومی تقاضوں کے اکثر منافی ہے۔جس کا

پوری قوم کو متحد ہو کر سامنا کرنا ہوگا۔ اس کی تازہ ترین مثال قادیانی مبارک ثانی کیس میں سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے جس میں آئین، قانون، شریعت، ملی تقاضوں اور قومی جذبات و احساسات کو یکسر نظرانداز کرتے ہوئے شہری حقوق کے نام سے قادیانیوں کے لئے سہولت کاری کا ماحول پیدا کیا گیا ہے۔

حالانکہ قادیانیوں نے دستور و قانون کے فیصلوں کو تسلیم کرنے سے مسلسل انکار کر رکھا ہے، بجائے خود دستور کی رٹ کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے اور اس کا نوٹس لینا اعلیٰ عدالتوں کی بہرحال ذمہ داری ہے۔ چنانچہ یہ اجتماع عدالت عظمیٰ کے مذکورہ فیصلے کو غیر آئینی، غیر قانونی اور غیر شرعی قرار دیتے ہوئے مسترد کرتا ہے اور مطالبہ ہے کہ اس فیصلے کو ازخود نظرثانی کر کے دینی اور قومی تقاضوں اور دستور و قانون کے فیصلوں پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے اور قادیانیوں کو دستور و قانون کا پابند بنانے کے لئے تمام ضروری اقدامات کا اہتمام کیا جائے۔ یہ اجتماع تمام دینی و سیاسی جماعتوں، ارکانِ پارلیمنٹ اور ریاستی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے حوالے سے پیدا کئے جانے والی ابہامات اور کنفیوژن کا فوری نوٹس لے کر ملک کی اسلامی شناخت اور مسلم امت کے عقیدہ کے پاسداری میں اپنا کردار ادا کرے۔

ازاں بعد امیر مرکزیہ حضرت خاکوانی دامت برکاتہم نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس اجلاس کی غرض و غایت حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے ارشاد فرما دی ہے۔ آپ جو متفقہ رائے پیش کریں، اس کو پُرامن طریقہ سے آگے چلایا جائے گا۔ یہ عنوان تکمیل دین کا ہے جو اس کو اپنائے گا اس کو خلد بریں میں جنت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ یہ ایک قانونی جنگ ہے، ہمارا حق ہے کہ ہم اس دباؤ کا مقابلہ کریں۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ نے عدالتی فیصلہ کے نقائص پر سیر حاصل گفتگو کی، ان کا مکمل بیان اسی شمارہ میں دوسری جگہ ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

سیالکوٹ کے پیر نصیر احمد گیلانی نے کہا کہ ختم نبوت کے قوانین حتمی ہیں، ان پر مکمل عملدرآمد کا مطالبہ کیا جائے، اس میں کمیٹی بنانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

چنیوٹ کے ایم پی اے مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمائے اسلام کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے وقت کی نزاکت محسوس کرتے ہوئے یہ اجتماع منعقد کیا، انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو حقوق دینے کی بات کی جاتی ہے جب کہ انہیں آئین و قانون کا پابند نہیں بنایا جاتا۔ انہوں نے پارلیمنٹ کے سامنے دھرنا دینے کی تجویز پیش کی۔

اسلام آباد و راولپنڈی کے علمائے کرام کی نمائندگی مولانا قاضی عبدالرشید اور مولانا ظہور احمد علوی نے کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہاؤس جو فیصلہ کرے گا، اسلام آباد و راولپنڈی کے علمائے کرام ہراول دستہ کا کردار ادا کریں

گے۔ نیز انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۹؍اگست کو سپریم کورٹ کے سامنے مظاہرہ کا اعلان کر چکے ہیں۔ اس کی تائید کی جائے، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ تائید ہے۔

جنرل حمید گل کے فرزند جناب عبداللہ گل نے کہا کہ یہ فیصلہ مبارک ثانی قادیانی ان ججز کا نہیں، باہر سے آیا ہے، ہم اسے مسترد کرتے ہیں۔ نیز سپریم کورٹ کے سامنے دھرنا کی تجویز پیش کی۔

مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ نے تمام زعماء کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور تشریف لائے۔ مجلس نے اپنی روایات کے مطابق پوری امت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا، ہم یہ فیصلہ مسترد کرتے ہیں۔ عدالت دفعہ ۱۸۸ کے تحت اپنا فیصلہ خود تبدیل کرے۔

جماعت اسلامی پاکستان کے مرکزی نائب امیر جناب لیاقت بلوچ نے کہا کہ تمام دینی قوانین کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ نیز سپریم کورٹ کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ تشریح کے عنوان پر لاقانونیت پیدا کرے۔ یہ فیصلہ قوم کے لئے قابل قبول نہیں۔ یہ غیر دانش مندانہ فیصلہ اور اس پر ڈٹ جانا یہ اپنی انا کی خاطر پوری قوم کے نظریات واحساسات کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۷ستمبر لاہور کی گولڈن جوبلی کانفرنس میں تمام مکاتب فکر شرکت کریں۔ عدلیہ اپنے فیصلہ کو خود درست کرے۔

مولانا حامد الحق حقانی نائب مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس نازک موقع پر قوم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے متفقہ موقف اپنانے کا موقع دیا۔ اس سلسلہ میں ہم آپ کے شانہ بشانہ ہیں۔ کیونکہ یہ فیصلہ قرآن وسنت اور آئین وقانون کے خلاف ہے اور یہ بیرونی ایجنڈا ہے۔

دوسری نشست:

ظہر کی نماز اور کھانے کے وقفہ کے بعد دوسری نشست منعقد ہوئی۔ تلاوت مولانا قاضی احسان احمد نے کی۔ نعت حضرت الامیر دامت برکاتہم کے رفیق سفر جناب محمد جعفر نے پیش کی۔ مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ کراچی نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی رو سے قادیانی کسی قسم کی نہ تبلیغ کر سکتے ہیں اور نہ ہی لٹریچر تقسیم کر سکتے ہیں۔ یہ آرڈیننس جب کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی آج تک کیا گیا تو یہ آرڈیننس سب پر حاوی ہے۔ سپریم کورٹ نے اس کی خلاف ورزی کی۔

مولانا قاضی مشتاق احمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی، فیصل آباد سے مولانا قاری عزیز الرحمٰن رحیمی، لاہور سے قاری علیم الدین شاکر، مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی امیر سید کفیل شاہ بخاری، مولانا امجد خان نے مذکورہ بالا آراء وتجاویز کی بھرپور تائید کی۔

جمعیت علمائے پاکستان نورانی کے سربراہ مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ اس فیصلہ نے پوری قوم کو اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے۔ قوم اس اجلاس کا انتظار کر رہی تھی۔

آخر میں قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے اعلامیہ پیش کیا جو کہ درج ذیل ہے:

آل پارٹیز کانفرنس کا متفقہ اعلامیہ

۱...... چیف جسٹس آف پاکستان اس امر کو تسلیم کریں کہ قادیانی مبارک احمد ثانی کیس میں اس کے ۲؍فروری اور ۲۴؍جولائی ۲۰۲۴ء کے فیصلے متنازع ہیں، اس فیصلے کو قرآن وسنت اور آئین کے مطابق کرنے کے لئے چیف جسٹس آئین کے مطابق از خود انتظام کرے اور فیصلہ درست کرے۔

۲...... امتناع قادیانیت آرڈیننس اور تمام اسلامی قوانین کی حفاظت کے لئے ہر قدم اٹھایا جائے گا اور اسلامی قوانین اور شعائر اسلام کی ہر قیمت پر تحفظ کی جائے گی۔

۳...... ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء آئین پاکستان میں تحفظ ختم نبوت کے آئینی ترمیم کے ۵۰ سال مکمل ہونے پر ۷؍ستمبر ۲۰۲۴ء لاہور مینار پاکستان پر ختم نبوت کانفرنس ملت اسلامیہ پاکستان کی متفقہ مشترکہ تاریخ ساز کانفرنس ہوگی، جس میں آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔

(اور میں (مولانا فضل الرحمٰن) اس اعلامیہ کا حصہ بنانا چاہوں گا اس بات کو کہ ۷؍ستمبر ۲۰۲۴ء کو لاہور مینار پاکستان پر جو ایک ملک گیر اجتماع ہوگا اور جس میں ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کی ترمیم کی یاد منائی جائے گی، اسے یوم الفتح کے طور پر منایا جائے گا، میں واضح اعلان کرتا ہوں کہ اس کے بعد پھر ہم مزید اگلے اقدام کا فیصلہ کریں گے ممکن ہے یہ کانفرنس جو وہاں منعقد ہوگی وہ ایک بحر بے کنار ہوگی لیکن اسی سے ہی ایک ایسا سیلاب اٹھے گا جو پھر ملک میں ان قوتوں کو بہا کر لے جائے گا اور یہ ہم سنجیدگی سے کہہ رہے ہیں، ہمارے تمام ادارے ہمارے اس فیصلے کو سنجیدگی سے اس کا نوٹس لیں، عدالت اس کا نوٹس لے، عدالت مادر پدر آزاد نہیں ہیں! وہ قرآن وسنت کی پابند ہے، وہ آئین پاکستان کی بھی پابند ہے، وہ قانون کی بھی پابند ہے اور اس کی پابندی کرتے ہوئے اپنے خیالات ونظریات اور اپنے اندر کا جو خبث باطن ہے اس کی بنیاد پر ہمیں اپنے نظریات ہمارے اوپر مسلط نہ کریں نہ ہم ان کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔

۴...... غیر آئینی، غیر قانونی اور غیر شرعی اور اپنے حلف کے برعکس متنازعہ فیصلہ کرنے والے ججوں کے خلاف حکومت پاکستان فوری طور پر سپریم جوڈیشل کونسل کو ریفرنس بھیجیں، نیز آل پارٹیز کانفرنس کی جانب سے بھی ان ججوں کے خلاف ریفرنس دائر کیا جائے گا۔

۵...... آل پارٹیز کانفرنس پارلیمانی کمیٹی کو مشترکہ موقف سے آگاہ کررہی ہے۔

تو یہ ہمارا اعلامیہ ہے اسی پر اب دعا کرلیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور ہم حق پر ہیں ان شاء اللہ! اور ہمارا موقف صحیح ہے اللہ تعالیٰ حق والوں کا ساتھ دیتا ہے، اللہ ہمارے دلوں میں اخلاص بھردے جو کام اخلاص سے شروع ہوتا ہے اللہ کی مدد غیب سے آتی ہے اور ان شاء اللہ کامیابی آپ کا قدم چومے گی۔

شرکاء اجلاس

☆ ...... مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب، امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
☆ ...... زیر صدارت مولانا فضل الرحمٰن صاحب، امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان
☆ ...... مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان
☆ ...... مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
☆ ...... مولانا عبدالغفور حیدری صاحب، جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام پاکستان
☆ ...... مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب، مرکزی ناظم اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
☆ ...... مولانا محمد امجد خان صاحب، ڈپٹی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام پاکستان
☆ ...... محمد اسلم غوری صاحب ناظم اطلاعات ونشریات جمعیت علماء اسلام پاکستان
☆ ...... جناب لیاقت بلوچ صاحب، نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان
☆ ...... مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
☆ ...... مولانا ابوالخیر محمد زبیر صاحب، سربراہ جمعیت علماء پاکستان نورانی گروپ
☆ ...... مولانا قاضی احسان احمد صاحب مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
☆ ...... مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی صاحب صوبائی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پی کے
☆ ...... جناب سید محمد کفیل بخاری صاحب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
☆ ...... مولانا محمد الیاس چنیوٹی صاحب صدر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ
☆ ...... مولانا حامد الحق حقانی صاحب جمعیت علماء اسلام (س) پاکستان
☆ ...... مولانا مفتی منیب الرحمٰن صاحب تنظیم المدارس پاکستان
☆ ...... مولانا قاری محمد یاسین ظفر صاحب وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان
☆ ...... جناب عبداللہ گل صاحب　☆ ...... سید سلیمان گیلانی شاہ صاحب لاہور سمیت
☆ ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا حافظ محمد انس ملتان، مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا عبدالوحید قاسمی، مولانا محمد طارق معاویہ، مولانا مفتی عبدالرشید، مولانا محمد آدم خان۔ وفاق المدارس کے مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا عبدالقدوس محمدی، مولانا عبدالمجید ہزاروی جمعیت علمائے اسلام، جمعیت علمائے پاکستان نورانی گروپ ڈاکٹر ظفر اقبال جلالی، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا نذیر احمد فاروقی، راؤ عبدالرحیم ایڈووکیٹ، جناب جلال الدین خان ایڈووکیٹ پشاور نے شرکت کی۔

آل پارٹیز کانفرنس سے مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ کا خطاب

(بمقام رمادہ ہوٹل اسلام آباد منعقدہ ۱۳/اگست ۲۰۲۴ء)

ضبط وترتیب: مولانا محمد وسیم اسلم

الحمدللہ رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی الہ وصحابہ اجمعین و من تبعھم باحسان الی یوم الدین، اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم، و قاتِلُوھُم حتّٰی لا تَکُوْن فتنۃٌ وّ یکون الدّیْنُ کلہٗ للّٰہ، صدق اللہ العظیم!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا صمیم قلب سے شکرگزار ہوں کہ انہوں نے ایک انتہائی، اہم اور حساس موضوع پر اس اجتماع کا اہتمام فرمایا۔ آج ''کُل جماعتی تحفظ ناموس رسالت کانفرنس''، سپریم کورٹ کے حالیہ متنازع فیصلوں کے حوالے سے انعقاد پذیر ہے۔

سپریم کورٹ نے ۶ فروری ۲۰۲۴ء کو، اوراس کے بعد ۲۴ جولائی ۲۰۲۴ء کو جو فیصلہ دیا، ان دونوں فیصلوں نے پورے ملک کے کروڑوں مسلمانوں میں اضطراب اور بے چینی پیدا کر دی ہے۔ سپریم کورٹ کا پہلا فیصلہ ۶/فروری جتنا متنازع تھا، ۲۴ جولائی کا فیصلہ اس سے بھی زیادہ متنازع ہے۔ ان دونوں فیصلوں نے ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے جو کئی سالوں پر محیط جدوجہد اور قربانیاں تھیں اس کو شدید متاثر کیا ہے۔

صورت حال یہ ہے کہ قادیانی مبارک ثانی نے ''تفسیر صغیر'' کے نام سے کتاب کو تقسیم کیا جو کہ قانوناً جرم ہے۔ اس تفسیر میں قرآن کریم کی تحریف کی گئی ہے۔ یہ تحریف شدہ کتاب تقسیم کی جارہی تھی۔ جبکہ ملک کا قانون یہ ہے کہ قادیانی غیر مسلم بھی ہیں اور وہ اسلامی اصطلاحات اور شعائر کو استعمال بھی نہیں کر سکتے۔ کسی کتاب کا نام ''قرآن'' رکھنا یہ جرم ہے کہ وہ کتاب قرآن تو نہ ہو، مگر اس کو قرآن کہا جائے۔ اسی طرح یہ بھی جرم ہے کہ قرآن کریم کی وہ تفسیر جس میں معنوی تحریف کی گئی ہو اسے ''تفسیر'' کہا جائے۔ چنانچہ وہ تحریف شدہ کتاب تقسیم کررہا تھا، جس میں اسلامی اصطلاحات استعمال کی گئی تھی۔ ایف آئی آر میں مجرم پر جو اعتراضات تھے، وہ صرف یہ نہیں کہ قرآن کریم کی ایک تحریف شدہ تفسیر کو قرآن کا نام دیا گیا، بلکہ اس کے علاوہ ایف آئی آر میں موجود ہے کہ قادیانیوں کی جانب سے ''مدرسۃ البنات'' کا لفظ لکھا گیا، حضرت عائشہؓ کا نام لکھا گیا، یعنی وہ اصطلاحات لکھی گئیں جو مسلمانوں کے ساتھ خاص ہیں، قانوناً جنہیں قادیانی استعمال نہیں کرسکتے۔ تمام تر قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس تفسیر کے ٹائٹل پر اور اس تفسیر کے مواد میں یہ تمام چیزیں غیر قانونی شامل تھیں۔

سپریم کورٹ نے اپنے ۶ فروری کے فیصلے میں جگہ جگہ اس کو ممنوعہ کتاب کہا۔ جبکہ صورت حال یہ ہے کہ یہ صرف ممنوعہ کتاب ہی نہیں، صرف یہ بین شدہ کتاب ہی نہیں، بلکہ یہ تحریف شدہ کتاب بھی ہے۔ کسی کتاب کا بین ہونا اور نوعیت رکھتا ہے جبکہ اس کتاب میں قرآن کریم کی تحریف کا ہونا یہ جرم کی سنگینی اور اس کی نوعیت کو بدل دیتا ہے۔ اس لئے یہ صرف ممنوعہ کتاب نہیں ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے فروری اور جولائی کے دونوں فیصلوں میں بار بار یہ حوالے دیئے ہیں کہ ''ممنوعہ کتاب، بین شدہ کتاب'' جب کہ یہ (تفسیر صغیر) تحریف شدہ کتاب ہے۔ قرآن کریم کی تحریف لفظاً ہو یا معناً، یہ جرم ہے۔

آپ حضرات تو ماشاء اللہ! اہل علم ہیں، میں آپ کے لئے نہیں بلکہ دوسرے رفقاء کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ قرآن کریم صرف الفاظ کا نام نہیں ہے، بلکہ قرآن ''الفاظ اور معنیٰ'' دونوں کا نام ہے۔ **وهو اسم للنظم والمعنى جميعاً** جیسے قرآن کریم کے الفاظ میں تحریف جرم ہے قرآن کریم کے ترجمے میں اور معنیٰ میں تحریف بھی جرم ہے۔

اگر آپ دیکھیں کہ جتنے بھی فتنے آئے ہیں ان میں سے کسی نے قرآن کے الفاظ میں تحریف کی جرات نہیں کی، بلکہ معنیٰ میں تحریف کی ہے۔ کیا قادیانی ''**ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النّبيين**'' ان الفاظ کا انکار کرتے ہیں؟ قطعاً نہیں انکار کرتے، اس کے آیت قرآنی ہونے کا انکار نہیں کرتے، مگر خاتم النّبیین کے معنیٰ میں تحریف کرتے ہیں۔ اسی طرح ''**ومبشراً برسول ياتى من بعد اسمه احمد**'' ان الفاظ قرآنیہ کا نہیں کرتے۔ بلکہ اس میں تحریف کرتے ہیں اور اس سے مراد نعوذ باللہ مرزا غلام احمد کو لیتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد ''احمد'' کی بشارت دی ہے یعنی غلام احمد کی۔ اس لئے وہ اپنے نام کے ساتھ احمدی لگاتے ہیں۔ مسیلمہ کذاب نے قرآن کے الفاظ میں تحریف نہیں کی تھی، بلکہ معنیٰ میں تحریف کی تھی۔

تو اس لحاظ سے میری یہ درخواست ہے:

پہلی بات یہ کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے پیراگراف نمبر دو میں ایک بات کہی گئی پھر باقی پیراگراف اس کی بنیاد پر بنائے گئے۔ پیراگراف نمبر دو میں یہ کہنا کہ ''یہ ممنوعہ کتاب ہے'' یہ بات غلط ہے۔

یہ ممنوعہ کتاب نہیں ہے بلکہ یہ تحریف شدہ کتاب ہے۔ قرآن کریم کے ترجمے میں تحریف ہے اور ہمارے ملک کا قانون قرآن کریم میں تحریف کی اجازت نہیں دیتا۔

دوسری بات یہ کہ ہمارے یہاں جو ''پنجاب قرآن بورڈ'' کا ''قرآن ایکٹ'' ہے، اس کی رو سے کسی کو اجازت نہیں ہے کہ وہ قرآن کریم کا متن بھی بغیر اجازت کے شائع کرے۔ اسی طرح قرآن کریم کا ترجمہ وتفسیر بھی بغیر اجازت کے شائع نہیں کر سکتا۔ جبکہ یہ تحریف شدہ تفسیر بغیر اجازت کے اور بغیر کسی قانونی سٹرفکیٹ کے شائع کی گئی۔ لہٰذا یہ شریعت کے بھی خلاف اور قانون کے بھی خلاف ہے۔

پھر اس کے بعد جیسے حضرت مولانا (فضل الرحمٰن صاحب) نے فرمایا سپریم کورٹ میں کیس صرف یہ تھا

کہ: اس مبارک ثانی قادیانی نے ضمانت کی درخواست دی۔ اب سپریم کورٹ کی یہ صوابدید پر ہے کہ وہ ضمانت لینا چاہے تو لے، مگر سپریم کورٹ نے آگے بڑھ کر صرف یہ نہیں کہ ضمانت اس کی لی، بلکہ اس کیس میں، مقدمہ میں جو دفعات تھیں ۲۹۸ سی اور ۲۹۵ بی یہ دفعات بھی ختم کر دیں، اور یہ کہا کہ متعلقہ محکمہ پولیس اور ادارے اگر مطالعہ کر لیتے قرآن کا اور آئین وقانون کا، تو یہ دفعات نہ لگتیں۔

حالانکہ اگر سپریم کورٹ خود صحیح معنوں میں مطالعہ کر لیتی تو وہ ان دفعات کو کبھی حذف نہ کرتی۔ اس لئے کہ اس ایف آئی آر میں واضح موجود ہے کہ ان دفعات کا جرم اس نے کیا ہے، تب ہی یہ دفعات اس پر لگائی گئیں۔ جج صاحبان نے اپنی حد سے تجاوز یہ کیا کہ یہ دفعات ختم کر دیں، جس کا سپریم کورٹ کو کوئی حق حاصل نہیں تھا۔

پھر ابھی اس کو ٹرائل کورٹ میں جانا تھا یہ فیصلہ تو ٹرائل کورٹ نے کرنا تھا کہ ایف آئی آر میں جو الزامات ہیں، کیا وہ جرم واقعتاً اس نے کیا ہے یا نہیں؟ اس پر ۲۹۵ بی اور ۲۹۸ سی لگتی ہے یا نہیں؟ یہ فیصلہ ٹرائل کورٹ نے ابھی کرنا تھا، مگر سپریم کورٹ نے اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے، یا حد سے بڑھتے ہوئے ان دفعات کو ختم کیا اور اس مجرم کو بری کر دیا۔ اور کہا کہ یہ دفعات اس پر لگتی ہی نہیں ہیں۔

جب فروری کے فیصلے پر پورے ملک میں شور اٹھا تو سپریم کورٹ نے اسلامی نظریاتی کونسل سمیت دس (۱۰) اداروں سے رہنمائی مانگی، ان میں سے پانچ اداروں نے متفقہ طور پر اپنا مؤقف دیا، سپریم کورٹ کی خواہش اور طلب پر دیا، اور سپریم کورٹ سے یہ کہا کہ آپ نے اپنے فیصلہ میں قرآن کریم کی جن آیات مبارکہ کے حوالے دیئے ہیں، وہ بالکل بے محل اور بے موقع ہیں۔ انہوں (جج صاحب) نے کہا ''لا اکراہ فی الدین'' کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ تو اس سے گویا نتیجہ سپریم کورٹ یہ اخذ کر رہی ہے کہ اگر کوئی قرآن میں تحریف کر کے اسے پڑھاتا ہے، اسے رکھتا ہے، اسے چھاپتا ہے، اسے تقسیم کرتا ہے تو یہ قرآن کی آیت گویا تقاضا کر رہی ہے کہ اس پر کوئی جبر نہیں ہے۔ اس کو اجازت ہے کہ قرآن میں تحریف کرے، اس کو اجازت ہے کہ وہ قرآن میں تحریف شدہ ترجمہ کو پڑھائے، اس کو اجازت ہے کہ وہ تحریف شدہ ترجمہ کو تقسیم کرے اور اس کی اشاعت کرے۔

حالانکہ آپ بتائیے! آپ اہل علم ہیں، کیا ''لا اکراہ فی الدین '' کا یہ معنی ہے؟ کیا ''لا اکراہ فی الدین'' کا یہ ترجمہ ہے؟

''لا اکراہ فی الدین'' کا تمام مفسرین نے یہ ترجمہ کیا کہ: ''کسی کو جبراً مسلمان نہیں کیا جاسکتا۔'' لیکن تمام علمائے کرام، تمام مکاتب فکر، جس میں اہل سنت دیوبند، اہل سنت بریلوی، اہل حدیث مکتب فکر اور اسی طرح باقی تمام نے یہ کہا کہ: ''جو ترجمہ آپ نے کیا ہے وہ غلط کیا ہے۔''

جج صاحب نے اور جگہ بھی قرآن کی آیات سے غلط استدلال کیا، تو ان علماء نے متفقہ طور پر اپنا مؤقف دیا۔ باقی چار پانچ اداروں میں سے بھی چار نے اسی موقف کی حمایت وتائید کی۔ گویا دس (۱۰) میں سے

نو(۹) نے اس موقف کی حمایت کی۔ ایک دسواں ادارہ ’’المورد‘‘ جو کہ غامدی صاحب کا ہے، انہوں نے ہمارے علم کے مطابق تحریراً اپنا مؤقف بھی نہیں دیا۔ لیکن سپریم کورٹ نے امت کے تمام مکاتب فکر کے مسلّمہ علماء اور جمہور علماء کے آیات قرآنیہ کی تفسیر اور تشریح کی بجائے اپنی خودساختہ تفسیر اور تشریح کو کروڑوں مسلمانوں پر مسلط کیا، اور اپنی رائے کو ترجیح دی۔ اپنے نظرثانی فیصلہ میں علماء کرام سے جو رہنمائی مانگی تھی اس کا کہیں ذکر نہیں کیا، بلکہ یہ کہا کہ جو ہم سمجھے ہیں آیات کا مطلب وہ درست ہے اور امت کے علماء جو آیات کا مطلب سمجھے ہیں یا بیان کررہے ہیں وہ غلط ہے۔ چنانچہ اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پورا فیصلہ ہی غلط ہے، اسی طرح اس سے آگے مزید پیراگراف پر غور کریں تو تمام ہی ایسے ہیں۔

پھر جو جولائی میں انہوں نے ریویو کے بعد نظرثانی والا فیصلہ دیا، ایک تو اس میں غیر معمولی تاخیر کی۔ پہلے تو یہ کوشش کی گئی کہ امت کو تقسیم کردیں، جج صاحبان کو اختلاف کا بہانہ مل جائے۔ لیکن اللہ کا شکر ہوا کہ تمام مکاتب فکر نے متفقہ موقف دیا اور سپریم کورٹ کو یہ موقع نہیں مل سکا کہ وہ اختلاف کو بہانہ بنا کر کہہ سکے کہ ان حضرات کی آراء مختلف آئی ہیں۔

سپریم کورٹ کے فروری کے فیصلے کو تمام مکاتب فکر نے رد کیا، ان کے قرآنی آیات سے استدلال کو رد کیا، ان کے مجرم کو بری کرنے کو رد کیا، جو دفعات ایف آئی آر سے نکالیں اس کو رد کیا۔ ان حضرات نے جو اپنا موقف دیا اس کا کہیں حوالہ سپریم کورٹ نے جولائی میں آنے والے اپنے نظرثانی فیصلہ میں نہیں دیا۔ لہٰذا مختصراً میں یہ بات عرض کروں گا کہ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ جو فروری میں آیا وہ جتنا متنازع تھا جولائی کا فیصلہ اس سے بھی زیادہ متنازع ہے۔

جولائی کے فیصلے نے قوم کے اضطراب کو کم کرنے کی بجائے اس میں اضافہ کردیا ہے۔ یعنی وہ بات جو مانگی نہیں گئی وہ دی جارہی ہے۔ جو ابھی ٹرائل کورٹ میں جانا تھا انہوں نے ٹرائل کورٹ سے اس کو نکال دیا، اور نہ صرف یہ کہ اس کو بری کیا بلکہ کیس کو ختم کردیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے ۲۹۵ بی وسی اور ۲۹۸ بی وسی جو دفعات ہے ان کو کمزور کیا ہے اور ان کو غیر مؤثر کردیا ہے۔

لہٰذا میری درخواست یہ ہوگی کہ آج کے اس نمائندہ اجتماع سے پہلا موقف تو یہ آنا چاہیے کہ ہم سپریم کورٹ کے فروری اور جولائی کے دونوں فیصلوں کو مکمل رد کرتے ہیں۔ ہم اس کے رد کرنے کا اعلان کریں کیونکہ یہ فیصلے ابہامات کا اور تضادات کا مجموعہ ہیں۔ یہ فیصلہ غیر آئینی بھی ہے، غیر قانونی بھی ہے، غیر شرعی بھی ہے، غیر منصفانہ بھی ہے اور غیر دانش مندانہ بھی ہے۔ لہٰذا ہمیں بیک زبان سپریم کورٹ کے فروری اور جولائی کے دونوں فیصلوں کو رد کرنا چاہیے، یہ ہمارا موقف ہونا چاہیے اور اس پہ ذرہ برابر ہم کوئی نئی بات نہ کریں۔

اب اس کے بعد حل کیا ہے؟ لائحہ عمل کیا ہونا چاہیے؟ اس سلسلہ میں میری درخواست یہ ہے کہ آج کا یہ نمائندہ اجتماع اس بات کا مطالبہ کرے کہ آرٹیکل ۱۸۸ کے تحت خود سپریم کورٹ اپنے اس فیصلے کی فوری طور پر اصلاح

کرے۔اس کی باقاعدہ ڈیڈلائن دی جائے کہ آنے والے ہفتے میں یا دو ہفتے کے اندر اندر سپریم کورٹ ازخود آرٹیکل ۱۸۸ کے تحت اپنے فیصلے کی اصلاح کرے اور اس کو درست کرے۔ جو متفقہ موقف علمائے کرام نے دیا ہے اس موقف کی روشنی میں سپریم کورٹ اپنے فیصلے کی جلد سے جلد اصلاح کرے۔

ہم سے کہا گیا، بڑی طاقتوں کی طرف سے کہا گیا، بڑے اداروں کی طرف سے کہا گیا، حکومت کی طرف سے کہا گیا کہ آپ لوگ نظرثانی میں چلے جائیں، آپ ریویو میں چلے جائیں۔تو ہم نے ان کو جواب میں کہا کہ اب قانونی طور پر کوئی بھی ریویو میں نہیں جاسکتا، نظرثانی میں نہیں جاسکتا کیونکہ ایک مرتبہ اس پر نظرثانی اور ریویو ہو چکا ہے۔ اب صرف ایک ہی راستہ ہے، وہ یہ ہے کہ سپریم کورٹ ازخود ۱۸۸ کے تحت اپنے فیصلے کی درستگی کرے۔ یا دوسرا راستہ یہ ہے کہ حکومت خود ریویو میں جائے۔ جتنے سپریم کورٹ کے فیصلے آرہے ہیں، حکومت اس میں جا رہی ہے اور حکومت خود اس میں سپریم کورٹ کا دروازہ بار بار کھٹکھٹا رہی ہے۔ایک سے دوسری، دوسری سے تیسری مرتبہ جاری ہے۔

یہ ہمارے ایمان کا مسئلہ ہے، یہ ہمارے عقیدے کا مسئلہ ہے۔ اور میں یہ بات عرض کرتا ہوں کہ ختم نبوت ہمارا ایمان بھی ہے، ہمارا عشق بھی ہے۔ختم نبوت ہمارا عقیدہ بھی ہے، ہماری عقیدت بھی ہے۔ختم نبوت ہمارا ایمان بھی ہے، ہمارا نظریہ بھی ہے۔ ہماری محبت بھی ہے، ہمارا عشق بھی ہے۔ جناب نبی کریم، حضور ﷺ سے ہماری محبت اور ہمارا یہ عقیدہ یہ امت کا اجماعی موقف ہے، امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ یہ ہمارے عقیدے اور ایمان کے خلاف فیصلہ آیا ہے۔ یہ کوئی اور فیصلہ نہیں ہے، اس کو عام فیصلوں کی حیثیت نہیں دی جاسکتی۔

لہٰذا یا تو آرٹیکل ۱۸۸ کے تحت خود سپریم کورٹ اپنا فیصلہ ٹھیک کرے یا حکومت خود ریویو میں جائے، وفاقی حکومت جائے، صوبائی حکومتیں جائیں اگر قانون میں گنجائش ہو تو وہ خود جائیں۔

تیسری بات: میری رائے یہ ہے کہ موقف یہ آنا چاہیے کہ ہم حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ ان ججوں کے خلاف ریفرنس دائر کریں کیونکہ چیف جسٹس سمیت یہ جو تین رکنی بینچ تھا، انہوں نے آئین پاکستان، دستور پاکستان اور اپنے حلف کی خلاف ورزی کی ہے۔لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ وہ ان کے خلاف ریفرنس دائر کریں۔اور اگر (سپریم کورٹ) خود بھی اصلاح کررہی ہے تو اس میں چیف جسٹس کو نہیں ہونا چاہیے، ان تینوں ججوں کو نہیں ہونا چاہیے۔

ان کے علاوہ ججوں کو اس میں ہونا چاہیے۔اگر حکومت ریفرنس نہیں بھیجتی تو میری درخواست ہوگی آج کے اس باوقار فورم سے اور نمائندہ شخصیات سے کہ پھر یہ اتحاد فیصلہ کرے کہ ہم ریفرنس دائر کریں۔ بعض لوگوں نے انفرادی طور پر ان ججوں کے خلاف ریفرنس بھیجا ہے اگر یہ ریفرنس ہماری تمام دینی اور سیاسی جماعتوں کی طرف سے جائے تو اس کا وزن زیادہ ہوگا۔

اس فیصلہ میں قادیانیوں کو تبلیغ کی اجازت دی گئی، ان کو تحریف کی اجازت دی گئی اور یہ کہا گیا کہ جو نجی ادارہ ہوگا، جو ان کا پرائیویٹ ادارہ ہوگا وہاں وہ سب تبلیغ کر سکتے ہیں اور اس کو گھر کی خلوت کی حیثیت حاصل

ہوگی۔اب آپ مجھے بتائیے ! ہم اس وقت ایک پرائیویٹ ہوٹل میں جمع ہیں کیا آپ اس کو گھر کی نجی خلوت کہہ سکتے ہیں؟ کیا آپ اس کو نام دے سکتے ہیں گھر کی نجی خلوت کا؟

ہمارے جتنے بھی مدارس وجامعات ہیں،سکول یونیورسٹیاں کالج ہیں، یہ سب پرائیویٹ ادارے ہیں تو اگرنجی اداروں کو گھر کی خلوت کا حکم ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یونیورسٹیوں میں، کالجوں میں، پرائیویٹ تعلیم اداروں میں، وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ پھر تو تبلیغ کی اجازت دی ہے۔صرف یہ نہیں کہ آپ قادیانیوں کو کہہ سکتے ہیں، نہیں! وہ پاکستان کے اندر مسیحیوں کو،سکھوں کو، ہندوؤں کو ہی نہیں، بلکہ مسلمانوں کو بھی اپنے نجی ادارے میں تبلیغ کر سکتے ہیں۔

ایک بار بھی فروری اور جولائی کے فیصلوں میں سپریم کورٹ نے یہ نہیں کہا کہ’’قادیانی ملک کے آئین کی پابندی کریں، دستور پاکستان کی پابندی کریں، وہ اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کریں۔‘‘

پھر یہ کہا گیا کہ ہم وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے سے متصادم فیصلہ نہیں دے رہے، ہم سپریم کورٹ کے پانچ رکنی بینچ کا جو فیصلہ تھا اس کے خلاف نہیں دے رہے۔حالانکہ یہ فیصلہ ان کے خلاف دے رہے ہیں، جبکہ کہتے یہ ہیں کہ نہیں دے رہے۔

اس کے بعد جو پریس ریلیز جاری کی، پریس ریلیز اتنی جھوٹ پر مبنی اس ادارے نے جاری کی جو ملک کا نامور ادارہ ہے۔ادارے کا وقار مجروح کیا، وہ پریس ریلیز آپ کے سامنے ہوگی، میرے پاس یہ موجود ہے۔جب فیصلے کے بعد احتجاج ہوا تو پریس ریلیز میں کہا کہ’’ہم نے اپنے فیصلے میں قادیانیوں کو نجی طور پر تبلیغ کی اجازت نہیں دی۔‘‘ حالانکہ فیصلے میں اجازت موجود ہے۔پریس ریلیز میں جھوٹ بول رہے ہیں کہ ہم نے اجازت نہیں دی جبکہ فیصلے میں موجود ہے کہ اجازت دی گئی ہے۔

یہ فیصلہ جہاں تک میں سمجھتا ہوں، ان کا لکھا ہوا ہی نہیں ہے، یہ کسی اور کا لکھا ہوا ہے، جو ان کو دیا گیا ہے۔تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ غیر آئینی بھی ہے، غیر قانونی بھی ہے، غیر شرعی بھی ہے، غیر منصفانہ بھی ہے اور یہ غیر دانش مندانہ بھی ہے۔آئین پاکستان کے بھی خلاف، دستور پاکستان کے بھی خلاف ہے۔اس پر بڑی تفصیلی بات ہوسکتی ہے۔

اس لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری معروضات کو سنا۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور قائد جمعیت کا شکر گزار ہوں۔

خلاصہ کلام

پھر میں اپنی تجاویز دہرا رہا ہوں آپ حضرات بھی تجاویز دیں گے:

ا...... میری پہلی تجویز: یہ ہے کہ ہم بیک زبان اس فیصلے کو رد کریں کہ یہ فیصلہ شریعت کے، دستور کے، آئین کے، قانون کے خلاف ہے۔عدل وانصاف کے تقاضے پورے نہیں کئے گئے۔

۲...... دوسری تجویز: ہم اس کے خلاف حکومت سے کہیں کہ وہ ریفرنس دائر کریں ان ججوں کے خلاف۔ اگر وہ نہیں کرتے تو ہم ریفرنس دائر کریں۔ فوراً ان کے خلاف ریفرنس بھیجیں اس کا وزن ہوگا۔

۳...... تیسری تجویز: سپریم کورٹ سے مطالبہ کریں کہ وہ آرٹیکل ۱۸۸ کے تحت ازخود، جیسے انہوں نے بھٹو کیس کے بارے میں کیا اور بہت کیسوں کے بارے میں کیا، تو اس کیس کے بارے میں بھی وہ ازخود اپنے فیصلے کی اصلاح کریں۔

۴...... چوتھی تجویز: ہم سپریم کورٹ کے باہر مظاہرے کا اعلان کریں جو پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا مظاہرہ ہو۔ ان شاء اللہ یہاں کے لوگ عاشق ہیں حضور ﷺ کے دیوانے ہیں، غازی علم دین شہید سے قائداعظم مرحوم جو کہ ان کے وکیل تھے، (اس وقت کے حکمران تو ختم نبوت کے مجاہدوں کے وکیل ہوا کرتے تھے، اور بدقسمتی سے آج منکرین ختم نبوت کی وکالت کی جارہی ہے) نے کہا کہ آپ عدالت میں یہ نہ کہنا کہ میں نے ہوش وحواس میں قتل کیا ہے، ورنہ پھانسی ہوجائے گی۔ بلکہ تم یہ کہنا کہ مجھے کچھ پتہ نہیں تھا جب میں نے قتل کیا گستاخ رسول کو۔

تو اس سے تمہاری سزا عمر قید میں تبدیل ہو جائے گی۔ تو غازی علم دین شہید نے جواب میں قائداعظم مرحوم سے کہا تھا کہ میں نے حضور علیہ السلام کے گستاخ کو پاگل بن کر نہیں، بلکہ عاشق بن کر مارا ہے۔ ہوش وحواس کھو کر نہیں، بلکہ ہوش وحواس کے قائم ہوتے ہوئے مارا ہے۔ تختہ دار پر چڑھوں گا، حضور علیہ السلام کی زیارت ملاقات ہوجائے گی۔

تو اس لحاظ سے ایک بھرپور مظاہرے کا اعلان کریں، اس کی تاریخ کا اعلان آج اس مجلس میں ہونا چاہیے، مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ! یہ اجتماع نتیجہ خیز ہوگا اور ان شاء اللہ! اپنے مقصد کو حاصل کرے گا۔ ہمارا کوئی ایجنڈا نہیں ہے۔ ہم تو صرف عقیدہ ختم نبوت کا، آئین پاکستان، دستور پاکستان کا تحفظ چاہتے ہیں۔

اخیر میں یہ بات کہ سپریم کورٹ نے کہا: حضرت مولانا مفتی محمودؒ کا اور دیگر علماء کا حوالہ دے کر کہا کہ جب ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ میں بحث ہورہی تھی تو ملت اسلامیہ کے موقف کے نام سے مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے جو تمام مکاتب فکر کا متفقہ موقف پیش کیا تھا تو اس میں یہ بات کہی گئی تھی کہ اب ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے۔ بحث بہت ہوچکی ہے، البتہ ان کے لئے ان کے جائز حقوق بطور اقلیت حقوق اور مفادات کے تحفظ کو بھی طے کرلیا جائے، تو اس کا حوالہ دیا گیا، تو یہ طے پارلیمنٹ نے کرنا تھا، سپریم کورٹ نے تو نہیں کرنا تھا کہ جو اس کا حوالہ دے کر طے کیا جارہا ہے کہ ان کے لئے تبلیغ کی اجازت ہے۔

آپ یاد رکھیے! کہ قادیانیوں کو ہم کہتے ہیں کہ تم اپنے حقوق لو، لیکن ان کو حقوق بطور اقلیت تب ملیں گے جب وہ پہلے آئین پاکستان کو، دستور پاکستان کو مانیں گے۔ پہلے غیر مسلم شہری ہونا تسلیم کریں۔ پھر ان کے لئے جو حقوق اور مفادات بطور اقلیت ہوسکتے ہیں ان پر بات ہوسکتی ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین!

مسئلہ ’’قادیانیت‘‘ پر مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کی رائے کے تناظر میں

محترم عمار خاں صاحب کے بیانیے کا جائزہ

ابوحماس محمد اسحاق الہندی لاہوری

گزشتہ دنوں سپریم کورٹ آف پاکستان میں مبارک ثانی کیس پر نظر ثانی کا مقدمہ پیش ہوا تو اس پر مختلف اہل علم حضرات کے ساتھ ساتھ شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو بھی عدالت کی جانب سے اپنا موقف بیان کرنے کے لئے آن بورڈ لیا گیا۔ حضرت مفتی صاحب نے استنبول ترکی سے بذریعہ ویڈیو لنک اپنا موقف پیش کیا جس کی ویڈیوز یہاں سوشل میڈیا پر بھی موجود ہیں۔ ہمیں کئی دنوں سے وقت نہیں مل رہا تھا۔ آج رات تین بجے حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب کی مکمل گفتگو بغور سنی ہے۔ اور قادیانی مسئلہ پر حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جو سنجیدہ مدلل اور متوازن گفتگو فرمائی ہے، اسے سن کر الحمدللہ بہت مسرت اور خوشی ہوئی کہ اللہ رب العزت نے ہمیں ان جیسے جید اصحاب علم کا خوشہ چین بنایا ہے۔ اولئک آبائی فالحمد للہ علی ذالک!

حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب نے بنیادی طور پر ’’قادیانی‘‘ مسئلہ کی اصولی وضاحت فرماتے ہوئے حالیہ فیصلے کے چند متنازع پیراگراف کو حذف کرنے کی تجویز دی تھی۔ مفتی تقی عثمانی صاحب نے پہلے ۶ رفروری کے فیصلے پر بات کرنا چاہی جس پر چیف جسٹس صاحب نے کہا کہ چونکہ اس پر نظر ثانی کرلی گئی تھی، اس لئے اب اسے کالعدم سمجھتے ہوئے آپ ۲۴ رجولائی کے فیصلے پر اپنی رائے اور اشکالات/تجاویز وغیرہ پیش کیجیے۔ مفتی صاحب کے مطابق اس فیصلے کا پیراگراف نمبر ۷ راور پیراگراف نمبر ۴۲ حذف کیا جائے جس سے ان دونوں پیراگرافس کے دیگر جگہوں پر موجود متعلقات بھی خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اسی طرح انہوں نے ایک اور پیراگراف ۴۹ سی کی عبارت بھی تبدیل فرما کر اس کے لئے ایک اپنی لکھی ہوئی عبارت پڑھ کر سنائی۔ جو اسی وقت عدالت کو بذریعہ واٹس آپ بھیج دی گئی۔ سپریم کورٹ نے حالیہ فیصلے پر حضرت مفتی صاحب کی گزارشات کو نہایت اہتمام سے سنا اور بظاہر ان پر عمل پیرا ہونے میں اپنا خلوص بھی ظاہر کیا۔ اس تمام گفتگو میں ہمارے لئے سب سے پسندیدہ موضوع وہ تھا جس میں حضرت مفتی صاحب نے مسئلہ ’’قادیانیت‘‘ کا درست اسلامی اور قانونی پہلو واضح کیا۔

یہ موضوع اپنی گفتگو کے ابتدائیہ اور پھر کسی قدر آخر میں جاکر ڈسکس کیا گیا جس میں ’’قادیانیوں‘‘ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلے کا پس منظر بیان کرتے ہوئے مفتی صاحب نے بالکل بجا طور پر پوری اسلامی تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ پوری اسلامی تاریخ اور روایت میں ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی جس میں کسی مدعی نبوت یا اس کے پیروکاروں کو زندہ رہنے کا حق دیا گیا ہو۔ مفتی صاحب کے مطابق علماء کرام نے اس مسئلے کو اصل

تاریخی اور اسلامی تناظر میں دیکھنے کی بجائے غیر مسلم اقلیت قرار دینے والا فیصلہ اس لئے کیا کیونکہ ’’مملکت خداداد‘‘ ووٹ اور جمہوریت کے بل بوتے پر قائم کی گئی تھی اس لئے یہاں غیر مسلم اقلیتوں کے تحفظ کا ایفائے عہد کرتے ہوئے اس کی آئینی پاسداری کی گئی ہے۔ ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ یہ عذر دراصل ریاست کی جانب سے بین الاقوامی دباؤ کے زیر اثر علماء کرام کے سامنے پیش کیا گیا تھا جب وہ ’’کادیانیوں‘‘ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی بجائے ’’میرٹ‘‘ پر فیصلہ چاہتے تھے۔ کیونکہ مسئلہ یہ ہے کہ چونکہ مملکت خداداد پاکستان اپنی سیاسی و معاشی مجبوریوں کے سبب عالمی قوتوں کے زیر اثر ہے، اس لئے وہ اس اصل اسلامی حکم کو نافذ کرنے کی ہمت اور طاقت نہیں رکھتی تھی، اس لئے اس مسئلے کا حل علماء کرام نے یہ نکالا کہ اول انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے کر مسلمانوں سے جدا کر دیا گیا، مگر ساتھ ہی ساتھ دوسری جانب انہیں آئین اور قانون کی زبان میں یہ آفر بھی دے دی گئی کہ اگر وہ خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیں تو انہیں غیر مسلم اقلیت والے تمام آئینی حقوق حاصل ہوں گے۔

مفتی تقی عثمانی صاحب نے چیف جسٹس پر عیاں کیا کہ اگر ’’کادیانی‘‘ خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیں تو انہیں غیر مسلم اقلیت کے تمام حقوق حاصل ہوں گے۔ جس میں پارلیمنٹ میں مخصوص اقلیتی نشستوں کے علاوہ دیگر تمام جگہوں پر اس کوٹے سے استفادہ شامل ہوگا۔ ہمارے خیال میں یہی وہ جگہ ہے جہاں محترم عمار خان صاحب کو یہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ ہم ان کی خدمت میں پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ مسئلہ ’’کادیانیت‘‘ کو اصلا و اصولا اسلامی تاریخ اور اسلامی اصولوں کی روشنی میں مدعیان نبوت کے ساتھ اسلام کے برتاو کی روشنی میں دیکھا جانا چاہیے مگر محترم عمار صاحب ’’نامعلوم‘‘ وجوہات کی بنا پر اس مسئلے کو ایک عامی شخص کی مانند صرف اور صرف ’’غیر مسلم اقلیت‘‘ اور آئین میں ذکر کردہ اس کے حقوق کے تناظر میں دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

چنانچہ یہاں وہ اپنے عمومی دانشورانہ مزاج اور امور کو گہری نظر سے دیکھنے کے اصول سے ہٹ کر یک دم نہایت درجہ کے حرفیت پسند بن کر یہ فرماتے ہیں کہ غیر مسلم اقلیت کے لئے بیان کردہ تمام آئینی حقوق اور آزادیاں ’’کادنیوں‘‘ کے لئے بالکل اسی طرح ثابت ہیں جیسے کوئی بھی دیگر غیر مسلم اقلیت اس کا استحقاق رکھتی ہے۔ یہاں وہ یہ امر یکسر فراموش کر جاتے ہیں کہ کیا ’’کادیانی‘‘ ہندو سکھ عیسائی وغیرہ کی مانند مسلمانوں سے یکسر الگ شناخت اور تعارف رکھنے والے غیر مسلم ہیں یا دراصل وہ خود اسلام کے مقابل ایک جعلی اسلام پیش کرتے ہوئے خود مسلمانوں کی مذہبی شناخت چھیننا چاہتے ہیں۔

بہرکیف! مفتی تقی عثمانی صاحب کی طرف سے سپریم کورٹ کو یہ یقین دہانی کروائی گئی کہ ’’کادیانیوں‘‘ کے خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لینے کی صورت میں انہیں وہ تمام آئینی سہولیات حاصل ہوں گی جو کسی بھی دیگر غیر مسلم اقلیت کو حاصل ہیں۔ ہماری نظر میں یہ کلی ’’ممتنع الوجود‘‘ کے قبیل سے ہے جو خارج میں کبھی بھی متحقق نہیں ہوگی۔ کیونکہ ’’کادیانی‘‘ جب خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیں گے تو اس کے بعد انہیں اپنے تمام تر ایسے لٹریچر سے دستبردار ہونا

پڑے گا جس میں کہیں بھی قرآن وحدیث یا اسلامی تعلیمات کو برتا گیا ہے۔ یہاں علماء کا موقف یہ ہوگا کہ چونکہ قرآن و حدیث اور اسلامی لٹریچر مسلمانوں کا اثاثہ ہے۔ لہٰذا کوئی غیر مسلم اسے اپنے مذہبی لٹریچر کے طور پر نہیں برت سکتا۔

یوں علماء کرام نے دراصل فتنہ ''کادیانیت'' کو نکیل ڈالنے کے لئے ایک ایسا قانونی اور آئینی راستہ اختیار کیا ہے جس میں کادیانیوں کے لئے نا جائے ماندن ہے نا پائے رفتن۔ یہاں جن حضرات کو یہ لگتا ہے کہ یوں تو ''کادیانی'' حضرات کو جینے کے حق سے بھی محروم کیا جارہا ہے تو انہیں یہ سمجھنا چاہیے اسلام میں غیر مسلم کے لئے تو گنجائش ہے مگر اسلام میں جعلی اسلام کی کوئی گنجائش نہیں ہوسکتی۔ ''انسانی ہمدردی'' اور ''اسلامی مذہبی رواداری'' پر زور دینے والے حضرات اسے یوں سمجھ سکتے ہیں کہ جس طرح ریاست پاکستان ٹی ٹی پی یا دیگر ریاست کو چیلنج کرنے والے افراد کو برداشت نہیں کرتی، اسی طرح اسلام میں ان لوگوں کے لئے کسی قسم کی کوئی گنجائش نہیں نکل سکتی جو اصل اسلام کی جگہ جعلی اسلام چلانا چاہتے ہیں۔

محترم عمار صاحب خود بھی اور ان کی ٹائم لائن پر بسا اوقات دیگر دوست بھی اس امر کی گنجائش نکالتے دکھلائی دیتے ہیں کہ ''کادیانی'' اگر اپنے گھر میں تبلیغ کرنا چاہیں تو ان کی اس پرائیویسی میں قانون کو مداخلت کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ انہوں نے اس کی مثال یوں دی تھی کہ مارکیٹ میں کوئی کمپنی اپنی کسی حریف کمپنی کو اپنی پروڈکٹ تیار کرنے سے نہیں روک سکتی۔ ہم نے تب بھی اس حوالے سے ان کی ٹائم لائن پر عرض کیا تھا کہ یہ مسئلہ ''کمپیٹیشن'' یعنی اسلامی برداشت اور رواداری کا نہیں، بلکہ اسلام کے ''کاپی رائٹس'' کی خلاف ورزی کا ہے۔ ٹیوٹا کمپنی کے مقابل ہونڈا، مٹسوبشی سمیت بیسیوں کمپنیاں کام کرسکتی ہیں مگر خود ''ٹیوٹا'' کا نام اور ٹریڈ مارک استعمال کرکے کوئی شخص اپنے گھر کے اندر بھی سپئیر پارٹس تیار کرے گا تو کمپنی اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنے کی مجاز ہوگی۔ ہماری نگاہ میں یہ وہ بنیادی پوائنٹ ہے جسے مسلسل نظر انداز کرنے کے سبب محترم عمار صاحب ناصرف ہدف ملامت بنتے ہیں بلکہ اس تاثر کو مضبوط کرنے کا سبب بنتے ہیں کہ ان کی کادیانیوں کے لئے ہمدردیاں اصولی بنیادی موقف کی بنیاد پر نہیں بلکہ شائد اس کی وجوہات کچھ اور ہیں۔

ہماری نگاہ میں عمار صاحب جب تک اس مسئلے کے درست تناظر کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں طے نہیں کرتے، تب تک آئین اور قانون کی دہائی کچھ فائدہ نہیں دے سکتی۔ وہ ہمت فرمائیں اور یا تو کادیانیوں کو غیر مسلم سمجھنے کی بجائے ان کی وہ درست پوزیشن بیان کریں جو ان کے خیال میں بنتی ہے اور یا پھر اسلامی تاریخ اور روایت سے وہ دلائل لائیں جو ثابت کریں کہ اسلام میں مدعیان نبوت اور ان کے متبعین کو برداشت کرتے ہوئے انہیں تمام ذمی یا شہری حقوق دیئے جاسکتے ہیں۔ ان دو باتوں سے ہٹ کر آپ جو بھی ارشاد فرمائیں گے وہ صرف اور صرف آپ کی ذاتی پسند نا پسند تو ہوسکتی ہے مگر اصولی اور علمی بات ہرگز نہیں۔ خداوند کریم ہمارے قلوب کو دین حق کے لئے کشادہ فرمائے اور ہمیں ہمہ قسمی اعوجاج سے محفوظ فرما کر صراط مستقیم پر قائم رکھے۔

سپریم کورٹ آف پاکستان میں مبارک ثانی قادیانی کیس کی رپورٹ

مولانا عتیق الرحمٰن

مشہور ومعروف ''مبارک ثانی قادیانی کیس'' کی ابتداء ۷ مارچ ۲۰۱۹ء کو مرزا محمود قادیانی کی تحریف و بین شدہ تفسیر صغیر کی تقسیم کے اقدام سے ہوئی۔

۶ دسمبر ۲۰۲۲ء کو ایف آئی آر، درج ہوئی اور عدالتی کاروائی شروع ہوئی۔

۶ فروری ۲۰۲۴ء کو سپریم کورٹ نے ملزم کو رہا کرتے ہوئے قرآنی آیات کا غلط محل پر استعمال کیا۔ جس پر ملک بھر میں اس فیصلہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند ہوئی سپریم کورٹ نے اس پر نظر ثانی کی سماعت ۲۹ مئی کو کی اور فیصلہ محفوظ کر لیا۔ (یہاں تک کی مکمل رپورٹ ماہنامہ لولاک جولائی ۲۰۲۴ء میں دیکھی جاسکتی ہے)

۲۹ مئی کا محفوظ شدہ فیصلہ ۲۴ جولائی ۲۰۲۴ کو سنایا گیا جو پہلے فیصلہ سے زیادہ متنازع تھا جس پر ملک بھر میں بے اطمینانی کی کیفیت پیدا ہوگئی، ملک کے تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں نے اس فیصلہ کو یکسر مسترد کیا اور احتجاج کا اعلان کیا۔

حتی کہ ملک کی تمام بار کونسلوں نے بھی اس فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے پریس ریلیز جاری کیں کہ چیف جسٹس کا یہ فیصلہ آئین وشریعت سے متصادم ہے۔ چیف جسٹس اس فیصلے کو واپس لیں اور فیصلے کے تمام متنازعہ پیراگراف کی مختلف حضرات نے نشاندہی کی۔ (یہ تمام تر تفصیلات ''ماہنامہ لولاک ستمبر ۲۰۲۴ء'' میں دیکھی جاسکتی ہیں)

اسی دوران قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا عبدالغفور حیدری، پیپلز پارٹی کے عبدالقادر پٹیل، سنی اتحاد کونسل کے سربراہ حامد رضا، مسلم لیگ نون کے جناب حنیف عباسی، تحریک انصاف کے جناب علی محمد خان و دیگر نے اس فیصلے پر قومی اسمبلی میں بھرپور احتجاج کیا اور جج صاحبان کے خلاف ریفرنس اور غداری کا مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا۔

اس احتجاج پر اسپیکر قومی اسمبلی نے اس معاملہ کو حل کرنے کے لیے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے قانون اور انصاف کے حوالے کر دیا۔ جس میں حکومت واپوزیشن جماعتوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ قومی اسمبلی وفاقی حکومت کو کہے کہ اس مقدمے کے قانونی پہلوؤں اور علمائے کرام کی رائے کے حوالہ سے سپریم کورٹ میں حکومت کی جانب سے درخواست دائر کرے اور سپریم کورٹ اس پر علماء کرام کی رہنمائی میں اپنے فیصلہ کو درست کرے۔

۱۷ راگست ۲۰۲۴ء کو سپریم کورٹ میں وفاق کی طرف سے درخواست دائر کی گئی اسی تاریخ کو حکومت پنجاب کی طرف سے بھی درخواست دائر کی گئی۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے ۲۲ راگست ۲۰۲۴ء کی تاریخ سماعت کے لئے مقرر کرتے ہوئے درج زیر علماء کرام کو رہنمائی کے لیے طلب کیا۔

حضرت مفتی محمد تقی عثمانی، حضرت مولانا فضل الرحمٰن، مولانا مفتی منیب الرحمٰن، مولانا زاہد الراشدی، مولانا

مفتی شیر محمد، حافظ نعیم الرحمٰن، پروفیسر ساجد میر، مولانا انوار الحق، مولانا طیب قریشی، سید جواد علی نقوی، مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمٰن، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر اور مولانا اعجاز مصطفیٰ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی۔

۲۱؍اگست ۲۰۲۴ء کو حکومت کی طرف سے اعلان ہوا کہ کل کی سماعت میں اٹارنی جنرل پاکستان اپنی ٹیم کے ہمراہ علماء کرام اور قومی اسمبلی کی کمیٹی کی رائے کی روشنی میں سپریم کورٹ آف پاکستان میں دلائل دیں گے۔

۲۱؍اگست کو علامہ سید مظہر سعید کاظمی نے چیف جسٹس سمیت تین جج کے خلاف سپریم جوڈیشل کونسل میں ریفرنس دائر کیا، جس میں مطالبہ کیا گیا کہ مبارک ثانی قادیانی کیس میں قادیانیوں کو تبلیغ کی اجازت دے کر مس کنڈکٹ کا ارتکاب کیا گیا ہے، سپریم جوڈیشل کونسل ان ججز کے خلاف تحقیقات کر کے رپورٹ صدر کو بھجوائے اور وہ ان کو برطرف کریں۔

۲۲؍اگست کو اس متنازع فیصلے کے خلاف وفاقی حکومت کی طرف سے دائر کی گئی درخواست پر سماعت ہوئی جس میں تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں کے قائدین اور کارکنان کی بڑی تعداد شریک ہوئی، پورا دن سماعت ہوئی شام ۶؍بجے کے قریب مختصر فیصلہ ۲ صفحات پر مشتمل سنایا گیا اور اعلان کیا گیا کہ تفصیلی فیصلہ چند روز میں سنایا جائے گا۔

سپریم کورٹ میں سماعت کے احوال کو مختلف اخبارات نے شائع کیا ہے جو مختصراً یہاں پر ذکر کیا جاتے ہیں۔

سماعت شروع ہوئی تو چیف جسٹس قاضی فائز عیسیٰ نے کہا کہ اگر غلطی ہو تو اصلاح بھی ہونی چاہیے پارلیمنٹ کی بات سر آنکھوں پر، غلطی کو انا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہتے علماء کا موقف ہم تسلیم کرتے ہیں۔

دوران سماعت مفتی محمد تقی عثمانی نے ترکی سے ویڈیو لنک کے ذریعے عدالت کی معاونت کرتے ہوئے دلائل دیے اور متنازعہ پیراگراف کو حذف کرنے کی درخواست کی۔

جبکہ سید جواد علی نقوی نے لاہور سے ویڈیو لنک پر اپنے دلائل پیش کیے ہیں۔

مولانا فضل الرحمٰن، مفتی شیر محمد خان، مولانا محمد طیب قریشی، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر اور مولوی ڈاکٹر عطا الرحمٰن ذاتی طور پر پیش ہوئے اور دلائل دیے۔ مفتی منیب الرحمٰن، حافظ نعیم الرحمٰن، پروفیسر ساجد میر، اور مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ بوجوہ (سفر عمرہ) پیش نہیں ہوسکے۔ تاہم ان کی نمائندگی بالترتیب مفتی سید حبیب الحق شاہ، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، حافظ احسان احمد ایڈوکیٹ اور مفتی عبدالرشید (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد) نے کی اور ان کی جانب سے دلائل پیش کیے۔

تفصیلات کے مطابق علماء کرام نے متنازعہ فیصلے کے متعدد پیراگرافس پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا اور ان کے حذف کے لیے تفصیلی دلائل پیش کیے اور اس موضوع پر اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو بھی پیش نظر رکھنے پر زور دیا۔

سماعت کے دوران اٹارنی جنرل منصور عثمان اعوان پیش ہوئے اور متفرق درخواست سے متعلق دلائل دیتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ توہین مذہب سے متعلق مقدمہ کے ملزم مبارک ثانی کی ضمانت کے مقدمہ کے فیصلے پر نظر ثانی شدہ فیصلے کے چند متنازع پیراگراف سے متعلق پارلیمنٹ اور علماء کرام نے وفاقی حکومت سے رابطہ کرتے ہوئے اپیل کی تھی کہ حکومت کے ذریعے سپریم کورٹ سے دوبارہ رجوع کیا جائے انہوں نے کہا کہ یہ ایک مذہبی معاملہ ہے اس لیے اس میں علماء کرام کا موقف سنا جانا لازمی ہے۔

مفتی تقی عثمانی صاحب نے اپنے دلائل پیش کرتے ہوئے عدالت کے ۲۴ جولائی کے فیصلے کے پیراگراف نمبر ۷ اور ۴۲ کو حذف کرنے کی استدعا کرتے ہوئے کہا کہ پیراگراف نمبر ۴۲ میں تبلیغ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے یعنی غیر مشروط اجازت دے دی گئی ہے۔ جس پر فاضل جج نے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی پڑھ کر سنائی جس کے مطابق کسی بھی قادیانی جماعت کے اشخاص کو خود کو مسلمان ظاہر کر کے تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ایک اقلیت میں ہیں لیکن خود کو غیر مسلم تسلیم نہیں کرتے ہیں۔

چیف جسٹس قاضی فائز عیسیٰ نے کہا کہ عدالتی فیصلے میں جو غلطیاں اور اعتراضات ہیں آپ ان کی نشاندہی کر دیں اگر ہمیں کوئی بات سمجھ نہ آئی تو ہم آپ سے سوال کر لیں گے، انہوں نے مزید کہا کہ ہمارا ملک ایک اسلامی ریاست ہے اس لیے عدالتی فیصلوں میں قرآن وحدیث کے حوالے دیتے رہے ہیں، تاہم میں بھی غلطیوں سے بالاتر نہیں ہوں، جس پر مفتی تقی عثمانی نے کہا کہ جب کوئی اس نوعیت کا معاملہ ہو تو لمبے لمبے فیصلے بھی لکھنا پڑتے ہیں، جس پر چیف جسٹس نے کہا کہ ۶ فروری کا فیصلہ نظر ثانی کے بعد پیچھے رہ گیا ہے اب ہمیں آگے کی جانب دیکھنا چاہیے۔

مفتی تقی عثمانی صاحب نے کہا کہ آپ نے فیصلے کے پیراگراف نمبر ۷ میں لکھا ہے کہ احمدی نجی تعلیمی ادارے میں تعلیم دے رہا تھا، جس سے یہ تأثر مل رہا ہے کہ وہ نجی تعلیمی اداروں میں تعلیم دے سکتے ہیں، انہوں نے ملزم مبارک ثانی کے خلاف ایف آئی آر سے دفعات ختم کرنے کے حکم میں بھی ترمیم کی استدعا کرتے ہوئے کہا کہ ان دفعات کا اطلاق ہونے یا نہ ہونے کا معاملہ ٹرائل کورٹ پر چھوڑ دیا جائے، انہوں نے کہا کہ اصلاح کھلے دل کے ساتھ کرنی چاہیے، مفتی محمد تقی عثمانی نے کہا کہ عدالت نے لکھا ہے کہ قادیانی بند کمرے میں تبلیغ کر سکتے ہیں حالانکہ قانون کے مطابق قادیانیوں کو تبلیغ کی کسی صورت اجازت نہیں ہے عدالت نے دفعہ ۲۹۸ سی کو مدنظر نہیں رکھا ہے۔

جس پر چیف جسٹس نے کہا کہ اگر ہم وضاحت کر دیں تو کیا کافی ہوگا تو مفتی محمد تقی عثمانی نے عدالت سے وضاحت کرنے کی بجائے فیصلے کے متعلقہ حصے کو حذف کرنے کے استدعا کی۔

دوران سماعت عدالتی معاون صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے دلائل دینے سے قبل پارلیمنٹ ہاؤس کے راستے میں حائل کی گئی رکاوٹوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے تو اسلام آباد کے سارے راستے ہی بند کروائے ہوئے ہیں میں بڑی مشکل سے حیدر آباد سے یہاں پہنچا ہوں جس پر چیف جسٹس نے کہا میں نے راستے بند نہیں کروائے ہیں، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ نظر ثانی فیصلے کا پیراگراف ۴۲ حذف کیا جائے۔

دوران سماعت چیف جسٹس نے کہا کہ پارلیمنٹ بہت بااختیار ادارہ ہے وہ تو سپریم کورٹ کے فیصلے کو بھی ختم کر سکتی ہے آپ تو پارلیمنٹ سے بھی یہ فیصلہ ختم کرا سکتے ہیں۔

مولانا فضل الرحمٰن صاحب روسٹرم پر آئے اور موقف اختیار کیا کہ میں مفتی محمد تقی عثمانی کی رائے سے مکمل اتفاق کرتا ہوں مناسب یہی ہوگا کہ عدالت مبارک ثانی کیس میں جاری کیے گئے دونوں فیصلوں کو کالعدم قرار دے، ہم نہیں چاہتے کہ عدالتی فیصلے میں ابہام کا کوئی فائدہ اٹھائے انہوں نے مزید کہا کہ مجھے یقین ہے کہ اس تجویز سے

تمام علماء کرام متفق ہوں گے، اس پر کمرہ عدالت میں موجود تمام علماء کرام نے تائید کی، انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کو خود کو صرف ملزم کی ضمانت کی درخواست کی حد تک محدود رکھنا چاہیے تھا اور ٹرائل متعلقہ عدالت میں چلتا رہنا چاہیے، انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لیے پارلیمنٹ نے ۱۹۷۴ء میں کمیٹی تشکیل دی تھی تاہم اس کمیٹی کے فیصلے کو آج تک پارلیمنٹ کی ویب سائٹ پر جاری نہیں کیا جاسکا ہے۔

ہم نے پارلیمنٹ کو کچھ کہا تو یہ مداخلت ہوگی انہوں نے کہا کہ آپ سپریم کورٹ میں دوسری بار نظر ثانی کی درخواست کی سماعت کر رہے ہیں۔اس پر چیف جسٹس نے وضاحت کی کہ یہ نظر ثانی کی دوسری درخواست نہیں ہے، مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ پھر یہ نظر ثالثی ہوگی، انہوں نے مزید کہا کہ میری ۷۲ سال عمر ہو چکی ہے اور اس معاملے کی حساسیت کی بناء پر پہلی بار عدالت میں کھڑا ہوا ہوں۔ چیف جسٹس نے کہا کہ مولانا صاحب ہم اتنے بھی برے نہیں ہیں میرے والد کے انتقال پر آپ کے والد مفتی محمودؒ ہمارے گھر میں تعزیت کے لیے آئے تھے۔جس پر مولانا نے کہا کہ یہ آج آپ فیصلے کی غلطی کی اصلاح کر کے بھی تاریخ ہی رقم کر رہے ہیں۔عقیدہ ختم نبوت کے لیے عدالت میں پیش ہونا باعث نجات ہوگا مرزا غلام احمد قادیانی کہتا تھا اس پر ایمان نہ لانے والے کافر ہیں۔

مختصر فیصلے کا مکمل متن اسی شمارہ میں دوسری جگہ شامل اشاعت ہے۔

تمام مذہبی جماعتوں نے ۲۳؍اگست کو یوم تشکر منانے کا اعلان کیا، اس خوشی کے موقع پر ملک بھر میں مٹھائیاں بھی تقسیم کی گئی۔مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے پریس کانفرنس کر کے سپریم کورٹ اور پارلیمان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جمعہ کے روز یوم تشکر کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اس فیصلے نے گولڈن جوبلی کی اہمیت کو دوبالا کر دیا ہے اور عوام الناس کو گولڈن جوبلی میں بھرپور انداز میں شریک ہونے کی دعوت دی۔

۲۳؍اگست کو اسلامی نظریاتی کونسل نے سپریم کورٹ کے فیصلے کو قابل ستائش عمل قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس عدالتی فیصلے سے تمام امت مسلمہ کے اصولی موقف اور شرعی اور قانونی رائے پر تسکین ہوئی ہے جس کو کونسل قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔۲۳؍اگست کو تمام مذہبی جماعتوں نے یوم تشکر منایا اور جمعہ کے خطبات میں سپریم کورٹ کے درست فیصلہ کو سراہا گیا اور عہد کیا گیا کہ عقیدہ ختم نبوت کی چوکیداری خون کے آخری قطرہ تک کی جائے گی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی جمعہ کو یوم تشکر منایا۔مقررین نے خطبات جمعہ پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ ججز نے فیصلے کو درست کر کے عوام کے دل جیت لیے ہیں۔عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ قیامت تک کیا جائے گا۔تحفظ ختم نبوت کے خلاف اندرونی و بیرونی سازشیں ناکام ہوں گی۔فیصلے کی درستگی پر ججز وعلماء کرام کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

اپنے مختصر فیصلہ میں سپریم کورٹ نے اعلان کیا تھا کہ ہم تفصیلی فیصلہ جلد جاری کریں گے۔لیکن بوقت تحریر ۲۰ دن گزر چکے تا حال تفصیلی فیصلہ جاری نہیں ہوسکا۔ملک بھر کے دینی حلقوں میں اضطراب کی کیفیت پائی جارہی ہے کہ معلوم نہیں چیف جسٹس اپنے تفصیلی فیصلے میں کیا کرتے ہیں۔

بہر حال! ہم امید کرتے ہیں کہ فیصلہ آئین وشرع اور عوام الناس کی امنگوں کے مطابق آئے گا۔ان شاءاللہ!

سپریم کورٹ کے غیر آئینی فیصلہ کے خلاف احتجاجی مظاہرہ اسلام آباد

مولانا محمد طیب

مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے زیر اہتمام سپریم کورٹ کے تین رکنی بینچ کے قادیانیت نوازی پر مبنی غیر قانونی، غیر آئینی اور غیر شرعی فیصلہ کے خلاف احتجاجی مظاہرہ ۱۹؍اگست ۲۰۲۴ء کو ہوا۔

راولپنڈی اسلام آباد کے جید علمائے کرام کی مشاورت سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام آب پارہ تا سپریم کورٹ احتجاجی مارچ اور مظاہرہ کا اعلان کیا گیا۔ جس کے انعقاد کے لئے راقم الحروف کی ابتدائی مشاورت مولانا ظہور احمد علوی اور مولانا نذیر احمد فاروقی سے ہونے کے بعد ساری صورت حال حضرت مولانا قاضی عبدالرشیدؒ کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے ۱۲؍اگست صبح دس بجے جامعہ محمدیہ میں راولپنڈی و اسلام آباد کے مدارس کے مہتممین حضرات، خطبائے کرام اور ائمہ مساجد کا اجلاس طلب کرنے کا حکم فرمایا۔

چنانچہ راقم الحروف اور مولانا ظہور احمد علوی نے اطلاعات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ۱۲؍اگست صبح دس بجے حضرت مولانا ظہور احمد علوی کی صدارت میں اجلاس ہوا۔ مولانا قاضی عبدالرشیدؒ علالت کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ راولپنڈی سے مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا آدم خان، مولانا طارق معاویہ، اسلام آباد سے مفتی عبد الرشید، قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا عبدالکریم، مفتی عبدالسلام، مولانا عبدالغفار، مولانا نذیر احمد فاروقی، مولانا تنویر علوی کے علاوہ کثیر تعداد میں علمائے کرام شریک ہوئے۔ ۱۹؍اگست ۲۰۲۴ء کی تاریخ احتجاجی مظاہرہ کے لئے طے ہوئی اور یہ بھی طے ہوا کہ روزانہ صبح نو بجے جامعہ محمدیہ میں جمع ہو کر کارگزاری پیش کر کے آئندہ حکمت عملی تشکیل کی جائے گی۔ ۱۳؍اگست صبح نو بجے حضرات جمع ہوئے، مشاورت ہوئی، قاضی عبدالرشید مرحوم نے تشکیلات فرمائیں اور وفد روانہ کئے۔ راقم الحروف، مولانا نذیر احمد فاروقی، مفتی عبدالرشید، مفتی عبداللہ شریک نہ ہو سکے، کیونکہ ڈی سی اسلام آباد سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام رمادا ہوٹل اسلام آباد آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کے لئے NOC لینے گئے تھے۔

چنانچہ ۱۳؍اگست آل پارٹیز کانفرنس کے بعد ۱۵؍اگست جامعہ محمدیہ میں اجلاس ہوا، جس میں فیصلہ کیا گیا کہ اسلام آباد پنڈی ڈویژن میں بھرپور محنت کی جائے۔ چنانچہ جہلم، دینہ، گجر خان، روات، کلر سیداں، کہوٹہ، مری، ٹیکسلا، واہ کینٹ، حسن ابدال، حضرو، اٹک، پنڈی گھیب، فتح جنگ، تلہ گنگ، چکوال، اندرون راولپنڈی، اسلام آباد میں اجلاسات کا نزمیٹنگز، دورس اجتماعی انفرادی ملاقاتوں کے سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ احتجاجی مظاہرہ کے لئے حضرت مولانا قاضی عبدالرشیدؒ نے اپنی علالت کے باوجود دن رات ایک کر کے انتھک محنت کی ایک دن میں پانچ پانچ پروگرام بھی کئے۔ تمام پروگرام مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہوئے۔

۱۶ر اگست کی میٹنگ میں دیگر مسالک دیگر طبقات سے ملاقات اور دعوت مولانا ظہور احمد علوی کی قیادت میں مولانا نذیر احمد فاروقی اور بندہ کی تشکیل ہوئی۔ جبکہ سیاسی جماعتوں سے رابطے کے لئے مولانا تنویر علوی کی قیادت بندہ سمیت ایک وفد بنا۔ دوسرا مفتی اویس عزیز، تیسرا مفتی عبدالسلام مولانا عبدالمجید ہزاروی کی سربراہی میں۔ ۱۷ر اگست کے اجلاس میں احتجاجی مارچ مظاہرہ کے انتظامات اور ضلعی انتظامیہ معاملات طے کرنے کے لئے جامعہ محمدیہ میں پھر صبح نو بجے اجلاس ہوا۔ چنانچہ روڈ طے کئے گئے اور سٹیج ساؤنڈ سسٹم مجلس کے سپرد کیا گیا۔

نقابت کے لئے مولانا تنویر احمد علوی، مولانا آدم خان، مفتی اویس عزیز اور راقم الحروف کو مقرر کیا گیا۔

انتظامیہ سے مذاکرات کے لئے مولانا عبدالمجید ہزاروی، مفتی عبدالسلام، مولانا نذیر احمد فاروقی، ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی۔ انتظامیہ سے بارہ بجے ملاقات ہوئی، مارچ کا روٹ، پارکنگ وغیرہ طے ہوئے۔ انتظامیہ آبپارہ چوک میں ہی احتجاج ریکارڈ کروانے پر مصر تھی۔ بعدازاں ہمارے انکار پر سپریم کورٹ تک جانے کے اسرار پر ڈی چوک تک انتظامیہ راضی ہوئی۔ ہماری مرکزی قیادت نے اعلان کیا ہے ہمیں جو ہدایات دی گئی ہیں ہم اس کے پابند ہیں۔ اگر آپ کی طرف ہمارے قافلوں کو روکا گیا یا کسی بھی قسم کی رکاوٹ کھڑی کی گئی تو آپ انتظامیہ ذمہ دار ہوگی۔ چنانچہ ساؤنڈ کے لئے محترم عبداللہ نذیر، حافظ منعم، مولانا محمد حسن فاروقی کے ذریعے نظم بنایا جبکہ سٹیج گاڑیوں پانی کا نظم بھائی راشد اقبال، آصف اقبال برادران نے الحمدللہ نظم کوئی مشکلات کے بعد مکمل کیا۔

اس کے ساتھ ساتھ راولپنڈی سے ساؤنڈ کا بھی انتظام کرلیا گیا تھا، تاکہ بوقت ضرورت پریشانی نہ ہو۔

الحمدللہ ۱۹ر اگست نماز ظہر تک تمام انتظامات مکمل کر کے آبپارہ چوک پہنچ گئے۔ ہر طرف ختم نبوت زندہ قادیانیت مردہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے تا حد نگاہ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر۔ ہاتھوں میں ختم نبوت زندہ باد کے جھنڈے۔ بہر حال سب سے میرے ساتھ گاڑی پر مولانا ظہور احمد علوی، حافظ مقصود احمد تھوڑی دیر بعد مولانا ڈاکٹر عتیق الرحمٰن، مولانا قاضی مشتاق احمد، مولوی محمود قاضی، تاجر راہنما شرجیل میر، ملک غفور پراچہ، ارشد اقبال اعوان، مولانا ادریس حقانی، کارواں کے روح رواں حضرت مولانا قاضی عبدالرشید مرحوم جلوہ گر ہوئے تو مارچ کا آغاز مولانا محمد اسحاق صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پروانہ ختم نبوت نے نعت شریف پڑھی۔ بیانات شروع ہوئے۔ مولانا ادریس حقانی، مولانا عتیق الرحمٰن شاہ مرکزی جمعیت اہل حدیث، مولانا خالد اسحاق، مولانا جمیل الرحمٰن بدھانی، مولانا طارق معاویہ، مولانا عبدالقدوس محمدی، مفتی عبدالرحمٰن نے بیانات کئے۔

قافلہ آبپارہ چوک سے براستہ میلوڈی شہداء پولیس یادگار پہنچے، آبپارہ اور کشمیر ہائی وے پر مارچ شرکاء تھے۔ بیانات کا سلسلہ جاری رہا۔ جب کارواں شہید ملت کے سامنے سے جناح روڈ ڈی چوک طرف ہوئے، تو اللہ اکبر کبیرا! کیا منظر تھا۔ محمد عربی ﷺ کے دیوانے ختم نبوت کے پروانے، کیا بڑھے، کیا جوان، کیا بچے، کیا عوام، حافظ، قاری، شیخ الحدیث، مہتمم، مدرس، شاگرد، استاد، تاجر، وکیل، کیا بیمار اور کیا صحت مند کڑکتی دھوپ میں رواں دواں ہیں۔ جب ڈی چوک مرکزی قیادت پہنچی تو کیا دیکھا ڈی چوک سے شہید ملت ٹاور تک تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ یہاں

قاری عبدالوحید قاسمی کی تلاوت اور منعم منظور کی نظم سے بیانات کا سلسلہ شروع کیا۔ گویا مارچ کے بعد احتجاجی مظاہرہ شروع ہوا تاجر راہنما جناب کاشف چوہدری، جناب شرجیل میر، ارشد اقبال اعوان، ملک شاہد غفور پراچہ، قاری سیف اللہ سیفی، قاری پیر عتیق الرحمٰن، مولانا محمد اسلم ضیائی جمعیت علماء پاکستان، مولانا حافظ مقصود احمد مرکزی جمعیت اہلحدیث، مولانا عبدالمجید ہزاروی، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا نذیر احمد فاروقی، مفتی مجیب الرحمٰن، قاضی شبیر کشمیری، مولانا عبیداللہ انور تلہ گنگ، مولانا ڈاکٹر عتیق الرحمٰن جامعہ اسلامیہ صدر کے بیانات کا سلسلہ جاری تھا کہ مولانا قاضی عبدالرشیدؒ نے مجمع کو سپریم کورٹ کی طرف بڑھنے کا جوں ہی کہا تو فوراً لوگ اللہ اکبر، ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے ریڈزون کراس کرتے ہوئے، پارلیمنٹ سے ہوتے ہوئے سپریم کورٹ کے گیٹ تک پہنچے۔ لوگوں کو واپس لایا گیا حضرت مولانا قاضی عبدالرشید مرحوم پالیسی بیان کرتے ہوئے حکومت اور سپریم کورٹ کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے مطالبات اور قرار دادیں پیش کیں۔ آخر میں حضرت مولانا عبدالغفور حیدری جنرل سیکریٹری جمعیت علمائے اسلام کا خطاب ہوا۔

علمائے کرام نے اپنے بیان میں کہا یہ تحریک اس وقت تک جاری رہے گی، جب تک سپریم کورٹ اپنا غلط فیصلہ واپس نہیں کرتی۔ نیز مرکزی حکومت بھی عقل کے ناخن لے ورنہ ایسی تحریک چلے گی پھر حکومت کے بس میں نہیں ہوگا۔ مسلمان سب برداشت کرسکتا ہے مگر گستاخ رسول اور اس سہولت کاروں کو کسی قسم کی رورعایت نہیں دے سکتا۔ اسلام آباد انتظامیہ نے مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا قاضی مشتاق احمد سمیت دس افراد نامزد و دیگر نامعلوم پر تقریباً ۱۵ دفعات لگا کر ایف آئی آر کاٹی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس عظیم الشان احتجاجی مظاہرے کے ذریعے سے کروڑوں مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے درج ذیل مطالبات پیش کئے:

قرارداد احتجاجی مظاہرہ

۱...... جج صاحبان اپنی جانب داری اور قادیانیت نوازی کا اعتراف کریں اور قوم سے معافی مانگتے ہوئے اس فیصلے میں کی گئی غلطیوں کو قرآن وسنت، آئین وقانون اور سپریم کورٹ کے اس فیصلے پر تمام مکاتب فکر کے متفقہ موقف کی روشنی میں درست کریں، جن کی نشان دہی خود سپریم کورٹ کے منتخب اداروں، بار رومز ایسوسی ایشنز اور دانشوروں نے کی۔

۲...... لہٰذا قانون میں کسی ردوبدل کی ضرورت نہیں ہے۔

۳...... بلکہ قادیانیوں کو آئین وقانون کا پابند بناتے ہوئے ان کی ملک دشمن اور ارتدادی سرگرمیوں کے خلاف مبنی برانصاف فیصلوں کی ضرورت ہے۔

۴...... پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے مبہم قسم کے ریویو اور سابقہ بنچ کی دوبارہ سماعت کے اقدام کو مسترد کرتے ہیں۔

۵...... اس بنچ کی قادیانیت نوازی پر شدید احتجاج کرتے ہیں۔

۶...... پارلیمانی کمیٹی میں کئے گئے وعدہ پر حکومت عمل کرتے ہوئے قرارداد قومی اسمبلی میں منظور کرائے۔

۲۲؍اگست ۲۰۲۴ء کو سپریم کورٹ کا ’’حکم نامہ‘‘ متنازعہ شقیں حذف کردی گئیں

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۳؍اگست کو اسلام میں آل پارٹیز کانفرنس اور بعدازاں ۱۹؍اگست کو احتجاجی مظاہرے کے نتیجہ میں محض فضل الٰہی سے ۲۲؍اگست کیس کی دوبارہ سماعت پر سپریم کورٹ نے شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ اور قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کے موقف کو سننے کے بعد متنازعہ شقوں کو حذف کرنے کا اعلان کردیا۔ سپریم کورٹ نے جو حکم نامہ جاری کیا اس کی عبارت درج ذیل ہے۔

’’سپریم کورٹ کے فیصلے مؤرخہ ۲۴؍جولائی ۲۰۲۴ء میں تصحیح کے لئے وفاق پاکستان کی جانب سے متفرق درخواست نمبر۱۱۱۳؍بابت ۲۰۲۴ دائر کی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے پارلیمان نے ایک متفقہ قرارداد بھی منظور کی تھی۔ وفاق کی درخواست میں بعض جید علمائے کرام کا نام لے کر استدعا کی گئی تھی کہ تصحیح کرتے وقت ان کی آراء کو مدنظر رکھا جائے۔ اس درخواست کو سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے ان علمائے کرام کو نوٹس جاری کیا گیا۔

۲...... مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے ترکیہ سے، جب کہ محترم سید جواد علی نقوی نے لاہور سے ویڈیو لنک پر دلائل دیئے۔ درج ذیل علمائے کرام نے عدالت کے سامنے بنفس نفیس دلائل پیش کئے۔

☆...... مولانا فضل الرحمٰن صاحب، صدر جمعیت علمائے اسلام۔

☆...... مفتی شیر محمد خان صاحب، رئیس دارالافتاء، دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ۔

☆...... مولانا محمد طیب قریشی صاحب، چیف خطیب خیبر پختونخواہ۔

☆...... صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب، صدر ملی یکجہتی کونسل۔

☆...... مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب، جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن مردان۔

مفتی منیب الرحمٰن صاحب، حافظ نعیم الرحمٰن صاحب، پروفیسر ساجد میر صاحب اور مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب بوجوہ شریک نہیں ہوسکے۔ لیکن ان کی نمائندگی بالترتیب مفتی سید حبیب الحق شاہ صاحب، جناب ڈاکٹر فرید احمد پراچہ صاحب، جناب حافظ احسان احمد، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ اور مفتی عبدالرشید صاحب نے کی۔

۳...... علمائے کرام نے معترضہ فیصلے کے متعدد پیراگرافس پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا اور ان کے حذف کے لئے تفصیلی دلائل دیئے۔ انہوں نے اس موضوع پر اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پیش نظر رکھنے پر بھی زور دیا۔

۴...... تفصیلی دلائل سننے کے بعد وفاق کی درخواست منظور کرتے ہوئے عدالت اپنے حکم نامے مؤرخہ ۶؍فروری ۲۰۲۴ء اور فیصلے مؤرخہ ۲۴؍جولائی ۲۰۲۴ء میں تصحیح کرتے ہوئے معترضہ پیراگرافس حذف کرتی ہے اور ان حذف شدہ پیراگرافس کو نظیر کے طور پر پیش/ استعمال نہیں کیا جاسکے گا۔ ٹرائل کورٹ ان پیراگرافس سے متاثر ہوئے بغیر مذکورہ مقدمے کا فیصلہ قانون کے مطابق کرے۔ اس مختصر حکم نامے کی تفصیلی وجوہات بعد میں جاری کی جائیں گی۔‘‘ (حکم نامہ سپریم کورٹ: جاری کردہ ۲۲؍اگست ۲۰۲۴ء)

یاد رہے کہ تفصیلی فیصلہ تاحال جاری نہیں ہوا۔ قوم شدت سے اس فیصلہ کی منتظر ہے۔

ایبٹ آباد میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد

جناب اعجاز احمد

مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۱۱؍اگست ۲۰۲۴ء کو مرکزی عیدگاہ کے عظیم الشان گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی تیاری ایک مہینہ پہلے سے شروع ہوگئی تھی۔ ضلع ایبٹ آباد کی تین تحصیلیں ہیں: حویلیاں، لورہ اور ایبٹ آباد، انتظامی تقسیم کے تحت تحصیلوں میں حلقے بنائے گئے۔ ان حلقوں میں دروس ختم نبوت کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ سینکڑوں علماء کرام مختلف حلقوں میں دروس کا یہ سلسلہ چلاتے رہے۔ کانفرنس کی تشہیری مہم کے لئے مختلف ٹیمیں تشکیل دی گئیں، جنہوں نے اندرون شہر سے لے کر ضلع کے دور دراز مقامات تک پینا فلیکسز، اشتہارات اور بڑے بورڈز لگائے۔ ہزاروں دعوت نامے پمفلٹ کی شکل میں شائع کر کے گھر گھر تک پہنچایا۔ مدارس دینیہ اور سکول و کالج کے طلباء میں خصوصی بیانات ہوئے۔

کانفرنس کے روز صبح سے ہی قافلوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ ہری پور سے لے کر مانسہرہ تک کے مجاہدین ختم نبوت نے جوق در جوق کانفرنس میں شرکت کی۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز دن ایک بجے ہوا۔ معروف قاری جناب عبدالوحید مدنی نے تلاوت کی۔ نقابت کے فرائض مولانا سید مبشر حسین شاہد نے انجام دیئے۔ صدارت ضلعی امیر اور ڈسٹرکٹ خطیب مفتی عبدالواجد نے، جبکہ نگرانی جناب وقار خان جدون نے کی۔ قاری عبدالباسط اور رانا عثمان قصوری نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مفتی محمد زبیر صلاح نے قراردادیں پیش کیں۔ پروفیسر مفتی آصف محمود، کراچی سے خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد، رحیم یار خان سے مناظر اسلام مفتی محمد راشد مدنی، مردان سے خطیب ختم نبوت مولانا قاری اکرام الحق، عالمی مجلس کے صوبائی راہنما مفتی شہاب الدین پوپلزئی اور پیر طریقت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی نے بیانات کئے۔ اختتامی دعا مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے کرائی۔

مقررین نے اپنی تقریروں میں سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ مبارک ثانی کیس میں سپریم کورٹ کے ۲۴ جولائی کا فیصلہ مرزائیوں کو چاردیواری میں ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ فیصلہ قطعاً قابل قبول نہیں ہے۔ سپریم کورٹ اپنا یہ متنازعہ فیصلہ واپس لے اور اسلامیان پاکستان کے صبر کا مزید امتحان نہ لیا جائے۔ مزید فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے امت مسلمہ کے حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ وہ کھل کر فلسطینیوں کا ساتھ دیں۔

کانفرنس میں سیکورٹی کے انتظامات قابل رشک تھے۔ اس کے علاوہ گرمی کے سبب لوگوں کو پانی اور شربت پلانے کے لئے بہت سے رضاکار متعین تھے، جنہوں نے مسلسل اپنی خدمت سرانجام دی۔ کانفرنس کے سامعین تحفظ ختم نبوت کے لئے نئے عزم اور جذبے سے گھروں کو روانہ ہوئے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

سانگی شہر تحصیل پنو عاقل میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۳۰ مئی ۲۰۲۴ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب سانگی شہر کی مرکزی شاہراہ پر ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت حضرت سائیں میاں محمد طاہر شیخ سانگی منعقد کی گئی۔ بعد نماز مغرب پہلی نشست کا آغاز حافظ خورشید احمد مہر کی تلاوت سے ہوا۔ ہدیہ نعت بھائی محمد لقمان شیخ نے پیش کیا۔ حضرت مولانا عبدالکریم مہر کا سندھی میں تفصیلی بیان ہوا۔ عشاء کی نماز کے بعد دوسری نشست کا آغاز قاری عبدالقادر چاچڑ کی تلاوت اور نعت رستم الدین جسکانی نے پیش کی۔ بیانات مولانا توصیف احمد جالندھری، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا سائیں عبدالقادر ہالیجوی سجادہ نشین ہالیجی شریف اور حضرت مولانا اسداللہ کھوڑو کے ہوئے۔ نقابت جناب عبدالحفیظ سومرو نے کی۔ پروگرام کے منتظمین غلام مرتضی شیخ، ذبیح اللہ شیخ اور مفتی ذبیح اللہ نے بھرپور محنت کی۔

جام پور میں تحفظ ختم نبوت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راجن پور کے زیراہتمام محمدی جامع مسجد صدر بازار جام پور میں ۲۶ جولائی تا ۵/اگست ۲۰۲۴ء ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ کورس میں مولانا ابوبکر عبداللہ امیر عالمی مجلس ضلع راجن پور، مولانا محمد اقبال، مبلغ، مولانا محمد اقبال امیر جام پور سمیت متعدد حضرات نے اسباق پڑھائے۔ مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ عالمی مجلس ملتان نے ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے ذریعہ لیکچر بھی دیا۔ کورس میں ۴۲ شرکاء کرام نے باقاعدہ داخلہ لے کر اسناد حاصل کیں۔ شرکاء کورس میں اعزازی انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

ختم نبوت کانفرنس وہوا، بسلسلہ گولڈن جوبلی

مرکزی جامع مسجد یونین کونسل وہوا میں ۲۸ جولائی ۲۰۲۴ء کو بعد نماز عشاء عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ جس کی صدارت شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا حبیب الرحمٰن تونسوی نے اور سرپرستی استاذ العلماء مولانا عبدالغفور سبحانی نے کی۔ تلاوت کلام پاک مولانا محمد سمیع اللہ نے کی۔ نعتیہ کلام شاعر اسلام جناب غلام فرید طیب نے پیش کیا۔ مبلغ مولانا محمد اقبال ساقی اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے خطابات کئے۔ اس پروگرام میں مہمانان گرامی مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا غلام مصطفیٰ لاشاری، مولانا عبیداللہ عثمانی، حافظ محمد عبدالحنیف دامانی، قاری غلام سرور، مولانا عبدالمجید قیصرانی، مولانا سعداللہ سعدی ودیگر کئی حضرات علماء کرام تھے۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں مفتی محمد سلیم، بھائی محمد رمضان انجم، محمد مدثر ارائیں، بھائی محمد عمران ودیگر کئی احباب نے محنت کی۔

دوسری سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ضلع بٹگرام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۰؍اگست ۲۰۲۴ء کو دوسری سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کالج گراونڈ چھپرگرام بٹگرام میں منعقد ہوئی۔ سرپرستی پیر طریقت حضرت قاری حبیب الرحمٰن ہزاروی، صدارت حضرت الامیر مولانا نجم الدین اور نگرانی ناظم عمومی مفتی محمد حامد حقانی نے کی۔ کانفرنس میں پچھلے سالوں کی نسبت امسال پنڈال تین گنا بڑا سجایا گیا تھا مگر اس کے باوجود بھی پنڈال میں جگہ کم پڑ گئی۔ پورا کالج گراونڈ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا، سیکورٹی کے بہترین انتظامات کئے گئے تھے۔ جلسہ گاہ کے چاروں اطراف میں پولیس کی سیکورٹی تعینات تھی کار پارکنگ کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔ تلاوت کلام پاک قاری رحمان اللہ نے کی۔ بیانات مولوی نوراللہ، مولانا مفتی راشد مدنی مرکزی رہنما، مولانا قاضی احسان احمد مرکزی رہنما، پیر طریقت مولانا قاری عتیق الرحمٰن ہزاروی، مجاہد ختم نبوت مولانا قاری اکرام الحق مردان کے ہوئے۔ بلبل ختم نبوت حضرت مولانا نادرشاہ نے ترانہ ختم نبوت پیش کیا۔ مولانا نجم الدین نے قرارداد پیش کیں۔ آخری خطاب مفکر ختم نبوت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے کیا اور اختتامی دعا بھی کرائی۔ (تحریر نظام الدین)

خوشاب ختم نبوت کنونشنز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ضلع خوشاب کے مختلف شہروں میں گولڈن جوبلی ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے سلسلے میں کنونشنز منعقد ہوئے: ۱۰؍اگست ۲۰۲۴ء بروز ہفتہ مٹھہ ٹوانہ جامع مسجد مدینہ مولانا احسان الحق کی زیرنگرانی، ۱۱؍اگست بعد نماز ظہر ڈیرہ نہالکیاں والا چوک گروٹ مولانا حسن یحییٰ کی نگرانی میں جبکہ گروٹ شہر میں مولانا عبدالسلام کی زیرنگرانی جبکہ روڈہ شہر میں مفتی عمر دراز امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت روڈہ کی نگرانی میں بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ ان تمام کنونشنز میں مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا اور ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد کے خطابات ہوئے۔ ۱۷؍اگست بروز ہفتہ بعد نماز ظہر صدیق آباد وادی سون سکیسر میں حافظ خبیب احمد کی زیرنگرانی کنونشن منعقد ہوا جس میں مولانا عزیز الرحمان ثانی اور ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد کے خطابات ہوئے۔ بعد نماز مغرب قائدآباد جامع مسجد سراجیہ غلہ منڈی میں مولانا خواجہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ کی زیرصدارت اور مولانا تنویر احمد امیر قائدآباد کی زیرنگرانی کنونشن منعقد ہوا۔ کنونشن سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد اور مولانا ضیاء اللہ معاویہ کے خطابات ہوئے۔ ہدیہ نعت مقبول قاری وقار یونس حسانی نے پیش کیا۔ کنونشن کا اختتام حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد کے اختتامی کلمات اور دعا پر ہوا۔

تحفظ ختم نبوت علماء کنونشنز اوکاڑا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۱؍اگست ۲۰۲۴ء کو جامع مسجد محمودیہ عربیہ میں صبح ۸تا۱۱ بجے قاری محمد

الیاس کی صدارت میں علماء کنونشن منعقد ہوا۔جس کی سرپرستی مفتی عبدالرحیم اور نگرانی مولانا حکیم اسحاق بدر نے کی۔ تلاوت کلام پاک مولانا مفتی عبدالرحیم نے ،اجلاس کے غرض وغایت مبلغ مولانا عبدالرزاق نے بیان کی۔تحفظ ختم نبوت کانفرنس گولڈن جوبلی مینار پاکستان لاہور کے حوالے سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا مفصل بیان ہوا۔مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئی۔تشہیر کے لئے پینافلیکسوں اور لاہور کے لئے سوبسوں کے قافلہ کی روانگی کے ارادے لئے گئے۔

بعد نماز ظہر رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ میں کنونشن منعقد ہوا،جس کی صدارت مولانا سید اکرام اللہ شاہ بخاری نے ،نگرانی قاری شفقت عباس نے کی۔مولانا عمار یاسر نے تلاوت اور نعت پیش کی۔مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد کے بیانات ہوئے۔اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن کروڑلعل عیسن

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۲/اگست ۲۰۲۴ء کو تحفظ ختم نبوت کنونشن کروڑلعل عیسن ضلع لیہ بسلسلہ تیاری گولڈن جوبلی تحفظ ختم نبوت کانفرنس مینار پاکستان لاہور منعقد ہوا۔شہر اور دور دراز علاقوں سے کثیر تعداد میں علماء تشریف لائے۔کنونشن کا باقاعدہ آغاز استاذ القراء قاری محمد ارشد کی تلاوت سے ہوا۔نعتیہ کلام ننھے منے نعت خواں علی معاویہ نے پیش کی۔محمد فاروق جنرل سیکرٹری کروڑلعل عیسن نے مختصر گفتگو کی۔ازاں بعد مولانا محمد نعیم مبلغ ضلع لیہ نے تمہیدی کلمات بیان فرمائے۔مجاہد ختم نبوت مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ عالمی مجلس ضلع ملتان نے علماء کرام سے تفصیلی گفتگو کی۔علماء کرام نے مینار پاکستان گولڈن جوبلی میں خود شرکت کرنے اور دوستوں میں بھرپور محنت کی یقین دہانی کرائی۔کنونشن امیر کروڑلعل عیسن مولانا اللہ نواز خان کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔کنونشن کو کامیاب کرنے کے لئے مولانا نصیر احمد،مولانا افضل آصف،رانا نعمان،قاری کامران،قاری حبیب اللہ نے دن رات بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس گوجرہ

الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیراہتمام ۱۴/اگست ۲۰۲۴ء کو عظیم الشان فقید المثال ختم نبوت کانفرنس جامعہ رحمۃ للعالمین ۲۸۴ پھاٹک گوجرہ میں بسلسلہ ختم نبوت کانفرنس گولڈن جوبلی منعقد ہوئی۔جس میں مولانا محمد سعداللہ لدھیانوی کی سرپرستی اور مولانا پیرجی عتیق الرحمٰن کی صدارت اور مولانا عرفان ومولانا محمد ارشاد فاروقی کی نگرانی رہی۔کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور نظموں سے ہوا مولانا محمد ارشاد فاروقی،جماعت اسلامی کے رہنما مولانا رحمت اللہ ارشد،مسلک بریلوی کے نمائندہ مولانا منعم حسین صدیقی اور مسلک اہلحدیث کے راہنما مولانا شیخین توحیدی کے بیانات ہوئے۔خصوصی خطاب عالمی مجلس کے مرکزی راہنما مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور مولانا مفتی محمد اعجاز فیصل آباد کے ہوئے۔چارروزہ ختم نبوت کورس میں چاروں دن شریک ہونے والے سٹوڈنٹ کو مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے انعامات سے نوازا کانفرنس میں گوجرہ وگردنواح سے بھرپور عوام نے شرکت کی اور علماء

کرام اور وکلاء اور تاجر برادری نے بھی بھرپور شرکت کی۔ ۷ستمبر کو مینار پاکستان لاہور میں ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس گولڈن جوبلی کی بھرپور دعوت دی گئی کانفرنس کا اختتام مولانا مفتی محمد اعجاز کی دعا کے ساتھ ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس چوک اعظم

مجلس تحفظ ختم نبوت چوک اعظم کے زیراہتمام ۱۷راگست ۲۰۲۴ء کو مدرسہ سیدنا حسن بن علی پیرجگی میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ پورے ضلع لیہ میں شدید بارش کے باوجود کانفرنس انتہائی کامیاب رہی۔ کثیر تعداد میں عوام نے قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔ قاری محمد معاذ عمر نے تلاوت کی اور قاری محمد جاوید اور شاعر اسلام سردار اللہ نواز سرگانی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ کانفرنس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، خطیب اسلام مولانا نور محمد ہزاروی، اہل حدیث مسلک کے مولانا اکرم شہزاد، بریلوی مسلک کے مولانا رحیم بخش اور مبلغ مولانا محمد نعیم کے خطابات ہوئے۔ کانفرنس میں لیہ، چوبارہ، بھاگل، جمن شاہ، لدھانہ اور دھوڑی اڈا سمیت متعدد علاقہ جات سے معزز علماء کرام نے شرکت کی۔ کانفرنس کی بھرپور کامیابی پر مہر در محمد کھیڑ، اقاری محمد عابد، بھائی محمد سلیم، بھائی محمد امجد، مولانا محمد عرفان اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چوک اعظم کے ذمہ داران کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ (محمد عبدالہادی)

ختم نبوت کانفرنس سنانواں

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۲۲راگست ۲۰۲۴ء بعد نماز مغرب بمقام ریڈ روز میرج ہال نزد شیل پمپ سنانواں شہر میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست کا آغاز قاری محمد شعیب مٹھو کی تلاوت سے ہوا نعتیہ کلام قاری محمد شہباز رحیمی نے پیش کیا۔ اتحاد علماء کرام سنانواں کی طرف سے مولانا ارشاد گورمانی نے بیان کیا۔ بعد نماز عشاء دوسری نشست کا آغاز ننھے منھے محمد یحییٰ کی تلاوت سے ہوا۔ ازاں بعد استاذ القراء قاری محمد بلال صفدر نے اپنے مخصوص انداز میں تلاوت کی۔ حافظ محمد قاسم گجر نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مبلغ ختم نبوت مولانا محمد نعیم، مولانا محمد ساجد، مفتی محمد رضوان عزیز نے دلائل کی روشنی میں ختم نبوت کے مسئلے کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے مسئلہ ختم نبوت وحیات عیسیٰ علیہ السلام سمجھایا۔ خطیب پاکستان مولانا محمد امجد خان نے ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر علماء دیوبند کی قربانیوں کو بیان کیا۔ کانفرنس کا اختتام رات ساڑھے بارہ بجے شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز لک کی دعا سے ہوا۔ کانفرنس کے انتظامات مولانا محمد ابوبکر مٹھو، مولانا عبدالباسط گورمانی کی زیرنگرانی یونٹ کے اراکین نے خوب کئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۲راگست ۲۰۲۴ء کو بعد نماز مغرب الفتح گراؤنڈ سلیمی چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد میں ۱۷ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس پوری شان وشوکت سے منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت امیر

مرکزیہ حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ، نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے فرمائی۔ جبکہ سرپرستی مفتی محمد طیب مہتمم جامعہ امدادیہ، مولانا سید نذیر احمد شاہ، مولانا محمد یوسف ثالث، مولانا قاری عزیز الرحمٰن رحیمی نے اور نگرانی امیر مولانا مفتی سید خبیب احمد شاہ و مبلغ مولانا عبدالرشید سیال نے کی۔ کانفرنس میں تلاوت قاری حامد صدیق، نعتیہ کلام شاعر ختم نبوت جناب سید سلمان گیلانی، مولانا شاہد عمران عارفی، مولانا شاہد محمود، قاری محمود مدنی نے پیش کئے۔ مولانا توصیف احمد چناب نگر، مولانا خالد عابد سرگودھا، مولانا عزیز اللہ فاروقی، مولانا غازی عبدالرشید سیال مبلغ، مولانا محمد یوسف شیخوپوری، سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مفتی عبدالشکور رضوی، مفتی عبد الواحد قریشی اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ کے بیانات ہوئے۔ سیکورٹی کے انتظامات جامعہ اسلامیہ امدادیہ، جامعہ دارالقرآن فیصل آباد نے ادا کئے۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے بسوں پر قافلے تاندلیانوالہ، ستیانہ، جڑانوالہ، چک جھمرہ، دسوھہ، جھوک کھرلاں، ملاں پور، کٹاریاں، پابندیاں والا، کھڑیانوالہ، سدھار، آمین پور، اس کے علاوہ تمام مدارس کے حضرات قافلوں کی شکل میں تشریف لائے۔ اختتامی دعا رات سوا ایک بجے امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس دارالعلوم کبیر والا

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام جامعہ دارالعلوم کبیر والا میں مورخہ ۲۸ راگست ۲۰۲۴ء کو ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ یہ کانفرنس جامعہ دارالعلوم کبیر والا کی جامع مسجد کے وسیع وعریض شاندار ہال میں منعقد ہوئی۔ علماء وطلباء کے علاوہ اہل اسلام کبیر والا کے جم غفیر نے شرکت فرمائی۔ کانفرنس کا آغاز نماز عصر کے بعد تلاوت کلام پاک سے کیا گیا پہلی نشست عصر تا مغرب ہوئی جس میں طلباء کرام اور نعت خوانوں نے حمد ونعت اور ختم نبوت پر شاندار نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ اس نشست کا اختتام پیر طریقت حضرت مولانا معاویہ امجد شاہ مخدوم پور کے پرمغز بیان سے ہوا۔

بعد نماز مغرب دوسری نشست کا آغاز بھی تلاوت کلام پاک وحمد باری تعالیٰ سے ہوا۔ مرکزی ناظم تبلیغ مولانا اسماعیل شجاع آبادی، ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی، پیر طریقت ولی کامل حضرت مولانا خواجہ عبدالماجد نقشبندی، مولانا عبدالکریم ندیم خانپور کے بیانات ہوئے۔ ملک کے معروف نعت خواں رانا عثمان قصوری نے ختم نبوت پر متفرق کلام پیش کئے۔ شاندار کانفرنس کو جامعہ دارالعلوم کبیر والا کے مہتمم حضرت مولانا مفتی حامد حسن و نائب مہتمم مولانا مفتی محمد اویس ارشاد و دیگر اساتذہ کرام کی مکمل سرپرستی حاصل رہی۔ اسٹیج نظامت کے فرائض صاحبزادہ مفتی محمد سعد استاذ جامعہ دارالعلوم کبیر والا نے احسن طریقے سے انجام دئے۔ اس خوبصورت کانفرنس کو سجانے میں جامعہ دارالعلوم کبیر والا کے شعبہ تجوید وقرات کے استاذ مولانا قاری غلام مصطفیٰ اور ان کے رفقاء جناب عمر اطہر و صاحبزادہ قاری محمد صہیب نے کلیدی کردار ادا کیا۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس میاں چنوں

حسب سابق امسال بھی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام ۲۹؍اگست ۲۰۲۴ء کو مدرسہ جامعہ اشرفیہ جدید و جامع مسجد الفیصل میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ کانفرنس کا آغاز عشاء کی نماز کے بعد فیصل مسجد کے ہال میں ہوا۔ جامعہ کے صدر مدرس قاری محمد اصغر رحیمی کی تلاوت ہوئی۔ مولانا مفتی عبدالغفور، ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی، مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد حسن لاہور کے بیانات ہوئے۔ مولانا محمد قاسم گجر اور مولانا غلام رسول ساجد نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مفتی محمد حسن کی پرسوز دعا پر رات ایک بجے اختتام ہوا۔ اس کانفرنس کو مہتمم حضرت مولانا محمد فیصل عمران اشرفی امیر عالمی مجلس میاں چنوں اور صاحبزادہ مولانا حبیب الرحمٰن راہنما جمعیت علماء اسلام اور مولانا محمود الحسن و مفتی محمد طارق اسماعیل کی مکمل سرپرستی رہی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس وہاڑی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳۰؍اگست ۲۰۲۴ء کو ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد شرقی کالونی وہاڑی میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کی سعادت قاری مجیب الرحمٰن بہاولپور جبکہ ہدیہ نعت کی سعادت پروفیسر مولانا راشد سعید، حافظ ضیاء الرحمٰن اور پروفیسر نعیم احمد قریشی میلسی نے حاصل کی۔ مولانا عبدالستار گورمانی مبلغ وہاڑی وخانیوال، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکزی ناظم تبلیغ، مولانا نصیر احرار اور پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی مدظلہ کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کی صدارت جناب حافظ شبیر احمد امیر مجلس وہاڑی نے جبکہ میزبانی انجمن تبلیغ دین جامع مسجد شرقی کالونی وہاڑی کی انتظامیہ نے کی۔ مسجد انتظامیہ کے صدر جناب الحاج فاروق مجید اور خطیب مولانا محمد فاروق معاویہ نے نگرانی کی۔ بہت بڑی تعداد میں سامعین نے شرکت کی۔ شہر وہاڑی کے ایم پی اے محترم جناب میاں محمد ثاقب خورشید نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت کنونشن بھکر

بسلسلہ گولڈن جوبلی ختم نبوت کانفرنس مینار پاکستان لاہور کے سلسلہ میں ۳۱؍اگست ۲۰۲۴ء کو جامع مسجد عثمان غنیؓ المعروف شرف الدین والی منڈی ٹاؤن بھکر میں علماء کنونشن منعقد ہوا۔ جس کی محترم ڈاکٹر دین محمد فریدی، صدارت مولانا قاری عبدالرزاق الحسینی، نگرانی جناب محترم قاری حمید احمد اور میزبانی محترم محمد عارف متولی مسجد ہذا نے کی۔ نقیب محفل مولانا محمود حسن فریدی تھے۔ کنونشن کا آغاز محترم قاری حسین احمد حسینی و قاری نعمان عارف کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نعتیہ کلام پیش کرنے کی سعادت محترم محمد تنویر نے حاصل فرمائی۔ مولانا عبدالقادر جنید، مبلغ مولانا محمد نعیم، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہم نے بیانات کیے۔ شجاع آبادی صاحب مدظلہ کی دعا سے پروگرام ختم ہوا۔ (عبدالوہاب)

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کی مولانا اللہ وسایا مدظلہ کو مبارکباد

ادارہ

مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم کو ختم نبوت گولڈن جوبلی کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی۔ اس پر قائد جمعیت نے مولانا اللہ وسایا کو واپسی صوتی پیغام بذریعہ وٹس ایپ ارسال کیا جو یہ ہے:

’’السلام علیکم ورحمة الله وبركاته!

حضرت آپ کو بھی بہت بہت مبارک۔ آپ بھی اس عظیم الشان اور بڑی کانفرنس کا باعث بنے ہیں۔ تمام نیکیاں جو اس کانفرنس میں کامیاب کرنے کے لیے کارکنوں کی لگی ہیں، ہر ایک کی لگی ہیں، ان سب میں آپ کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام ساتھیوں کی اور ان کی محنتوں کی، ان کے اسفار کی اور ان کے اخراجات جو اللہ کے راستے میں ہوئے ہیں، اللہ ان سب کو قبول فرمائے۔ اور جو مشقت ان کو اٹھانی پڑی ہے آنے جانے میں، کچھ ہمارے ساتھ راستے میں شہید بھی ہوئے ہیں، کچھ فوت ہوگئے ہیں، کچھ زخمی ہیں ابھی تک، ان کے لیے دعا فرمائیں کہ جو اس راستے میں اللہ کو پیارے ہوگئے ان کو اللہ درجات عالیہ سے سرفراز فرمائے اور جو مریض ہیں اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کامل نصیب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سب کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ میں بھی آپ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دوستوں، مبلغین اور کارکنوں کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور ان کو مبارکباد بھی دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عافیت کا معاملہ عطا فرمائے اور اس طرح خیر اور نیکیوں کی سعادت ہمیں اللہ ہمیشہ نصیب رکھے۔ اکابر واسلاف کی اس امانت کی حفاظت کی اللہ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے اور اللہ اپنے اکابر کے سامنے (بروز محشر) شرمندہ نہ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت کی عزتوں سے سرفراز فرمائے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!‘‘

سالانہ ختم نبوت کانفرنس بورے والا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بورے والا کے زیراہتمام مدرسہ عربیہ اسلامیہ میں ۳۰؍اگست بروز جمعہ بعد نماز عشاء سالانہ ختم نبوت کانفرنس مقامی امیر مولانا محمد ہارون نعمانی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک قاری عبدالماجد حاصل پوری، نعتیہ کلام قاری اسداللہ فاروقی، بیانات سید محمد کفیل بخاری، ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا مفتی عبدالواحد قریشی کے ہوئے۔ کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

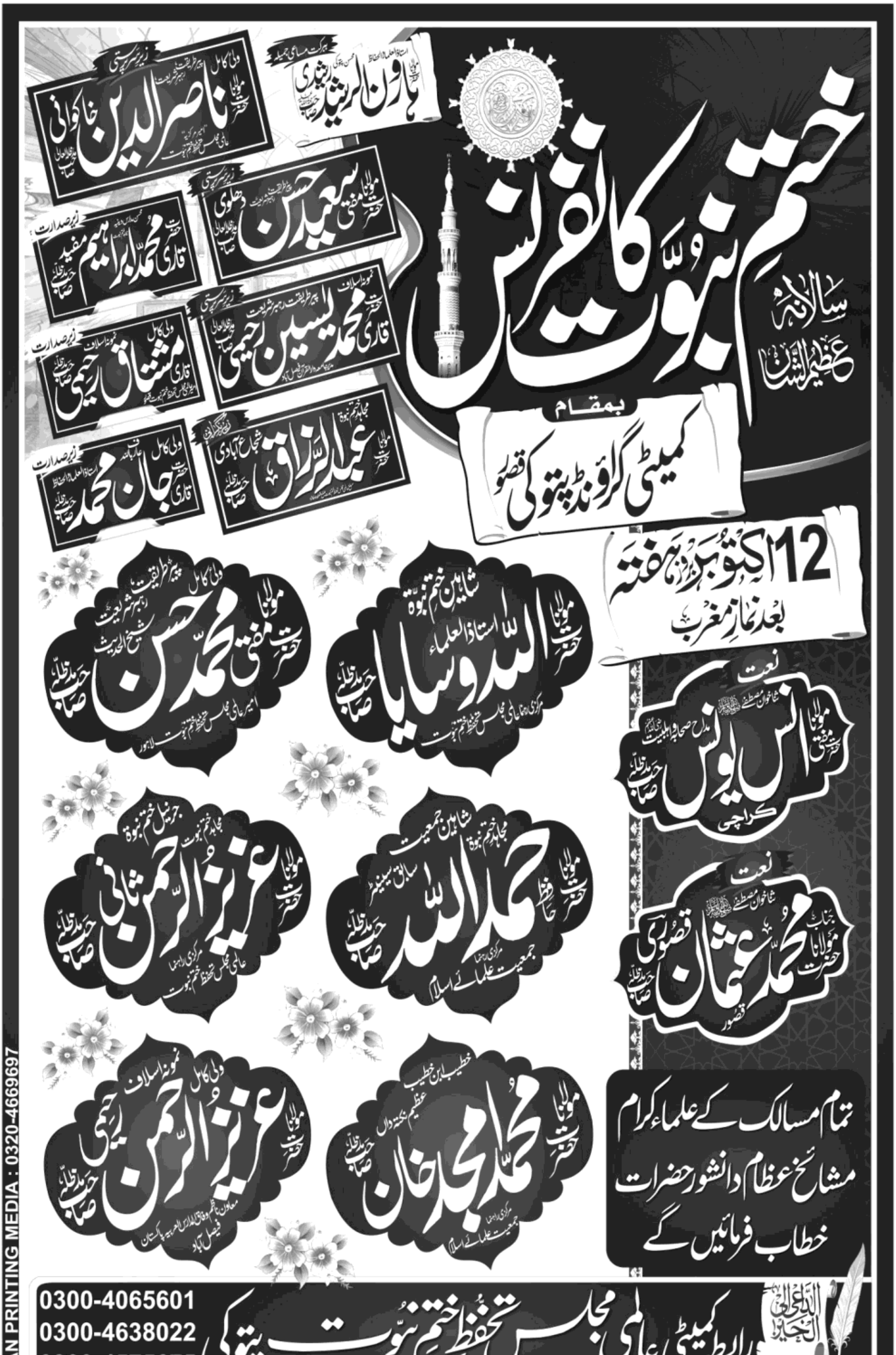
سالانہ عظیم الشان
ختم نبوت کانفرنس
بمقام
کمیٹی گراؤنڈ پتوکی قصور
12 اکتوبر بروز ہفتہ
بعد نماز مغرب
حضرت مولانا ناصر الدین خاکوانی صاحب
حضرت مولانا مفتی سعید حسن دہلوی صاحب
قاری محمد ابراہیم مفید صاحب
قاری محمد یسین رحیمی صاحب
قاری مشتاق رحیمی صاحب
حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب
قاری جان محمد صاحب
حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
نعت
حضرت مولانا انس یونس صاحب
کراچی
حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب مدظلہ
مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضرت مولانا حافظ حمد اللہ صاحب مدظلہ
مرکزی رہنما جمعیت علمائے اسلام
نعت
حضرت مولانا محمد عثمان قصوری صاحب
قصور
حضرت مولانا عزیز الرحمن رحیمی صاحب مدظلہ
فیصل آباد
حضرت مولانا محمد امجد خان صاحب مدظلہ
مرکزی راہنما جمعیت علمائے اسلام
تمام مسالک کے علماء کرام
مشائخ عظام دانشور حضرات
خطاب فرمائیں گے
رابطہ کمیٹی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پتوکی
0300-4065601
0300-4638022
0300-4575675
EHSAN PRINTING MEDIA : 0320-4669697

فرماگئے یہ ہادی
لا نبی بعدی
چلو چلو سلیمان پورہ اسٹیڈیم گراؤنڈ ٹوبہ بھلوال چلو
حضرت اقدس قطب زماں خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ
8 ویں سالانہ
ختم نبوت کانفرنس
تحفظ ختم نبوت
حضرت مولانا محب اللہ صاحب
حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب
بروز جمعرات
بعد نماز مغرب ان شاء اللہ
بتاریخ 17 اکتوبر 2024
ان شاء اللہ بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے
ڈاکٹر محمود حسن ناصر صاحب
حضرت مولانا محبوب الحسن طاہر صاحب
حضرت مولانا یعقوب احسن صاحب
عبدالوحید شاہ 10 چک
حضرت مولانا مفتی عبدالواحد قریشی صاحب
خانقاہ حنفیہ ڈیرہ اسماعیل خان
احمد سعید
عصمت اللہ
حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب
پاکستان
محافظ ختم نبوت پاسبان علماء دیوبند جبل استقامت بطل حریت
حافظ حضرت مولانا حمد اللہ صاحب
مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان سابق سینیٹر
قاری اکرام اللہ
قاری محمد ارشد سراجی
عاشق ختم نبوت خطیب بے بدل
مولانا قاری اکرام الحق صاحب
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مردان
ترجمان ختم نبوت، وکیل اسلام
مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب
مرکزی ناظم نشر و اشاعت و مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور
جناب حافظ عبدالباسط حسانی صاحب
اسلام آباد
مناظر اہلسنت
حضرت مولانا شاہد مسعود صاحب
سرگودھا
حضرت مولانا خالد عابد صاحب
سرگودھا
ثنا خوان مصطفی
حافظ طاہر بلال چشتی صاحب
پنجاب
حضرت مولانا مفتی طاہر مسعود صاحب
جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا
مولانا نور محمد ہزاروی صاحب
سرگودھا
KN media cell bhalwal
0306-0430409
0300-6066525
0323-6102686
0301-4348348
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ بھلوال
0303-6631714, 0332-4146316, 0303-5561802

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

سلام زندہ باد ❀ فرما گئے یہ ہادیؐ لا نبی بعدی ❀ تاجدارِ ختمِ نبوتؐ زندہ باد

43 ویں سالانہ دو روزہ ختمِ نبوّۃ کانفرنس

علماء کرام، مشائخ، قائدین
دانشور اور قانون دان
خطاب فرمائیں گے
ان شاء اللہ

بڑے تزک و احتشام کے

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

24 25 اکتوبر 2024 بروز جمعرات جمعۃ المبارک

زیرِ صدارت
پیرِ طریقت رہبرِ شریعت ولیِ کامل
حافظ مولانا حضرت محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب حفظہ اللہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت

زیرِ نگرانی
حضرت مولانا پیرِ طریقت مخدوم العلماء ولی ابن ولی
صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت

زیرِ سرپرستی
استاذ العلماء جانشین حضرت بنوریؒ
حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت

- توحیدِ باری تعالیٰ
- عقیدۂ ختمِ نبوّت
- سیرت خاتم الانبیاء ﷺ
- پاکستان کی نظریاتی وجغرافیائی حدود کا تحفظ جیسے اہم موضوعات پر
- حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
- عظمتِ صحابہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم
- ظہورِ امام مہدی علیہ الرضوان
- اتحادِ امتِ محمدیہ

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّۃ چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300-7314337
0300-4304277
0301-6395200

قیمت فی شمارہ -/30 روپے — قیمت سالانہ -/360 روپے